ختم نبوت نمبر

ماہنامہ

آئینہ مظاہر علوم
سہارنپور

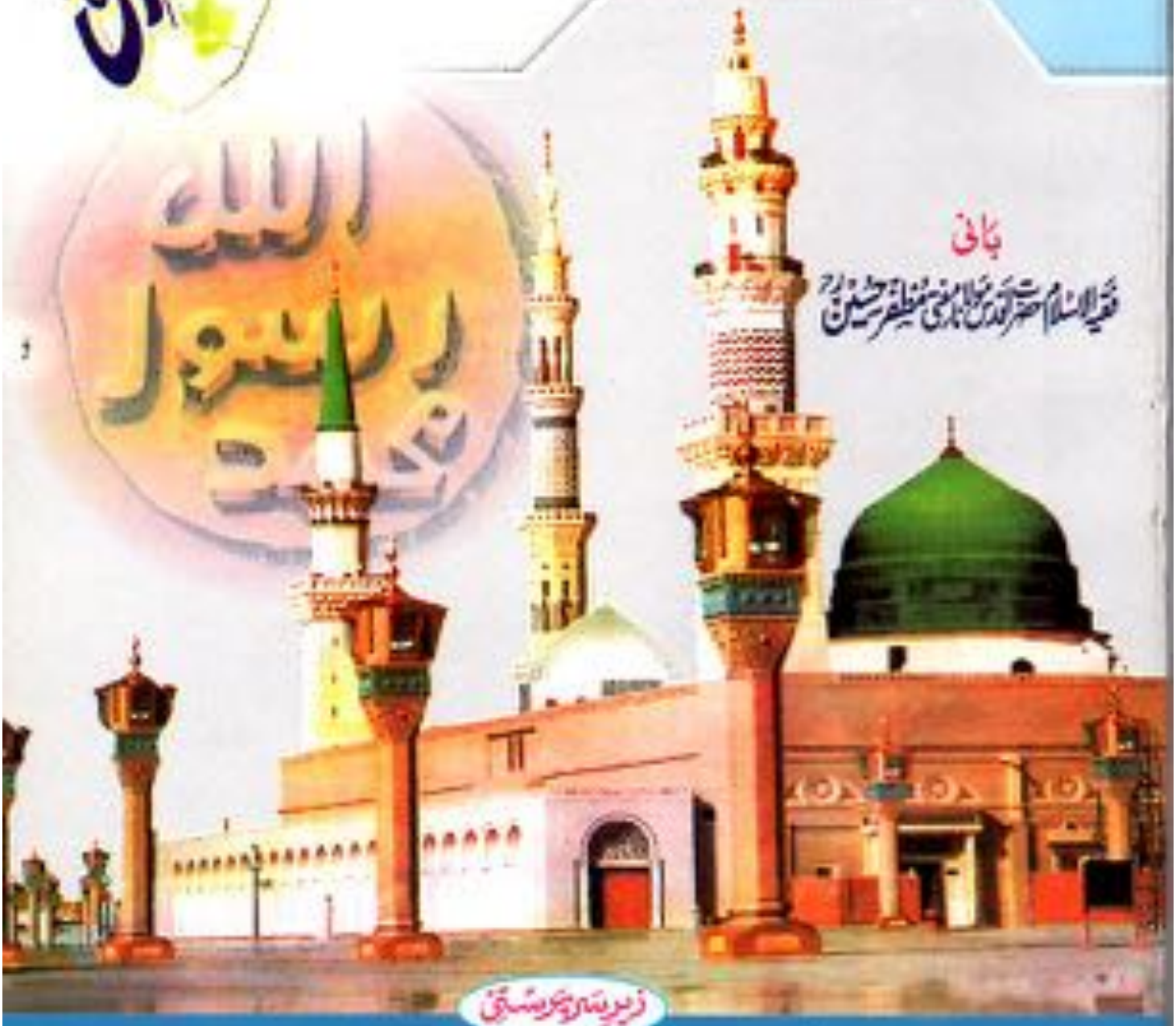

بانی

فقیہ الاسلام حضرت الحمد مولانا مفتی مظفر حسین رح

زیر سرپرستی

جانشین فقیہ الاسلام حضرت مولانا محمد سعیدی حفظہ اللہ

ختم نبوت نمبر

آئینہ مظاہر علوم

ماہنامہ

www.mazahiruloom@gmail.com

جلد ۱۸

۱۴۳۰ھ / ۲۰۰۹ء

اگست تا دسمبر ۲۰۰۸ء

شعبان تا ذی الحجہ ۱۴۲۹ھ

سرپرست

حضرت مولانا محمد سعیدی حفظہ اللہ

ناظم و متولی مظاہر علوم سہارنپور

مدیر مسئول

محمد ریاض الحسن

دفتر آئینہ مظاہر علوم سہارنپور

MONTHLY

AAINA-E-MAZAHIR ULOOM

MAZAHIR ULOOM (WAQF)

SAHARANPUR (U.P.) INDIA PH: 0132-2653018

مدیر مسئول

ناصر الدین المظاہری

e-mail nasirmazahiri@gmail.com

بسم الله الرحمن الرحيم

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

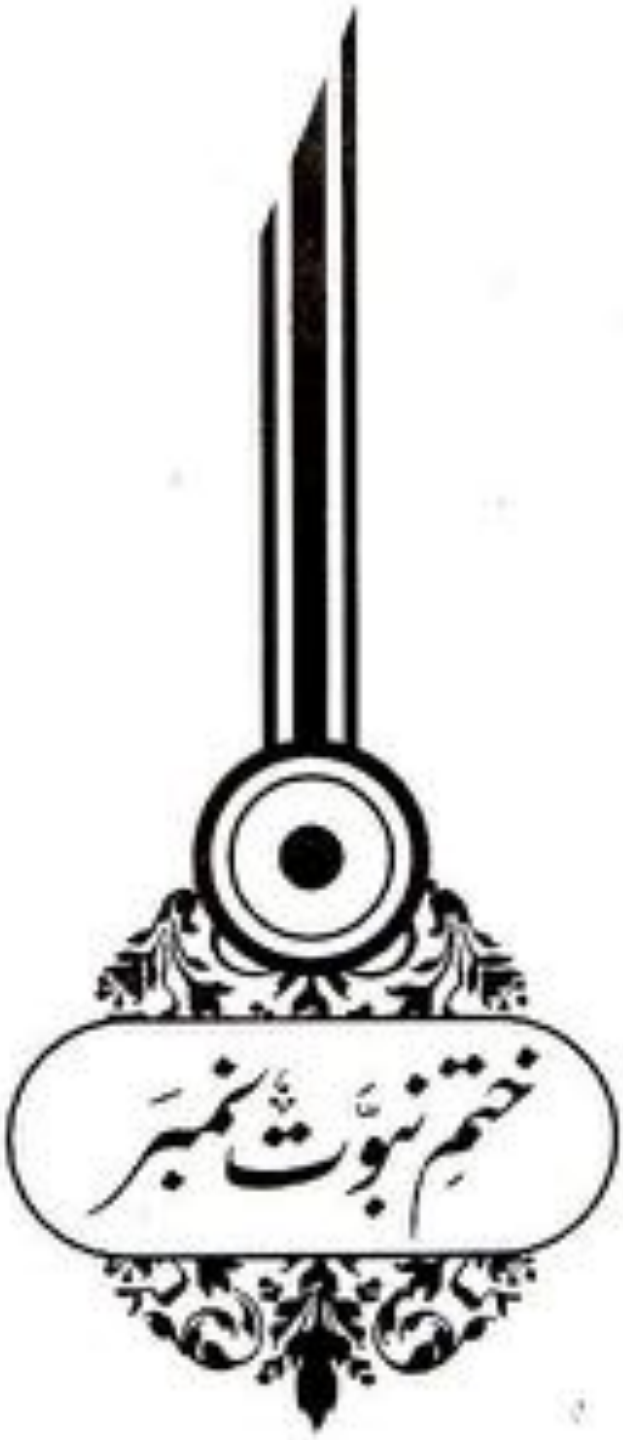

فہرست مضامین ''ختم نبوت نمبر''

تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں	ناصر الدین مظاہری	۶
مرزا صاحب کے عقائد	حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ	۲۳
قادیانیت کیا ہے	محمد طاہر رزاق	۲۴
ایک مستقل مذہب اور ایک متوازی امت	حضرت مولانا سید ابوالحسن ندویؒ	۳۰
قادیانی کیوں مسلمان نہیں؟	حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ	۳۶
قادیانی مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں	ماخوذ	۵۰
مرزا صاحب کا خاندان	حضرت مولانا سید ابوالحسن ندویؒ	۵۱
کفریات مرزا	حضرت مولانا علامہ نور محمد ٹانڈویؒ	۵۲
انگریزی حکومت کی تائید وحمایت اور جہاد کی حرمت	حضرت مولانا سید ابوالحسن ندویؒ	۸۴
نبوت محمدی کے خلاف بغاوت	〃 〃 〃 〃	۹۰
تضادات مرزا	حضرت علامہ نور محمد صاحب ٹانڈویؒ	۹۵
امراض مرزا	〃 〃 〃 〃	۱۱۷
ختم نبوت	مولوی محمد نعیمی سہارنپوری	۱۴۸
قادیانی جہاد کا منکر	ماخوذ	۱۵۲
گستاخیاں	ماخوذ	۱۵۳
آنجہانی غلام قادیانی کی دماغی کیفیت	ناصر الدین مظاہری	۱۵۹
خطرناک سازش	مولانا ابراہیم احمد مظاہری	۱۶۴
قادیانیت کے خلاف علماء مظاہر کا جہاد	ناصر الدین مظاہری	۱۶۷
ختم نبوت کے موضوع پر علماء دین کی مفید کتابیں	مولانا محمد عارف مظاہری ندوی	۱۷۱
نعت پاک سرور کائنات	عارف عبدالغفور عارف	۱۷۸
اسلام اور قادیانیت	ابراہیم اسمٰعیل	۱۷۹

طابع، ناشر، مدیر مسئول: محمد ریاض الحسن ☆ مطبع: تاروقی پرنٹنگ پریس دہلی-۶ ☆ کمپوزنگ: محمد عارف مظاہری ندوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں

ناصر الدین مظاہری

الحمد للہ وحدہٗ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ !

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی منبع ہدایت اور سرچشمۂ سعادت ہے، سسکتی انسانیت اور دم توڑتی شرافت کیلئے ایک تریاق ہے، ضلالت وزلالت کے مسموم حالات میں آپ کی بعثت خداوند قدوس کا بیکراں انعام ہے لیکن اسلام اور انسان کے ازلی وابدی دشمن ملعون شیطان کو یہ کب گوارا ہوسکتا ہے کہ اسلام کی ابدی صداقتوں اور لافانی حقیقتوں پر صالح انسانیت کی تعمیر ہو، بدی کے شیدائی، ابلیسی قوتیں اور طاغوتی نظام روز اول سے انسان اور اس کے خدائی مذہب سے متصادم رہا ہے، صالح فکر اور صالح افراد ہمیشہ شیطانی قوتوں کی نظروں میں خار مغیلاں بن کر کھٹکتے ہیں اور موقع کی تاک میں رہتے ہیں کہ کب اسلام کے سفینہ کو ڈبویا اور کب ان کے دینی جذبہ کو دفنایا جاسکے۔

اللہ تعالیٰ نے نیکوکاروں اور بدکاروں کے دو الگ الگ محاذ قائم کردئے ہیں، نیکی پر بدی کی حکمرانی کبھی نہیں ہوسکتی، نیکوکار لوگ ہی کامیاب رہیں گے لیکن اپنے غلط اعمال کی پاداش اور اسلام مخالف تحریکات کے باعث وقتی آزمائشیں اور امتحانات بھی ناگزیر ہیں، سعادت مندیوں کے بیکراں سمندر میں شقاوت کا وجود ناممکن ہے، اسلام کے شفاف دامن پر کفر اور طاغوت کی چھینٹیں دیرپا نہیں ہوسکتیں، چاند پر تھوکنا اور سورج کو پتھر مارنا دانائی کے خلاف ہے، حق کا گلا گھونٹ کر باطل کو تخت طاؤس سپرد کردینا صالح طبیعتوں کے خلاف ہے اور صالح وسعید لوگ کفر کے مکر اور طاغوت کے فریب میں آجائیں ناممکن ہے، سعادت اور شقاوت تو ہر انسان کی تقدیر سے جڑی ہوئی ہیں، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی صفائی کے ساتھ فرمادیا ہے کہ السعید من سعد فی بطن امہ والشقی من شقی فی بطن امہ اس واضح ارشاد اور لافانی صداقت کے بعد اسلام کے خلاف کفر

کی جنگ، مسلمانوں کے خلاف اسلام دشمن تحریکات کا زور اور قوانین اسلام کے خلاف مغربی میڈیا کا شور باعث فکر تو ہوسکتا ہے لیکن اسلام کے تعلق سے کسی مایوسی کا شکار نہیں ہوا جاسکتا، اسلام میں کثرت سے زیادہ وحدت پر زور دیا گیا ہے، یکسر اور ہجوم کسی مسئلہ کا حل نہ پہلے تھا اور نہ آج ہے، لیکن وحدت، اتفاق، اتحاد، منشور، صالح جذبہ، نیک عزائم، مستحکم ارادے، شاہین صفت استقامت اور فولادی ذہنیت (جو ایک زندہ مذہب کا خاصہ ہیں) کی ہر دور میں اہمیت رہی ہے۔

اسلام کی شاندار تعلیمات پر چاہے جتنے اعتراضات کئے جائیں، شریعت محمدی کا کتنا ہی تمسخر اڑایا جائے، قرآن کی تحریف کے کتنے ہی منصوبے بنائے جائیں، انبیاء سابقین کی شان میں کتنی ہی گستاخیاں کی جائیں، صالحین اور داعیان اسلام کے دامن شرافت پر الزامات اور اتہامات کے کتنے ہی داغ لگائے جائیں اسلام پر کوئی حرف اور شریعت پر کوئی آنچ نہیں آسکتی کیونکہ یہ تو اسلام کی فطرت اور اس کی سرشت میں شامل ہے کہ اس کو دبانے، مٹانے اور نابود کرنے کے جتنے جتن کئے جائیں گے اتنا ہی اس میں ابھار پیدا ہوگا کفر کی بمباری کے بعد جب بھی بادل چھٹے، آب وہوا نے رخ بدلا تو اسلام کا سورج اپنی تمام تر حشر سامانیوں اور نظروں کو خیرہ کردینے والی شعاؤں کے ساتھ طلوع ہوکر "اتنا ہی ابھرے گا جتنا کہ دبا دوگے" کا پیغام دیتا ہوا یہ چیلنج بھی دے گیا کہ

"آساں نہیں مٹانا نام ونشاں ہمارا"

فکر رسا اور چشم بینا افراد پر یہ حقیقت واضح ہوگی کہ خیر القرون سے ہی اسلام کے خلاف باطل تحریکات اٹھتی، ابھرتی اور مٹتی رہی ہیں، چنانچہ خلیفہ اول حضرت صدیق اکبر کے دور مسعود سے آج تک ہزاروں اسلام دشمن سازشیں اٹھیں اور نابود ہوگئیں، کتنے ہی مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، طلیحہ اسدی، سجاح بنت حارث، مغیرہ بن سعید، بیان بن سمعان، صالح بن طریف برغواطی، اسحاق اخرس، استاذیس خراسانی، علی بن محمد خارجی، مختار بن عبید ثقفی، حمدان بن اشعث قرمطی، علی بن فضل یمنی، عبدالعزیز باسندی، ابوطیب احمد بن حسین، عبدالحق مری، بایزید روشن جالندھری، میر محمد حسین مشہدی، زکریہ بن ماہر، یحیی بن زکریہ، ابوعلی منصور، نوید کامرانی، اصغر بن ابوالحسین، رشیدالدین ابوالحشر، محمد بن عبداللہ تومرت، ابن ابی زکریا، محمود واحد گیلانی، عبدالحق بن سبعین، عبداللہ راعی اور عبدالعزیز طرابلسی جیسے ملعون، کذاب، مفتری اور مدعیان نبوت پیدا ہوئے اور زمین کا حصہ بن گئے، حسن بن صباح اور تاتاری فتنے آئے اور پھر خس وخاشاک کی طرح بہہ گئے، عیسائی اور یہودی لابیوں نے خرمن اسلام کو ہزاروں بار جلا کر خاکستر کرنے کی کوششیں کیں اور خود ہی بھسم ہوگئے،

ان واضح سچائیوں کے بعد اللہ تعالی کی حکمت بالغہ "وانتم الأعلون ان کنتم مؤمنین" کو دل ودماغ میں راسخ کرکے غور وفکر کی ضرورت ہے کہ ہم کہاں جارہے ہیں، کہاں کہاں ٹھوکریں لگی ہیں، ہمارا ساحل

اور ہماری منزل کہاں ہے اور سفینہ جس پر ہم سوار ہیں کس سمت رواں دواں ہے۔

''ختم نبوت'' کا موضوع اسلام کے کلیدی اور بنیادی عقائد میں سے ہے، ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر کامل یقین رکھے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ صحیفۂ ہدایت قرآن کریم کو خاتم الکتاب، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کو خاتم المساجد اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو خاتم الامم جانے مانے اور زبان ودل سے اس کا اقرار کرے۔

ختم نبوت کا منکر باتفاق امت کافر ہے، دنیا میں جن بد دماغوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کے بعد اپنے نبی ورسول یا مہدی ومسیح موعود ہونے کے دعاوی کئے وہ سب شیطانی تحریک کے تانے بانے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال تو اس قصر کی سی ہے جس کو بڑی عمدگی کے ساتھ آراستہ وپیراستہ بنایا گیا لیکن اس کے اندر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی، لوگ اس خوبصورت محل کو دیکھ کر کاریگروں کی کاریگری کی تعریف کے دوران یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی (تاکہ مکان مکمل محسوس ہوتا) قصر نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے مکمل ہوا، اور نبوت کے اس عالیشان قصر کی خشت آخر آپ کی ذات بابرکات قرار پائی، **ان مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتاً فاحسنه واجمله الاموضع لبنة من زاویة فجعل الناس یطوفون به ویعجبون له ویقولون هلا وضعت هذی اللبنة وانا خاتم النبیین** ۔(بخاری، مسلم، نسائی، ترمذی)

کنز العمال اور ابن ابی حاتم نے نیز مسند احمد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ بالا ارشاد گرامی میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں۔ **فکنت انا سددت موضع اللبنة وختم بی النبیون وختم بی الرسل** ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر احادیث شریفہ کا ایک بڑا دفتر کتب احادیث میں موجود ہے اسی طرح ام الکتاب قرآن کریم کی سیکڑوں آیات بھی واضح الفاظ اور مفہوم کے ساتھ موجود ہیں اس لئے ایک ابدی وسرمدی صداقت سے انحراف یا چشم پوشی اور تاویلات وتلبیسات صرف قصور فہم کا نتیجہ ہیں۔

یوں تو منکرین ختم نبوت کی ایک مستقل تاریخ ہے (اور جن کو صاحبان علم ودانش کو ہمہ وقت پیش نظر رکھنا چاہیے) لیکن انیسویں صدی کے ابتدائی حصہ میں قادیان سے ایک فتنہ پیدا ہوا جس کو ''فتنۂ قادیانیت'' کہا جاسکتا ہے، اس فتنہ کی حقیقت اور بانیٔ فتنہ کے اصلی حالات وکیفیات کا مطالعہ تو آپ اندرونی صفحات میں کریں گے لیکن ان معروضات میں قادیانیوں کی بعض ذیلی شاخوں کا ضمناً ذکر ناگزیر ہے، دراصل کسی بھی تحریک کے پس پشت اگر ذاتی ومادی منفعت کارفرما ہوگی تو وہ تحریک بنتی، بنتی اور سنتی چلی جاتی ہے چنانچہ انگریزوں کی خوشامد، تملق، چاپلوسی، اقتدار کی ہوس، سنہرے سکوں کی چمک اور دولت وثروت کے لالچ میں پیدا ہونے والی یہ جماعت

اندرونی خلفشار اور انتشار کا شکار ہو کر کئی دھڑوں میں تقسیم ہوگئی، "لڑاؤ اور حکومت کرو" کا فارمولہ وضع کرنے والی استعماری قوتیں چاہتی بھی یہی ہیں چنانچہ ظہیر الدین اروپی نے مرزا غلام احمد قادیانی کو صاحب شریعت تشریعی نبی ورسول مان کر الگ جماعت بنائی تو مرزا محمود نے باصلاح خود غیر تشریعی نبی ہونے کا نعرۂ مستانہ لگا کر اپنا ڈیڑھ اینٹ کا محل الگ قائم کرلیا پھر محمد علی لاہوری مسیح موعود اور مہدی موعود کا لیبل لگا کر جدا ہوگیا، مقصد اور قدر مشترک سب کا یہی ہے کہ مسلمانوں کو اپنے جال میں پھانسا جائے، اسلام کو بدنام کیا جائے اور دوسروں کو اُلو بنا کر اپنا الو سیدھا کیا جائے۔

قادیانیت کی صحیح اور سچی تصویر کو سمجھنے کے لئے قادیانی لٹریچر اور قادیانیوں کے تعلقات ومراسم سے بھی واقفیت ضروری ہے، قادیانیوں کا اصل منشاء صرف یہ ہے کہ مادی دولت کے حصول کے لئے اسلام کو "بلی کا بکرا بنا دیا جائے" چنانچہ صیہونیت کی تعلیم اور صیہونی مقاصد میں تعاون جس قدر قادیانیوں سے ملا ہے وہ ڈھکی چھپی بات نہیں ہے، دینی فہم رکھنے والوں پر بھی یہ بات مخفی نہیں ہے کہ قادیانیت دراصل صیہونیت کا چربہ ہے، پروفیسر خالد شبیر صاحب نے تحریک ختم نبوت کے ترجمان "نقیب ختم نبوت" میں تحریر فرمایا ہے کہ

"اسلامی عقائد میں تحریف اور عیسائیت کی تکذیب کے ساتھ قادیانیوں نے اپنی تحریروں کے ذریعے یہودی مذہبی نظریات کا احیاء کیا ہے، قادیانیوں نے یہودیوں کو خوش رکھنے کیلئے جہاں مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے وہیں پر انہوں نے یہودیوں کی خوشنودی کی خاطر اور صیہونیوں کا قرب حاصل کرنے کیلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وہ تمام الزامات عاید کئے جو یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر روز اول سے لگاتے چلے آئے ہیں، قادیانیوں نے اس سلسلہ میں حضرت مریم علیہا السلام کو بھی معاف نہیں کیا جن کے تقدس اور احترام کی گواہی قرآن کریم سے بھی ملتی ہے، مرزا قادیانی نے یہودیوں کی تقلید کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرتبے کو کم کرنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور اپنی شان کو حضرت عیسیٰ علیہ اسلام سے بڑھانے کیلئے زمین وآسمان کے قلابے ملا دئے، ان تمام جسارتوں کا مقصد صرف اور صرف یہ تھا کہ صیہونیت کا قرب حاصل ہو، ان کا اعتماد حاصل کرکے ان کی مالی معاونت سے قادیانیت کے فروغ کی راہیں تلاش کی جائیں اور بلاد اسلامیہ میں یہودیوں کی سازشوں کو کامیاب بنانے کیلئے کام کیا جائے۔

علامہ اقبال سمیت عرب دنیا کے اسلامی اسکالروں کا بھی یہی خیال ہے چنانچہ عباس محمود العقاد، شیخ ابوزہرہ، شیخ محب الدین الخطیب، شیخ محمد المدنی جیسے بالغ نظر علماء یہی کہتے ہیں کہ قادیانیت اور صیہونیت ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں، یہ تحریک استعماریت کی ایک شاخ ہے" (نقیب ختم نبوت)

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اسلام کو جتنا نقصان مسلمانوں سے پہنچا ہے اتنا شاید کسی قوم سے نہیں پہنچا، شیطان ملعون نے مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت کو مختلف تاویلات وتلبیسات کے ذریعہ راہ مستقیم سے بہکانے میں پوری طاقت جھونک دی کیونکہ شیطان نے خدا تعالیٰ سے بنی نوع انسان کو بہکانے اور راہ راست سے

ہٹانے کی اجازت لے لی تھی اور اللہ تعالیٰ سے عرض کیا تھا "قال رب فانظرنی الی یوم یبعثون" اور شیطان لعین کی اس درخواست پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا "فانک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم" شیطان نے پھر اپنے عزائم اور ارادوں کو ظاہر کرتے ہوئے عرض کیا "قال فبعزتک لاغوینھم اجمعین، الا عبادک منھم المخلصین" پھر اللہ تعالیٰ نے شیطان اور اس کی ذریت کو دھمکی آمیز لہجے میں فرمایا تھا "قال فالحق والحق اقول . لأملئن جھنم منک وممن تبعک منھم اجمعین" (پ۲۳،ص)

مذکورہ قرآنی شہادت کی روشنی میں یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ شیطان تا قیامت اللہ کے نیک بندوں کو بہکاتا، پھسلاتا اور راہ خدا سے درماندہ کرنے کی کوشش کرتا رہے گا اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ کے نیک بندے شیطانی مشن سے محفوظ و مامون رہیں گے اور جو لوگ شیطانی تحریک کا حصہ بن جائیں گے تو ان ہی لوگوں سے جہنم کو بھر دیا جائے گا۔

موجودہ دور کی اسلام دشمن تحریکات، کفار و یہود کی نت نئی سازشیں، ہنود کی اسلام دشمن سرگرمیاں، عیسائی تخریب کاریاں، اپنوں کی دل آزاریاں، باطل منصوبہ بندیاں، مسلمانوں کو اسلام سے بدظن و برگشتہ کرنے کی حکمت عملی، محض دولت کے حصول، اقتدار کے لالچ، جاہ کے عفریت، شہرت کے فریب اور انا کی وقتی تسکین کیلئے غیرت و حمیت کے جنازے نکالنے کا ایک نہ ختم ہونے والا تسلسل وجود میں آچکا ہے، ذرا ذرا سی بات پر اپنی جماعتیں اور جمعیتیں بنانے کا زور برساتی مینڈکوں کے شور کی طرح بڑھ رہا ہے اسلام کے نام پر اسلام کو ختم کرنے کی لاتعداد جمعیتیں اور تحریکات وجود میں آچکی ہیں، کچھ لوگ فروعات کو لے کر میدان میں کود پڑے ہیں، کچھ نے مسائل کے بازار میں فضائل کی دوکانیں چمکانی شروع کردی ہیں، وہ اقوام جو ایک دوسرے کی ازلی دشمن تھیں (اور اندر خانہ اب بھی ہیں) لیکن اسلام اور مسلمانوں کو زیر کرنے کیلئے ایک ہو چکی ہیں، عیسائی کبھی یہودیوں کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے، یہودی ہمیشہ عیسائیوں کے بدخواہ رہیں گے یہ قرآنی شہادتیں ہیں لیکن آج یہ دونوں اقوام سر میں سر ملا کر پرانی رنجشیں پس پشت ڈال کر متحد ہو کر اسلام کے خلاف صف آرا ہیں اور پس پردہ یہ منصوبے بھی بنا رہی ہیں کہ اسلام کے قلعے میں عقب سے نقب لگانے کے لئے گھر کے بھیدی اور مکان کے مکین سود مند ثابت ہوں گے اس لئے مسلمانوں ہی کے طبقہ سے بعض بے ضمیر افراد اغیار کی سازشوں کا شکار ہو کر اسلام کو نقصان پہنچاتے رہے ہیں، شاہ فیصلؒ مرحوم کے قاتل، جمال و کمال کے فرسودہ و ژولیدہ افکار، جنرل ضیاء کی موت، شمالی اتحاد کے سیاہ کارنامے، کردوں کے باغیانہ تیور، الفتح کے جانبازوں کی درندگیاں، دیر یسین کا مقتل، سقوط قرطبہ و غرناطہ، افغانستان، مصر، لبنان، اردن، سوڈان اور فلسطین میں تباہ کاریاں، جعفر و صادق کی ضمیر فروشیاں، مشرقی پاکستان کی مغربی پاکستان سے کشیدگیاں، افریقی ممالک میں اسلامی نسل کے خاتمے کی

سازشیں اور مختلف اسلامی ممالک کے حکمرانوں کی عیش پرستیاں روشن دل اور روشن فکر رکھنے والوں پر مخفی نہیں ہیں اور آج اسلام کو حقیقی معنوں میں اپنوں ہی کی بے توجہی وغفلت سے نقصان پہنچ رہا ہے۔

برصغیر میں باطل تحریکات کا زیادہ ہی زور ہے، وجہ یہ ہے کہ اسلام کی اصلی تصویر اور سچی شبیہ اگر کسی جگہ مل سکتی ہے تو وہ برصغیر ہے(۱) باطل اَدیان ومذاہب نہیں چاہتے کہ اسلام اپنے صحیح خدوخال کے ساتھ اُبھر سکے، اسی لئے ڈالر وپیوراور سنہرے سکوں کے لالچ دے کر مسلمانوں کی صفوں میں دراڑ ڈالنے کی مذموم کوششیں یہاں پہلے کی طرح اب بھی نسبۃً جاری ہیں۔

زیر نظر شمارہ ''ختم نبوت نمبر'' اپنے مقصد میں کہاں تک کامیاب ہے اس کا فیصلہ تو معزز قارئین فرمائیں گے لیکن ان سطور میں ایک اہم نقطہ اور خاص نکتہ پر توجہات عالیہ کو مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

ختم نبوت کا منکر کوئی بھی ہو اور کہیں بھی ہو کافر ہے، اس پر علماء امت کا اتفاق ہے لیکن محض یہ تصور کر لینا کہ ختم نبوت کے منکرین صرف قادیانی ہیں یہ غلط ہے، موجودہ دور میں قادیانیوں کے علاوہ بھی ایک ایسا طبقہ ہے جو منصوبہ بندی اور پوری رازداری کے ساتھ ختم نبوت کا منکر ہے چنانچہ کتاب ''الحکومۃ الاسلامیۃ'' میں ہے۔

''ہمارے مذہب کی ضروریات میں داخل ہے کہ کوئی فرشتہ اور رسول ہمارے بارہ اماموں کی عظمت کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔''
(الحکومۃ الاسلامیۃ ص:۴۰)

کتاب حکومت اسلامیہ میں ایک دوسری جگہ لکھا ہے کہ

''تمام انبیاء بشمول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں عدل وانصاف کے اصولوں کی تعلیم دینے اور مساوات قائم کرنے میں ناکام رہے۔'' (تعمیر حیات لکھنؤ ۱۰ راگست ۱۹۸۰ء)

مذکورہ دونوں اقتباسات کے قائل شیعہ مذہب کے سرخیل خمینی صاحب ہیں اور ذیل میں انہیں کے پیروکار ملا باقر مجلسی کی ذہنیت ملاحظہ فرمائیں۔

''جب بارہواں امام ظاہر ہوگا تو سر سے پاؤں تک ننگا ہوگا اور دنیا اس کے ہاتھ پر بیعت کرے گی سب سے پہلے جو شخص اس کے ہاتھ پر بیعت کرے گا وہ محمد رسول اللہ ہوں گے (معاذ اللہ) (حق الیقین ص:۲/۲۰۷)

اسی طرح ایک اور شیعہ مصنف محمد بن مسعود عیاشی کے قلم سے یہ غلیظ عبارت نکلتی ہے۔

''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر وباطن میں تضاد تھا'' (تفسیر عیاشی ۲/۱۰۱)

---

(۱) حضرت مولانا شیخ عبدالقادر مدیر المدارس العلمیہ حلب ۱۳۲۵ھ میں مظاہر علوم سہارنپور تشریف لائے اور یہاں کی دارالحدیث میں تقریر کے دوران فرمایا کہ ''میں حلب کے تمام علمی مدارس کا ناظم ہوں، ہندوستان اس لئے آیا ہوں کہ یہاں کے علماء کی جو استعداد اور عملی حالت ہوتی ہے وہ ہمارے یہاں نہیں ہوتی میں یہ دیکھنے کے لئے آیا ہوں کہ یہاں کیا طرز تعلیم ہے؟ اور کیا طرز تربیت؟ تاکہ میں بھی اپنے یہاں یہی طرز تعلیم وتربیت رائج کروں اور وہاں بھی ایسے علماء پیدا ہوں (پھر اثناء تقریر میں یہ بھی فرمایا کہ) اگر میں اپنے واپس جاکر قسم کھا کر یہ بیان کروں کہ میں نے ہندوستان میں فرشتوں کو زمین پر چلتے پھرتے دیکھا ہے تو میں اپنی قسم میں جھوٹا نہ ہوں گا'' (نصاب ونظام دینی مدارس: از حضرت مفتی جمیل احمد تھانوی)

ایک اور کتاب "حیات القلوب" کی یہ عبارت بھی پڑھتے چلیں

"جس پیغمبر نے ولایت علیؓ کے اقرار میں توقف کیا اسے اللہ نے عذاب میں مبتلا کر دیا"

(حیات القلوب مترجم اردو، ۱/۵۶۸)

شیعی مصنفین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر کیچڑ اچھالنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی چنانچہ صرف ایک پیراگراف اتمام حجت کے لئے نقل کرتا ہوں۔

"پیغمبر حضرت علیؓ کے در کے بھکاری ہیں"۔ (خلعت تہرائیہ، ۱/۱۰۲)

یہ چند مثالیں تو اسلام کے نام پر مسلمانوں کو دھوکہ دینے والے ایک فرقہ کی ہیں لیکن اگر تحقیق کی جائے تو دیگر فرقوں میں بھی ختم نبوت کے منکرین اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر طعن وتشنیع کرنے والے مل جائیں گے جنہوں نے اپنے چہروں پر اسلام کا ماسک اور اپنی پیشانیوں پر "مسلمانی" کا لیبل لگا رکھا ہوگا لیکن ان کے کردار وگفتار کی تضاد بیانیاں، ضمیر کی بے حسی، قلم کی بے بسی اور فکر ونظر کے جمود وتعطل سے صاحبان فکر ودانش حقائق کا ادراک کر سکتے ہیں، عیاریوں اور مکاریوں کے نقاب اٹھا کر سیاہ کاریوں کے چہرے دیکھ سکتے ہیں اور بآسانی نفاق وریا کی قلعی کھل سکتی ہے۔

مظاہر علوم سہارنپور جو اسلام کا قدیم اور مستحکم قلعہ ہے، دینی تعلیم کا عظیم مرکز اور سلوک وتصوف کا منبع وسرچشمہ ہے اس آسمان علم وفضل کے بادلوں نے گرجنے سے زیادہ برسنے کو ترجیح دی ہے، خلوص وللہیت اور استغناء وبے نیازی ان کی گھٹی میں سمائی رہی، انہوں نے نام سے زیادہ کام پر اپنی توجہات مرکوز کیں اور پوری دنیا ان کے اخلاص کی خوشبو سے معطر ومعنبر ہوگئی۔

سادگی وقناعت پسندی اور استغنائی شان کو حرز جان بنانے کے ساتھ ساتھ تربیتی، تعلیمی، اخلاقی، روحانی، دعوتی، تبلیغی اور ہمہ جہت خدمات بھی انجام دیتے رہے، باطل تحریکات کا مقابلہ بے سروسامانی کے عالم میں کیا اور جب کفر وارتداد کی آندھیوں نے زور پکڑ لیا، نت نئی سازشوں نے خطرناک شکلیں اختیار کر لیں، شدھی سنگھٹن اور آریہ سماج نے اپنی تحریک کے تمام دروازے وا کر دئے اور مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت ارتداد کی راہوں پر چل پڑی تو دعوتی کام میں تیزی پیدا کرنے کے لئے باقاعدہ انجمن ہدایت الرشید قائم فرمائی، چنانچہ مدرسہ کی سالانہ روداد بابت ۱۳۴۹ھ میں اس وقت کا اسلام دشمن ماحول، کفریہ سازشوں، ملحدانہ ومشرکانہ سرگرمیوں اور عیسائی وشدھی منصوبہ بندیوں کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

"ناظرین کرام! دشمنان اسلام کی موجودہ سرگرمیوں نے مسلمانوں کی ایذا رسانی میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا ہے، اگر ایک طرف عیسائیت کا بڑھتا ہوا سیلاب اور شدھی وغیرہ کی فتنہ خیز آندھی ہے تو دوسری طرف مرزائیت وشیعیت ودیگر باطل پرستوں کا شر انگیز سیلاب ہے، تمام مخالفین اسلام تھلم کھلا شب وروز اسی فکر میں اپنی تمام قوت بے دریغ

صرف کررہے ہیں کہ اسلام کو صرف ہندوستان سے نہیں بلکہ صفحۂ دنیا سے نیست ونابود کردیا جائے، چنانچہ اس کام کیلئے عیسائیوں کا عالم گیر مشن ہر شہر میں قائم ہے، جس نے صدہا مسلمانوں کو اپنی زرپاشیوں کا سبز باغ دکھا کر آغوش اسلام سے نکال لیا ہے، علیٰ ہذا القیاس آریوں بھارتیہ ہندو شدھی سبھا کا ہیڈ آفس دہلی میں قائم ہے، جس کی شاخیں تمام ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہیں، جن کا فرض منصبی یہی ہے کہ مسلمانوں کو مرتد بنا کر اسلام کو مٹا دیا جائے۔

شدھی سماچار دہلی کے ماہ مئی ۱۹۳۰ء کے پرچہ میں ۱۹۲۹ء کے مرتدین کی جو فہرست درج ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شدھی سبھا دہلی اور اس کی دیگر شاخوں نے ۴۰۱۷ مسلمانوں کو مرتد بنایا ہے، خدا کرے کہ یہ غلط ہو۔ اس سلسلہ میں شدھی سبھا کو ۱۹۲۹ء میں جو آمدنی ہوئی وہ بائیس ہزار ایک سو چون روپے آٹھ آنہ ہے، اگرچہ اس ہوش ربا خبر کو سن کر ہر مسلمان اپنی غیرت مذہبی سے بے چین نظر آئے گا لیکن واقعات بتا رہے ہیں کہ مسلمانوں کی عملی حالت سے جمود دور ہونے کی امید کم ہے، بہرکیف اب ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اپنی مذہبی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے حسب استطاعت آتش ارتداد کو فرو کرنے میں اور مسلمانوں کے اخلاقی ومذہبی اصلاح میں مردانہ وار نکل کر علم جد وجہد بلند کرے اور تحریر وتقریر ودیگر وسائل سے ان فتنوں کا سر کچل دے اور اگر آپ اپنی مجبوریوں سے ایسا نہیں کرسکتے ہیں تو ایسی انجمنوں کی مالی امداد آپ پر فرض ہے جو بڑی تندہی سے تبلیغی خدمات کو انجام دے رہی ہیں۔۔

انجمن ہدایت الرشید کے قیام کی غرض وغایت حضرت مولانا نسیم احمد غازی مظاہری مدظلہ کے گہربار قلم سے آپ بھی پڑھئے۔

"مظاہر علوم سہارنپور کا قیام دین کی حفاظت اور بقاء کیلئے ایسے ہولناک وقت میں ہوا کہ ہندوستان میں انگریزی حکومت اپنے ظلم واستبداد کی پوری قوت کے ساتھ قائم ہوچکی تھی اور اسلام ومسلمین خطرات کی ہلاکت خیز بھنور میں پھنس چکے تھے، حکومت کافرہ کی حمایت وتائید کے نام سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مسلسل سازشیں تیار ہورہی تھیں اور ہر طرف سے باطل پرست اپنی تقریروں، تحریروں اور تدبیروں سے اسلام پر حملہ آور ہورہے تھے، اس لئے اکابر مظاہر علوم باطل پرستوں اور ہوا وہوس کے متوالوں کے مقابلہ میں روز اول ہی سے برسرپیکار ودبدو آزما تھے اور ہر قسم کی گمراہیوں کے دفاع کی تیاریاں کرتے رہتے تھے، یہاں طلبہ کو علوم دینیہ کو وعظ وتقریر، دعوت وتبلیغ اور مباحثہ ومناظرہ سکھانے کا خاص اہتمام کیا جاتا رہا ہے۔ (حیات اسعد)

چنانچہ طلبۂ کرام پورے ذوق وانہماک سے علمی استعداد بہم پہنچانے کے ساتھ ساتھ اہل باطل سے تحریری وتقریری جنگ اور مقابلہ کیلئے خوب تیاریاں کرتے اور موقعہ پر اپنی قوت مطالعہ وحسن تربیت کے جوہر دکھلاتے تھے ..... ۱۳۰۴ھ میں سہارنپور میں ہونے والے ایک مناظرے کی تفصیل مدرسہ کی روداد میں ان الفاظ ذیل کے ساتھ شائع ہوئی کہ

"اس علم کا نفع اہل شہر سہارنپور کو بخوبی معلوم ہوگیا ہے کیونکہ جو پارسال مباحثہ طلبہ مدرسہ کا معاندین ومخالفین کے مقابلہ میں ہوا تھا ہر فرد بشر کو اظہر من الشمس ہے کہ طلبہ مدرسہ ہذا نے کیسے کیسے جوابات مخالفین کو دندان شکن دئے اور بارہا گفتگو میں تمام اہل ادیان باطلہ کو بند کردیا جس کے باعث مخالفین تنگ آئے اور اپنا وعظ موقوف کردیا

اور اعتراضات اہل اسلام کو تسلیم کرلیا اور جب کہ حقانیت اسلام و اہل اسلام کی اور بطلان مذاہب معاندین کا سب کو ظاہر ہوگیا تو ایک جماعت کی جماعت اسلام سے مشرف ہوئی، یہ نفع کس قدر سہارنپور کو پہنچا کہ جو مقصود علم سے اور مدرسہ سے ہے وہ مقصد اس مدرسہ سے ..... ہویدا ہوا"۔ (روداد مدرسہ ۱۳۰۵ھ ص ۱۱)

انجمن کے قیام اور طریق کار پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مولانا نسیم احمد غازی مظاہری رقم طراز ہیں۔

"اس کے بعد روز بروز حالات میں شدت آتی گئی اور اس سلسلہ کی اہمیت میں اضافہ ہوتا گیا ایک عرصہ کے بعد ارباب مدرسہ نے محسوس کیا کہ اب اسی محنت پر اکتفاء مناسب نہیں جب تک خصوصی نظام کے تحت تربیت و نگہداشت کے ساتھ وعظ و مناظرہ میں مکمل مہارت و بصیرت رکھنے والے افراد وجود میں نہ آئیں گے اس وقت تک نت نئی گمراہیوں کے میدانوں میں نبرد آزمائی اور کامیاب جنگ لڑنا مشکل ہے، ان عوامل و محرکات کے باعث ۲۲ جمادی الاولی ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۹۱۳ء میں "انجمن ہدایت الرشید" کا قیام عمل میں آیا یہ وہ زمانہ ہے کہ ہندوستان میں ایک زبردست ہنگامہ بپا تھا، آریہ سماج اور شدھی سنگھٹن کی تحریکیں اہل اسلام کے دین و ایمان پر بھرپور حملے کررہی تھیں، طاقت، قوت، دولت اور فریب کاریوں سے سیدھے سادے مسلمانوں کو کفر و ارتداد کے غار میں دھکیل رہی تھیں، دردمندان ملت وغیور پرستاران توحید اپنی اپنی صلاحیت و وسعت کے مطابق اس کی روک تھام میں مصروف تھے، علمائے حقانی و مشائخ ربانی مواعظ و تقریرات اور مناظروں سے دفاع کررہے تھے، دینی ادارے اور مدارس اسلامیہ کے اکابر ذمہ دار حضرات علمی اور تحقیقی انداز سے متاثرہ علاقوں میں وفود و جماعتیں بھیج کر اپنی ذمہ داریوں کو بروئے کار لارہے تھے، جمعیۃ العلماء ہند و دارالعلوم دیوبند و خانقاہ تھانہ بھون کے اکابر نے اپنی تمام تر مساعی و توجہات سے اس خطرناک سیلاب کو روکا، اس موقع پر مظاہر علوم نے بھی اپنے سپوتوں کو میدان میں اتار دیا اور انہوں نے بھرپور محنت و جدوجہد سے ان فتنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، وعظ و تقریر، دعوت و تبلیغ مباحثوں اور مناظروں کے ذریعہ اور تصنیفات و تالیفات نیز مکاتب و مدارس قائم کرکے ایک نئی انقلابی روح پھونک دی اور ان باطل تحریکات کو فنا کے گھاٹ اتار دیا۔

امام ربانی حضرت اقدس گنگوہیؒ کے نام نامی سے برکت حاصل کرتے ہوئے اس انجمن کا نام "انجمن ہدایت الرشید" تجویز کیا گیا۔

مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے می آید
کہ زنفاس خوشش بوئے کسے می آید

شیخ الاسلام حضرت مولانا حافظ سید عبداللطیف صاحبؒ ناظم اعلیٰ مظاہر علوم سہارنپور اس کے صدر تھے۔

شیخ المشائخ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب کامل پوریؒ ناظم، حجۃ الاسلام حضرت مولانا الشاہ محمد اسعد اللہ صاحبؒ اور رئیس الواعظین حضرت مولانا محمد زکریا صاحب قدوسی گنگوہیؒ نائب ناظم تھے تحریری و اشاعتی امور کی نگرانی اور سالانہ کوائف کی ترتیب، رئیس المناظرین حضرت مولانا نور محمد خانؒ مناظر مدرسہ کے ذمہ تھی۔" (حیات اسعد ص ۲۷۹)

وعظ و تقریر میں حضرت مولانا محمد زکریا قدوسیؒ، حضرت مولانا احمد علی افغان پوریؒ، حضرت مولانا امیر احمد کاندھلویؒ، حضرت مولانا ظریف احمد پورقاضویؒ اور مفتی اعظم حضرت مفتی سعید احمد ابرازویؒ نے ناقابل فراموش کارنامے انجام دیے۔

مقاصد اور اصول وقواعد

"انجمن ہدایت الرشید" اپنے مقاصد کو بروئے کار لانے کے لئے ان مندرجہ ذیل اصولوں پر عمل کرتی تھی (۱) مذہب اسلام کے پاک اور سچے اصول کو تشنگانِ ہدایت کے سامنے پیش کرنا (۲) مسائل اعتقادی کی صحیح اور سادی شرح کرنا اور شکوک وشبہات کا تسلی بخش ازالہ کرنا۔ (۳) مذاہب باطلہ کے مسائل واعتقادات جو عقل سلیم وفطرتِ انسانی کے بالکل خلاف ہیں، ان کی حقیقت مہذب الفاظ میں واضح کرنا اور بتلانا کہ حقیقی نجات کا حصول صرف اس طرح ممکن ہے کہ مذہب اسلام کو شمع راہ بنایا جائے نیز یہ کہ اسلام کی آغوش ہر طالب حق کے لئے آغوش رحمت ہے ہر مذہب وملت اور ہر قوم کا آدمی اس میں داخل ہوکر پچھلے تمام گناہوں سے پاک وصاف ہوجاتا ہے۔ (۴) دین اسلام کی تحریراً وتقریراً اشاعت کرنا (۵) مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت وخدمت کرنا اور ان کو باہمی اخوت کا پیغام دینا (۶) ملک وملت کیلئے مقررین ومناظرین تیار کرنا۔ (روئیداد مدرسہ بابت ۱۳۲۹ھ ص ۳۰۵)

انجمن کی خدمات

اس مبارک انجمن کی آغوشِ تربیت میں ہزار ہا طلبہ وعلماء نے تربیت پاکر وعظ وتقریر اور مناظرہ میں کمال حاصل کیا اور انہوں نے ملک کے گوشہ گوشہ کو اپنے مواعظ سے گرمایا، مناظروں اور مباحثوں کے ذریعہ اہل باطل کے چھکے چھڑاتے رہے۔ یہ انجمن آج بھی زندہ وتابندہ ہے۔

اس انجمن کے تربیت یافتہ حضرات نے، آریہ سماج کے کارکنوں، قادیانیوں، رضاخانیوں، غیر مقلدوں وغیرہ سے بکثرت مناظرے کئے ہیں جن مبلغین ومناظرین کو انجمن کی جانب سے بھیجا گیا، ان کی کارکردگی کا تفصیلی ریکارڈ مدرسہ میں محفوظ رکھا جاتا تھا اور مناظروں کی رپورٹیں ملک کے متعدد اخبارات میں شائع ہوتی تھیں۔

ذیل میں علمائے مظاہر علوم کے مناظروں کی روداد میں سے صرف ایک مناظرہ کا تذکرہ بطور نمونہ پیش کیا جارہا ہے تاکہ قارئین کرام "لسانی جہاد" کے اس پہلو سے بھی واقف ہوجائیں۔

کریم پور متصل نواشہر ضلع جالندھر کا مناظرہ: مورخہ ۲۶/۲۷ ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ

جب قادیانیوں کو اہل حق کی وجہ سے شہروں اور باخبر حلقوں میں اپنے مذہب کی اشاعت دشوار تر ہوگئی تو مضافات کو گمراہ کرنا شروع کیا چنانچہ موضع مذکور میں بھی کوشش کی، وہاں کے سیدھے سادے مسلمانوں نے حسب استطاعت مدافعت کی لیکن مناظرہ کی شکل پیدا ہوگئی اور مرزائیوں نے ان لوگوں سے ایک ناجائز شرائط نامہ

لکھوایا جس کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ اسلامی مناظر کو مولوی فاضل ہونا ضروری ہے لیکن الحمد للہ فرقۂ حقہ میں اس کی بھی فراوانی ہے۔

چنانچہ حسب الطلب مولانا رحمت علی صاحب لدھیانویؒ، جناب مولانا عبد الرحمٰن صاحب صدر مدرس مدرسہ ومولانا محمد اسعد اللہ صاحبؒ (مولوی فاضل) مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور عازم سفر نواشہر اور مولوی نور محمد خانصاحبؒ مبلغ مدرسہ ہذا روانہ ہوئے۔ مضمون مناظرہ ودو تجویز ہوئے۔ اول صدق مرزا آنجہانی حیات مسیح۔

اول الذکر میں قادیانیوں کے مایہ ناز مناظر مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مدعی اور مولانا محمد اسعد اللہؒ مدرس مدرسہ معترض تھے، مولانا نے مرزا صاحب کے کئی درجن سفید جھوٹ ودیگر آیات قرآنیہ کو پیش کر کے خرمن مرزائیت کو خاکستر کر دیا، اس پر مرزائی مناظر کی پراگندگی قابل دید تھی۔

دوسرے روز مولانا نے مدعی ہو کر آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو کچھ اس انداز سے پیش کیا کہ مرزائی مناظر کی کچھ بنائے نہ بنی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۳ر مرزائیوں نے مجمع عام میں توبہ کی اور بعد میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ (روداد مظاہر علوم سہارنپور ۱۳۳۹ھ ص:۳۱۴)

اکابر علماء مظاہر علوم کے مذکورہ کارناموں، خدمات، محنت، لگن اور خلوص واخلاص کے ساتھ بے لوث وبے غرض جذبہ کے باعث اپنی خدمات کی کبھی داد وتحسین وصول نہیں کی جو کام کیا اللہ کی رضا وخوشنودی کے حصول اور دین حنیف کے عروج وفروغ کے جذبہ کے تحت کیا، انجمن ہدایت الرشید کے ہمہ جہت کاموں سے مطمئن ہو کر نہیں بیٹھے بلکہ مزید خدمت کیلئے غور وفکر اور لائحۂ عمل مرتب کرتے رہے، تدریس کے ساتھ تحریر اور مناظرہ وتقریر پر اپنی توجہات مبذول کیں، رجال سازی پر دھیان دے کر افراد وشخصیات کی پوری جماعت تیار کر دی، خود انجمن کے پلیٹ فارم سے الحاد وزندقہ، کفر وارتداد، بدعات ورسومات، شیعیت وغیر مقلدیت، مودودیت وبریلویت غرض ہر غلط فرقہ، غلط نظریہ اور غلط طریقے کی مخالفت کی، تحریر وتقریر، پند ونصائح، مناظرہ ومباہلہ تمام طریقے اختیار کر کے خرمن کفر پر شعلہ جوالہ بن کر گرے اور تمام غلط عقائد ونظریات کی تردید قرآن وسنت کی روشنی میں اس انداز میں کی کہ باطل انگشت بدنداں رہ گیا، ان تمام خدمات اور کارناموں کو اگر یکجا کیا جائے تو پوری کتاب تیار ہو جائے گی اور ان کا احاطہ ان مختصر صفحات میں ناممکن ہے لیکن ختم نبوت کے ثبوت اور منکرین ختم نبوت کے رد میں علماء مظاہر علوم کی چند تصنیفات محض اس لئے لکھی جا رہی ہیں تا کہ قارئین کرام سمجھ سکیں کہ قوم کی امانت کو اکابر علماء مظاہر کس انداز میں صرف کرتے ہیں اور یہاں خوشہ چینی کرنے والوں کے دلوں میں اسلام کی حفاظت وصیانت کا صالح جذبہ کس طرح فراواں ہوتا ہے۔

ایک صاحب نے ۱۳۳۶ھ م ۱۹۱۸ء کو مظاہر علوم سہارنپور کے دارالافتاء سے ایک سوال مرزا غلام احمد قادیانی

کے فاسد خیالات، مضحکہ خیز تاویلات، افسوسناک دعاوی اور شیطانی الہامات کے متعلق پوچھا تو اکابر مظاہر نے پہلی فرصت میں اس سوال درج ذیل جواب تحریر فرمایا:

"سوال مذکور الصدر میں اکثر ایسے امور ذکر کئے گئے ہیں جو مسلمانوں کے نزدیک متفق علیہ ناجائز اور موجب کفر وارتداد قائل ہیں، پس جو شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہو اور ان اقوال کا مصداق ہو تو اس کے کفر میں کچھ کلام نہیں، وہ شرعاً مرتد ہوگا جس کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جو پہلے سے بعد نکاح قادیانی عقائد ہو گیا اس کا نکاح فوراً شرعاً باطل ہو جائے گا، قضاء قاضی اور حکم حاکم کی بھی شرعاً اس میں ضرورت نہیں، ارتداد احدھما (الزوجین) فسخ عاجل بلا قضاء (شامی جلد ثانی ص ۴۲۵) لا یجوز ان یتزوج مسلمة الخ بمحرم ذبیحة وصیده بالکلب والبازی والرمی (عالمگیری ص ۴۷۷)

حررہ: عنایت الٰہی مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور ۱۹/اپریل ۱۹۱۸ء

قادیانی سلسلہ میں مظاہر علوم سہارنپور کا یہ پہلا اجتماعی فتویٰ تھا، حالات کی نزاکت اور قادیانی دجل وفریب کے پیش نظر درج ذیل اکابر مظاہر نے اس پر دستخط ثبت فرمائے۔ (یہ فتویٰ دارالافتاء کے ریکارڈ کے علاوہ "القول الصحیح فی مکائد المسیح" "مباحثہ رگھون" اور "قادیانیت کی پہچان" نامی کتابوں میں دیکھا جاسکتا ہے)

حضرت مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوریؒ، حضرت مولانا ثابت علیؒ، حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوریؒ، حضرت مولانا عبداللطیف پور قاضویؒ، حضرت مولانا عبدالوحید سنبھلیؒ، حضرت مولانا ممتاز میرٹھیؒ، حضرت مولانا منظور احمد خانؒ، حضرت مولانا محمد ادریسؒ، حضرت مولانا بدر عالم میرٹھیؒ، حضرت مولانا عبدالکریم نوگانویؒ، حضرت مولانا فصیح الدین سہارنپوریؒ، حضرت مولانا نور محمد خانؒ، حضرت مولانا ظریف احمد مظفر نگریؒ وغیرہ۔

علماء مظاہر کی چند تصنیفات بسلسلہ "ختم نبوت"

(۱) اظہار البطلان لمدعوی مسیح قادیان	حضرت مولانا حبیب احمد کیرانویؒ
(۲) آئینۂ کمالات مرزا	حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ
(۳) اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف	حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ
(۴) حقیقت مرزا	〃 〃 〃
(۵) ختم نبوت	〃 〃 〃
(۶) دعاوی مرزا	〃 〃 〃
(۷) مولانا نانوتویؒ پر مرزائیوں کا الزام	〃 〃 〃
(۸) مرزائی نبوت کا خاتمہ	حضرت مولانا نور محمد نانڈویؒ

(۹) ملفوظات مرزا	〃	〃	〃
(۱۰) کرشن قادیانی	〃	〃	〃
(۱۱) کفریات مرزا	〃	〃	〃
(۱۲) کذبات مرزا	〃	〃	〃
(۱۳) اختلافات مرزا	〃	〃	〃
(۱۴) امراض مرزا	〃	〃	〃
(۱۵) القادیانیۃ ماھی (عربی)	حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہری		
(۱۶) ختم نبوت	حضرت مولانا حبیب الرحمٰن خیر آبادی		
(۱۷) رد قادیانیت	حضرت مولانا محمد موسیٰ رنگونی		
(۱۸) دفع الالحاد عن حکم الارتداد	(شائع کردہ انجمن ہدایت الرشید)		
(۱۹) ارتداد اور مسلمانوں کا فرض	〃	〃	〃
(۲۰) متعارضات مرزا	〃	〃	〃
(۲۱) ہندوستان کے دو مجددوں کی شیریں کلامی	〃	〃	〃

ان کتابوں کے علاوہ بھی بہت سی کتابیں علماء مظاہر کے قلم سے نکلی ہیں جن کو صفحات کی تنگی کے باعث حذف کیا جارہا ہے۔

یہاں پر ایک پر لطف لطیفہ بھی نذر قارئین کرام کیا جارہا ہے، ہوا یہ کہ انجمن ہدایت الرشید کے قیام کے شروع دنوں میں جب ختم نبوت کے اثبات اور قادیانیت کی تردید میں انجمن کے فعال و متحرک علماء شمشیر برہنہ تھے اسی زمانہ میں ''خدائی فیصلہ'' کے نام سے انجمن ہدایت الرشید نے ایک اشتہار قادیانی دجل وفریب کے تعلق سے شائع کیا، یہ اشتہار قادیانیوں کے خرمن پر برق بے اماں بن کر گرا تو ایم قاسم علی قادیانی نامی ایک مرزائی نے چونسٹھ صفحات پر مشتمل ایک مستقل کتابچہ ''بلعم باعور'' کے نام سے ''خدائی فیصلہ'' کے رد میں شائع کیا، بلعم باعور کی زبان اس قدر جارحانہ، غلیظ اور افسوس ناک ہے کہ اس کو من وعن ''ملفوظات مرزا'' میں شامل کیا جانا چاہیے تھا، یہ کتاب فروری ۱۹۱۹ء میں شائع ہوئی اس کتاب میں اکابر مظاہر کی شان میں نام بہ نام ملفوظات لکھی گئی ہیں۔

بہر حال قادیانیوں کی زبان اور ان کے قلم کی غلاظت کا مکمل ثبوت اس کتاب سے مل جاتا ہے، یہ کتاب مظاہر علوم وقف کے کتب خانہ میں موجود ہے، تحقیقی کام کرنے والوں کو اس کتاب کا مطالعہ مفید ثابت ہوگا۔

فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی اور اس کے تعاقب کیلئے تمام دینی مدارس میں مستقل شعبہ ہونا چاہیے اور دار العلوم، مظاہر علوم اور ندوۃ العلماء جیسے مرکزی دینی اداروں میں تو اپنے مسلک ومشرب کی حفاظت وصیانت کے لئے

الگ الگ شعبہ جات کا قیام ناگزیر ہوگیا ہے غیر مقلدیت، شیعیت، مودودیت، رضا خانیت اور قادیانیت جیسے فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی ایک شعبہ بھی ناکافی ہوگا ہر فتنہ کے لئے الگ شعبہ ہونا چاہیے، اسی طرح دینی مدارس میں تاریخ اور مطالعۂ ادیان و مذاہب پر خصوصی توجہ دینا چاہیے اور نشیمن پر نشیمن کی اس قدر تعمیر ہونی چاہیے کہ بجلیاں گر گر کر بیزار ہو جائیں، دین کے مضبوط و مستحکم ایسے قلعے ہونے چاہئیں جن سے ٹکرا کر ہوائیں اپنا راستہ اور موجیں اپنی سمت کو تبدیل کرنے پر مجبور ہو جائیں۔

اکابر علماء مظاہر علوم نے شروع ہی سے اس پہلو کو مدنظر رکھا ہے چنانچہ انجمن ہدایت الرشید کے قیام واستحکام کے باوجود کام میں مزید تیزی اور خوبی پیدا کرنے کے لئے مستقل شعبہ کے قیام پر زور دیتے رہے چنانچہ مظاہر علوم کی روداد ۱۳۴۸ھ میں اس ضرورت کا اظہار ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔

شعبہ درجہ تکمیل

"اس شعبہ کے متعلق ہر سال ناظرین کی خدمت میں نہایت زور دار الفاظ سے عرض کیا جاتا ہے کہ مدارس اسلامیہ کیلئے اس شعبہ کا ہونا نہایت ضروری امر ہے بالخصوص اس زمانہ میں جب کہ عالم اسلام پر چاروں طرف سے مصائب وآلام کے ابر نظر آتے ہیں اور ہر طرف سے ایک نئی آندھی چلتی نظر آتی ہے تو اس کی تلافی اور روک تھام کے لئے تمام مدارس اسلامیہ میں اس شعبہ کا ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے چنانچہ ایک مدت دراز سے یہ شعبہ بحمد اللہ مدرسہ مظاہر علوم میں انجمن ہدایت الرشید کے نام سے جاری ہے، اس شعبہ میں التزاماً وعظ وتقریر، مناظرہ کی مشق کرائی جاتی ہے اور ہر آنے والے اسلام پر حملہ کو روکا جاتا ہے اور اس کا تدارک کافی طور سے کیا جاتا ہے..... مگر اس میں آمدنی کی بہت قلت ہے، اس لئے کہ شب و روز آئے دن قیامت خیز فتنے وشورشیں اور ہر وقت کے مناظرے وغیرہ کی وجہ سے اس کا انتظام کافی طور سے کیا جاتا ہے کیونکہ تحفظ اسلام کے لئے جارحانہ ودافعانہ تدابیر کی سخت ضرورت ہے اور ہر ممکن طریقہ سے اس میں سعی کی جاتی ہے کہ اس شعبہ میں ترقی نظر آئے کیونکہ تبلیغ ایک ایسا ذریعہ ہے کہ جس کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور خود بانیٔ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ کو وسیع پیمانہ پر چلایا ہے کہ جس کا سلسلہ بحمد اللہ اب تک جاری ہے اور ان شاء اللہ جاری رہے گا۔ (روداد مدرسہ بابت ۱۳۴۸ھ ص:۲۳)

۱۳۵۱ھ کی روداد میں پھر اسی ضرورت کا اظہار ان الفاظ میں کیا گیا۔

"اس درجہ کی ضرورت جس قدر ہے اسے قریب قریب تمام ہی اہل اسلام محسوس کر رہے ہیں کیونکہ تعلیم کے بعد قومی خدمت صرف اسی درجہ سے ہو سکتی ہے، ضرورت تو اس کی ہے کہ فارغ التحصیل حضرات کو وظائف دے کر اس شعبہ میں رکھا جائے اور ان کو وعظ وتقریر ومناظرہ اور تصنیف وتالیف اور ضروری علوم وفنون کا ماہر بنایا جائے۔

(روداد مدرسہ بابت ۱۳۵۱ھ ص:۱۲)

سرزمین سہارنپور چونکہ دینی علوم اور روحانیت کا عظیم مرکز ہے، دیوبند، کاندھلہ، نانوتہ، گنگوہ، کیرانہ، رائے پور، پھلت، تھانہ بھون، جلال آباد، شاملی، پوقاضی، منگلور، الہند اور بڑھانہ جیسے قدیم علمی وروحانی قصبات وموضعات اسی علاقے میں ہیں اسی وجہ سے باطل تحریکات نے اس علاقہ کو اپنا ہدف بنالیا ہے، عیسائی مشنریاں، یہودی سرگرمیاں، قادیانی ریشہ دوانیاں اور ہنود کی فتنہ سامانیاں مسلسل اور منصوبہ بندی کے ساتھ مصروف ہیں، مسلمانوں کے ایمان ویقین کو متزلزل اور ان کے یقین واعتماد کو متزلزل کرنے کیلئے تمام اسلام دشمن طاقتیں پورا زور صرف کررہی ہیں اور سادہ لوح مسلمان ان کے بہکاوے میں آرہے ہیں اس خطرناک اور نازک حالات کی حساسیت کو ارباب مظاہر علوم ودارالعلوم نے نہ صرف محسوس کیا بلکہ ان تحریکات کو سر اٹھانے سے پہلے دبانے کی حکمت عملی کو اختیار کیا۔

چنانچہ چند ماہ قبل جب معلوم ہوا کہ شہر سہارنپور میں قادیانی لٹریچر نہ صرف کھلم کھلا تقسیم ہورہا ہے بلکہ قادیانی لوگ سادہ لوح افراد کو دین اسلام سے بیزار اور متنفر کرکے قادیانیت میں شامل کررہے ہیں تو حضرت ناظم صاحب مدظلہ نے شہر کے سرکردہ افراد وشخصیات اور پڑھے لکھے حضرات کے ذریعہ جگہ جگہ کارنر میٹنگیں کرائیں، مفید مشورے کئے گئے، عوام کو قادیانیت اور قادیانی عقائد سے واقف کرانے کی کوششیں کی گئیں، مظاہر علوم وقف کے دفتر اہتمام میں بھی حضرت ناظم صاحب مدظلہ کی زیر صدارت شہر کے معززین نے میٹنگ کرکے رہنمائی حاصل کی اور متعینہ امور پر قادیانیت کی سرکوبی کیلئے مصروف ہوگئے، اسی طرح عوام وخواص کو دین اسلام کی صحیح تعلیمات اور اسلام مخالف فتنوں سے واقف کرانے کے لئے شہر کی مرکزی مساجد میں ''تفاسیر قرآن'' کا بابرکت سلسلہ بھی شروع کرایا اور اس سلسلہ کی مبارک ومسعود کوششیں آج بھی جاری ہیں جس کے بہترین نتائج واثرات مرتب ہورہے ہیں۔ دینی جذبے اور صالح طبیعتوں کو ہر طرح کے فتنوں سے محفوظ رکھنے کے لئے مختلف علاقوں میں اپنے نمائندوں کے ذریعہ وعظ وتقریر کا التزام بھی نہایت ہی سودمند ثابت ہورہا ہے۔

۳ر شعبان ۱۴۲۹ھ میں ختم بخاری شریف کے موقع پر دسیوں ہزار کے مجمع میں قادیانیت کے پروپیگنڈہ اور قادیانی دسیسہ کاریوں سے عوام کو آگاہ کیا گیا اور اتفاق رائے سے درج ذیل تجاویز بھی پاس کی گئیں۔

تجویز(۱) قادیانیوں کے بارے میں پورا عالم اسلام متفق ہے کہ وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں اور یہودی عیسائی یا دیگر مذاہب وفرقوں کی طرح ایک الگ گروہ ہیں لہٰذا قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت مانا جائے۔ اس کیلئے نئے سرے سے قانون سازی کی ضرورت ہو تو ذمہ دار مسلم تنظیموں کے مشورہ سے قانون سازی کی جائے اور اس گروہ کو پابند کیا جائے کہ وہ مسلمانوں سے ملتے جلتے نام نہ رکھیں، منافقین کی طرح مسلمان ہونے کا جھوٹا دعویٰ نہ کریں، مسجدوں جیسی عبادت گاہیں نہ بنائیں اور مسلم قبرستانوں میں اپنے مردوں کو دفن کرنے کی کوشش نہ کریں۔

تجویز (۲) ان کے نام نہاد رہنماؤں نے خود کو ہمیشہ ملک دشمن انگریزوں کا نہ صرف غلام سمجھا بلکہ جنگ آزادی کی تحریک کو سبوتاژ کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ انگریزوں کیلئے مخبری کی۔ ان کے خود ساختہ رہنما آج بھی ان ملکوں میں پناہ لئے ہوئے ہیں جہاں سے ہمارے ملک کو غلام بنانے کی سازشوں کے تانے بانے بنے گئے تھے۔ اسلئے ان کی سرگرمیوں پر گہری نگاہ رکھی جائے کہ وہ کہیں ملک دشمن اور تخریب کارانہ کارروائیوں میں تو ملوث نہیں ہیں۔

تجویز (۳) عام مسلمانوں سے یہ اجلاس اپیل کرتا ہے کہ وہ قادیانیوں کی اشتعال انگیزیوں سے متاثر ہو کر ہرگز مشتعل نہ ہوں اور مکمل طور پر صبر و تحمل سے کام لیں۔ قرآن کریم و سنت شریفہ کو مشعل راہ بنائیں۔ اپنے بزرگوں، مسجدوں، خانقاہوں اور دینی مدارس و مراکز سے رشتہ مضبوط رکھیں۔ پیش آمدہ صورت حال میں معتبر علمائے دین سے رجوع کریں۔ اپنے اور اپنی نئی نسل کے عقائد کے تحفظ کے بارے میں بیدار رہیں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی قزاق عقائد پر شب خون مار جائے یا مار آستین ڈس جائے۔ اور خدانخواستہ ہماری عاقبت خراب ہو جائے۔

تجویز (۴) اس ضمن میں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ جنوبی ہند کے بنگلور وغیرہ علاقوں میں "دیدار انجمن" کے نام سے جو تنظیم قائم ہے یہ دراصل قادیانیت ہی کی ایک بدلی ہوئی صورت ہے۔ اس کے بانی صدیق دیدار چن بسویشور کے نظریات و عقائد سراسر اسلام کے خلاف ہیں اس کے ماننے والے بھی مسلمانوں کے مسلم عقیدۂ ختم نبوت سے منحرف ہیں۔ اس تنظیم کا مسلمانوں سے کوئی تعلق واسطہ کسی قسم کا نہیں ہے اور اس کی کسی بھی طرح کی سرگرمی و تخریب کاری کی ذمہ داری مسلمانوں پر عائد نہیں ہوتی۔

ناظم صاحب کی طرف سے یہ اعلان بھی کیا گیا کہ جلد ہی طلبہ اور ائمہ کے لئے خصوصی تربیتی کیمپ کا انعقاد کرایا جائے گا تاکہ اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مطلوبہ تیاری کا سلسلہ جاری رہے اور موعظت حسنہ کے ذریعہ متاثرہ علاقوں اور لوگوں کو ٹارگیٹ بنا کر نتیجہ خیز کوششیں کی جائیں۔

اخیر میں حکیم الامت حضرت تھانویؒ کی چند حکیمانہ گزارشات جو انہوں نے ارباب مدارس کو مخاطب بنا کر ارشاد فرمائی تھیں محض اس درد اور فکر کے ساتھ شامل اداریہ کی جارہی ہیں کہ کاش! اہل مدارس حضرت تھانویؒ کی ان نصائح پر عمل کر کے اسلام کی حفاظت اور ترقی کا ذریعہ بن جائیں۔

حضرت تھانویؒ نے اپنی تحریرات اور تقریرات میں دینی مدارس کے ارباب اہتمام و انتظام کو بطور خاص واعظین اور مبلغین کے باقاعدہ نظم کا مشورہ دیا ہے، کیونکہ اسلام دشمن تحریکات کا چیلنج قبول کرنے کی طاقت، ان کے اعتراضات کا مدلل جواب اور کفر و طاغوت کے ہر وار کا مقابلہ بروقت دعوتی اور تبلیغی شعبہ جات ہی کر سکتے ہیں، چنانچہ مظاہر علوم سہارنپور کے ایک سالانہ جلسے میں دوران تقریر ارشاد فرمایا کہ

(۱) "میں نے اپنے تعلق کے بعض مدارس کو بار بار لکھا کہ جیسے آپ کے یہاں مدرسین کو تنخواہ ملتی ہے اور یہ تعلیم و تدریس گویا خاص تبلیغ ہے اسی طرح مدرسہ سے تبلیغ عام کا بھی انتظام ہونا چاہئے اور مدرسہ کی طرف سے تنخواہ دار مبلغ رکھے جائیں اور ان کو اطراف و جوانب میں بھیجا جائے اور ان کو یہ تاکید بھی کی جائے کہ چندہ نہ مانگیں صرف احکام پہنچائیں"۔ (مظاہر الآمال: ملحقہ دین و دنیا ص ۵۶۱)

انفاس عیسیٰ نامی کتاب میں حضرت تھانوی کا یہ ارشاد گرامی بھی ملاحظہ فرمائیں

(۲) ''میری رائے ہے کہ مدارس اسلامیہ جیسے دیوبند، سہارنپور کی طرف سے ہر جگہ مبلغ رہیں تمام ممالک کے ہر حصہ میں مستقل طور پر ان کا قیام ہو، باضابطہ نظم ہو اور دیگر ممالک میں مبلغ تیار کر کے بھیجے جائیں'' (انفاس عیسیٰ ص ۲۲۰)

(۳) ''ہر اسلامی مدرسہ و انجمن کم از کم ایک واعظ بھی مقرر کرے اور یہ سمجھے کہ ضرورت تعلیم کے لئے ایک مدرس کا اضافہ کیا، کیونکہ جس طرح مدرسہ کے متعلمین طلبہ کے مدرسین ہیں اسی طرح واعظین عوام کے مدرسین ہیں اور اہل انجمن یہ سمجھیں کہ یہ تعلیم عوام کے لئے ان کی انجمن کی ایک شاخ ہے'' (تجدید تعلیم وتبلیغ ص ۱۸۷)

(۴) ''میں تمام اہل مدارس دینیہ کو رائے دیتا ہوں کہ ہر مدرسہ کی طرف سے کچھ مبلغ بھی ہونے چاہئیں، یہ سنت نبویہ ہے اور پڑھنا پڑھانا اسی مقصود کا مقدمہ ہے اصل مقصود تبلیغ ہی ہے'' (اضافات الیومیہ ص ۲/۳۸۹)

دینی مدارس میں طلبہ عزیز کی تعلیم وتربیت اس انداز پر ہونی چاہئے کہ وہ معترضین ومنکرین کو مطمئن کرسکیں، طلبہ کا ذہن ودماغ نمو کا طالب ہے، ان کے فکر کی کھیتی تشنگی محسوس کر رہی ہے اور اگر اس پہلو پر توجہ نہ دی گئی تو نتیجہ وہی ہوگا جو اُن دریاؤں کا ہوتا ہے جس سے کھیتیاں سیراب نہیں کی جاتیں وہ دریا کسی جھیل یا سمندر میں جا گرتا ہے یا ریگستان میں جذب ہو کر رہ جاتا ہے، جن صلاحیتوں کو وقت پر استعمال میں نہیں لایا جاتا وہ صلاحیتیں اپنی سمتیں، فکر کے پیمانے، سوچ کے دریچے اور غور کی جہتیں بدل دیتی ہیں، جس طاقت کو بروقت قوم کی تعمیر وتشکیل کے لئے استعمال میں نہیں لایا جاتا اس کو وقت کی گردش، حالات کے مد وجزر اور موسم کے تغیرات تخریب کی طرف مائل کر دیتے ہیں اور جس مکان کو مکینوں سے خالی کر دیا جائے تو پرندے ان مکانوں میں اپنے گھونسلے بناتے ہیں اور شیاطین ان گھروں کو اپنا مستقر بنا لیتے ہیں۔

ملت اسلامیہ کو متحد ہو کر یہ لائحۂ عمل طے کرنا ہی ہوگا کہ اب کسی سلطان عبدالحمید کو یہودیوں کی چیرہ دستیوں کا شکار نہیں ہونے دیا جائیگا، اب عزالدین قسامؒ، شیخ محمد یسینؒ، یوسف نجار لبنانیؒ، ابوجہادؒ، ابوایاد تونسیؒ، مکی قتیؒ، ابوعلی مصطفیٰ، صلاح الدین شحادہؒ، اسمٰعیل ابوشنبؒ اور عبدالعزیز رنتیسیؒ جیسے ہزاروں شہداء کرام کے ایک ایک قطرے کا حساب ہوگا اور اب کسی اسلامی ملک میں کسی اسلامی شخصیت کو غیروں کے ہاتھوں تختۂ دار پر نہیں چڑھنے دیا جائے گا۔

ضرورت ہے کہ اسلام کے بہترین دماغ کو بہترین تربیتی سانچے میں ڈھال کر قوم کی تعمیر وترقی کیلئے ناقابل تسخیر قلعہ تعمیر کیا جائے اور ایک فعال ومتحرک جماعت اور اس جماعت میں کام کرنے کی ایسی اسپیڈ Speed اور اسپرٹ Sprit پیدا کردی جائے کہ زوردار آندھیاں اور خوفناک موجیں ان کے پایۂ ثبات میں لغزش نہ پیدا کرسکیں۔

نہ بحرف ساختہ سر خوشم، نہ بنقش مشوشم
نفسے زیاد تو می زنم چہ عبارت وچہ معانیم

مرزا صاحب کے عقائد

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری

ہم مختصر لفظوں میں یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ جناب مرزا صاحب اپنے حق میں کیا کہتے ہیں۔

(۱) جس مسیح موعود اور مہدی مسعود کے آنے کی حدیثوں میں خبر آئی ہے وہ میں ہوں۔ (ازالہ)

(۲) ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو، اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ (دافع البلاء)

(۳) نیک ستم حسب بشارات آمدم
یعنی کجا است تا بہد پا بمنزلم

(۴) منم مسیح زمانم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

(۵) لا تقیسونی باحد ولا احد ابی (مجھے کسی دوسرے کے ساتھ قیاس مت کرو اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ) (خطبۂ الہامیہ ص:۱۹)

(۶) انا شمس لا یحجبها دخان الشماس (میں سورج ہوں جس کو دشمن کا دھواں چھپا نہیں سکتا) (خطبہ ۲۰)

(۷) انا خاتم الاولیاء لا ولی بعدی الا الذی هو منی (میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں ہوگا مگر وہ مجھ سے ہوگا یعنی میری امت سے) (خطبۂ الہامیہ ص:۳۵)

(۸) قدمی علی منارة ختمت بها کل رفعة (میرا قدم ایک ایسے منارے پر ہے جس پر ہر ایک بلندی ختم ہے یعنی رتبے میں سب سے بڑا ہوں) (خطبۂ الہامیہ ص:۳۵)

(۹) جو میری بیعت میں آتا ہے وہ حضورؐ کے اصحاب میں شامل ہوتا ہے۔ (خطبۂ الہامیہ ص:۱۷۱)

(۱۰) قرآن مجید میں آیت باتی من بعدی اسمه احمد میں احمد سے مراد میں ہوں۔ (ازالہ ص:۶۷۳) سچ ہے

غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو
رسول حق باحکام مرزا

اس کے علاوہ بھی بہت سے عجیب عجیب قسم کے خیالات ہیں۔

در خانہ اگر کس است یک حرف بس است

☆☆☆

قادیانیت کیا ہے؟

محمد طاہر رزاق تحقیق وتعلیق مولانا محمد خالد قاسمی گیاوی

قادیانیت کیا ہے؟ قادیانیت محمد عربی ﷺ سے بغاوت کا نام ہے، قادیانیت سرکار دو عالم ﷺ کے خلاف بغض وعناد کا ایک دہکتا ہوا آتش فشاں ہے، قادیانیت شافع محشر ﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکہ زنی اور قزاقی کا نام ہے، قادیانیت جناب خاتم النبیین ﷺ کی سچی اور سچی نبوت کے متوازی مرزا قادیانی کی مکروہ انگریزی نبوت کا نام ہے، قادیانیت، یہودیت کا دوسرا نام ہے اور بقول علامہ اقبال "قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے" قادیانیت مسیلمہ کذاب کے خلیط اور پلید مشن کا نجس اور منحوس نام ہے۔

فتنہ قادیانیت کے بانی مرزا قادیانی، جہنم مکانی، نسل شیطانی نے ۱۹۰۱ء میں اشارہ فرنگی پر نبوت ورسالت کا دعویٰ کیا، بھارت کے صوبہ مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کے ایک چھوٹے اور غیر معروف گاؤں "قادیان" کے رہنے والے اس کذاب نے ایک ہی جست میں صرف نبوت کا دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ یہ بدبخت کبھی عالم کے روپ میں سامنے یا کبھی ایک سازش کے تحت عیسائیوں سے مناظرے کرکے ایک مناظر کی شکل میں روشناس ہوتا رہا اور سادہ لوح مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کرتا رہا، کبھی دجل وفریب سے پُر کتابیں لکھ کر خود کو ایک مصنف کی حیثیت سے متعارف کرواتا رہا کبھی اپنی تعلیمات کے اشتہارات شائع کرکے سستی شہرت حاصل کرتا رہا، کبھی آپ نے کو مجدد کہا کبھی مامور من اللہ بنا، کبھی ملہم بنا، کبھی خود کو محدث کہا، کبھی اپنے آپ کو امام زماں لکھا کہیں مہدی کا بہروپ اختیار کیا، کبھی مسیح موعود ہونے کا اعلان کیا، کبھی ظلی وبروزی نبی بنا، کبھی ظلی طور پر محمد رسول اللہ بنا اور آخر ۱۹۰۱ء میں تمام حدود پھلانگتے ہوئے اپنی نبوت ورسالت کا اعلان کردیا۔

مرزا قادیانی اور اس کی امت خبیثہ کے عقائد باطلہ ملاحظہ فرمائیں کہ ان قزاقوں نے کس طرح شعائر اور اصطلاحات اسلامی کو مسخ کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے ان کی نزدیک۔

- مرزا قادیانی: خدا کا برگزیدہ نبی اور رسول "نعوذ باللہ" (درخزائن ۲۲/۵۰۳)
- مرزا قادیانی کی باتیں: "احادیث" (نعوذ باللہ) ثبوت حاضر ہیں وعلمی محاسبہ
- مرزا قادیانی کا خاندان: "اہل بیت" (نعوذ باللہ) سیرۃ المہدی ۱۱۷

- مرزا قادیانی کا بیٹا :بشیر احمد ایم اے۔ قمر الانبیاء وفخر المرسلین" (نعوذ باللہ)
- مرزا قادیانی کی بیٹی : سیدۃ النساء اور سارے نبیوں کی بیٹی ہے "(نعوذ باللہ) علمی محاسبہ ۳۲۷
- مرزا قادیانی کی بیوی : امہات المومنین (نعوذ باللہ) ملفوظات احمدیہ، ۱/۵۵۵
- مرزا قادیانی کے ساتھی :"صحابہ کرام" (نعوذ باللہ) روحانی خزائن ۱۶/ ۲۵۸
- مرزا قادیانی کا شہر : "مدینۃ المسیح" (نعوذ باللہ)
- مرزا قادیانی کی امت : "مسلمان" (نعوذ باللہ) سیرۃ المہدی ص ۳۷ حصہ سوم
- مرزا قادیانی کے جانشین: "خلفائے راشدین کے طرز پر خلفاء" (معاذ اللہ) سیرۃ المہدی ص ۳۷ حصہ سوم
- مرزا قادیانی کی عبادتگاہ: "مسجد اقصیٰ" (نعوذ باللہ) ۵۲۵
- مرزا قادیانی کا قبرستان: "جنت البقیع کے مقابلے میں بہشتی مقبرہ" (نعوذ باللہ) سیرۃ المہدی ص ۳۷ حصہ سوم
- مرزا قادیانی کے ۳۱۳ گماشتے: "اصحاب بدر" (نعوذ باللہ) سیرۃ المہدی ص ۱۲۸ حصہ سوم

قادیانی کلمہ

قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں محمد رسول اللہ سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے، مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے "مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی خود محمد رسول اللہ ہیں، مرزا بشیر احمد اسلام کیلئے دوبارہ تشریف لائے اسلئے ہم مرزائیوں کو دوسرے کلمے کی ضرورت نہیں، ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی (نعوذ باللہ) کلمۃ الفصل ص ۱۵۸ مندرجہ ریویو آف، بابت مارچ ۱۹۱۵ء علمی محاسبہ ص ۲۶۷۔

مرزا قادیانی کی شان

قادیانی عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی کی ٹھیک وہی شان وہی نام وہی رتبہ ہے جو آپ ﷺ کا تھا (نعوذ باللہ)
(اخبار الفضل ۱۶ ستمبر ۱۹۱۵ء) ص ۲۶۲ علمی محاسبہ مطبوعہ دیوبند)

تمام انسانوں کے لئے نبی اور رسول

قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ چودھویں صدی کے تمام انسانوں کے لئے نبی اور رسول مرزا غلام احمد قادیانی۔
(نعوذ باللہ) تذکرہ ص ۳۵۲ طبع سوم، مجموعہ الہامات مرزا)

مرزا رحمۃ للعالمین

قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ رحمۃ للعالمین مرزا غلام احمد قادیانی ہے (نعوذ باللہ) تذکرہ ص ۸۱ طبع سوم۔

- مرزا ہی سید الاولین اور آخرین ہے۔

(مرزائی اخبار الفضل مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۱۵ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ) مرزا ہی ختم المرسلین تھا وہی فخر الاولین والآخرین ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ للعالمین بن کر آیا تھا (نعوذ باللہ) (قادیانی مذہب ص ۲۶۵ مطبوعہ دیوبند)

- مرزا قادیانی باعث تخلیق کائنات ہے۔

(قادیانی عقیدہ ہے کہ آسمان وزمین اور تمام کائنات کو صرف اور صرف مرزا قادیانی کی خاطر پیدا کیا گیا۔ (نعوذ باللہ درخزائن ۲۲/۱۰۲)

- مرزا قادیانی کی روحانیت آنحضرت ﷺ سے زیادہ تھی۔

(قادیانی عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا زمانہ روحانی ترقیات کی طرف پہلا قدم تھا اور مرزا قادیانی کے زمانہ میں روحانیت کی پوری تجلی ہوئی۔ (نعوذ باللہ خطبہ الہامیہ درخزائن ۱۶/۲۶۶)

مرزا قادیانی سب سے اونچا تھا۔

(قادیانی عقیدہ ہے کہ آسمان سے بہت سے تخت اترے لیکن مرزا قادیانی کا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔ (نعوذ باللہ حقیقۃ الوحی درخزائن ۲۲/۹۲)

مرزا قادیانی کو بڑی فتح نصیب ہوئی۔

قادیانی عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو چھوٹی فتح نصیب ہوئی تھی اور بڑی یعنی فتح مبین مرزا قادیانی کو ہوئی۔ (نعوذ باللہ خطبہ الہامیہ درخزائن ۱۶/۲۸۸)

مرزا قادیانی کا اسلام افضل ہے۔

قادیانی عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے کا اسلام پہلی رات کے چاند کی طرح ناقص اور بے نور تھا اور مرزا قادیانی کے زمانے میں کا اسلام چودھویں رات کے چاند کی طرح تاباں اور درخشاں ہے۔ (نعوذ باللہ) درخزائن ۱۶/۲۹۳)

مرزا قادیانی کے معجزے آنحضرت ﷺ سے زیادہ ہیں۔

قادیانی عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے معجزات تین ہزار تھے۔ (تحفہ گولڑویہ ۶۳) اور مرزا قادیانی کے معجزے تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔ (نعوذ باللہ) حقیقۃ الوحی درخزائن حاشیہ ۲۲/۴۸)

مرزا قادیانی کی روحانیت آنحضرت ﷺ سے اعلیٰ ہے۔

قادیانی عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی کا ذہنی ارتقاء آنحضرت ﷺ سے اقویٰ اکمل اور اشد ہے۔ (خطبہ الہامیہ درخزائن ۱۶/۲۶۷،۲۶۸)

آنحضرت ﷺ مرزا قادیانی کی شکل میں دوبارہ تشریف لائے ہیں قادیانی عقیدہ ہے کہ

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیان میں
(نعوذ باللہ)

(اخبار "بدر" قادیان جلد نمبر ۲ ۳ مورخہ ۵ر اکتوبر ۱۹۰۶ء بحوالہ قادیان مذہب کا علمی محاسبہ ۳۲۰ مطبوعہ دیوبند)

انبیاء کرام سے مرزا قادیانی کی بیعت کا عہد۔

قادیانی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر محمد رسول اللہ ﷺ تک ہر ایک نبی سے مرزا قادیانی پر ایمان لانے اور اس کی بیعت و نصرت کا عہد لیا تھا۔ (اخبار الفضل ۲۰ر فروری ۱۹۲۳ء، قادیانی مذہب ۳۲۳)

آنحضرت ﷺ کی پیروی باعث نجات نہیں

قادیانی عقیدہ ہے کہ اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کی پیروی باعث نجات نہیں بلکہ صرف مرزا قادیانی کی پیروی سے نجات ہوگی۔ (نعوذ باللہ) (اربعین ۷/۳۳۵)

ہر انسان محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے

قادیانی عقیدہ ہے کہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ محمد رسول اللہ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ (نعوذ باللہ) (ڈائری مرزا محمود ابن مرزا قادیانی، "اخبار الفضل ۱۷ر جولائی ۱۹۳۲ء)

مرزا قادیانی جو چاہے کر سکتا ہے

قادیانی عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ مرزا قادیانی کے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔ (نعوذ باللہ)
(تذکرہ ۳۰۲، حقیقۃ الوحی در خزائن ۲۲/۱۰۸)

قادیان کی برکتیں

قادیانی عقیدہ ہے کہ قادیان کی زمین پر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی برکات نازل ہوتی ہیں (نعوذ باللہ)
(بیان میاں محمود احمد ابن مرزا قادیانی) (اخبار الفضل ۱۱ر ستمبر ۱۹۳۲ء۔

قادیان کا حج

قادیانی عقیدہ ہے کہ قادیان آنا ظلی حج ہے اور اب کے والا حج خشک ہو گیا ہے کیوں کہ آج کل مکہ مکرمہ میں حج کے مقاصد پورے نہیں ہوتے (نعوذ باللہ) (قادیانی مذہب ۳۳۰، پیغام صلح ۱۹ر اپریل ۱۹۳۳ء)

مرزا قادیانی

قادیانی عقیدہ ہے کہ قادیان آنا ظلی حج ہے اور اب کے والا حج خشک ہو گیا ہے کیوں کہ آج کل مکہ میں حج کے

مقاصد پورے نہیں ہوتے (نعوذ باللہ)۔ (قادیانی مذہب ۴۳۰، پیغام صلح ۱۹/اپریل ۱۹۳۳ء)

مرزا قادیانی نے تمام کمالات محمدیؐ حاصل کر لئے۔

قادیانی عقیدہ ہے کہ ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات حاصل ہوتے تھے، کسی کو زیادہ کسی کو کم، مگر مسیح موعود کو اس وقت نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا (نعوذ باللہ)

(کلمۃ الفصل ۱۱۳، مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی وخزائن ۸/۲۱۲)

نبی پاک نے مرزا قادیانی کو نبی اللہ کے نام سے پکارا

یہ ثابت شدہ امر ہے کہ مسیح موعود اللہ تعالیٰ کا ایک رسول اور نبی تھا جس کو نبی کریم ﷺ نے نبی اللہ کے نام سے پکارا اور وہی نبی تھا جس کو خود اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی میں یا ایھا النبی کے الفاظ سے مخاطب کیا (معاذ اللہ)

(کلمۃ الفصل ۱۱۲، مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

یہ ہیں قادیانیوں کے وہ کفریہ عقائد جنہیں پڑھ کر رگوں میں خون کھولنے لگتا ہے اور ہر پڑھنے والا مسلمان غم وغصہ کا ایک مجسم طوفان بن جاتا ہے اور اس کے دل میں قادیانیت کا سر کچلنے کا جذبہ جہاد جوش مارنے لگتا ہے۔

مسلمانو! اٹھو! خواب غفلت سے اٹھو!!! مرزا قادیانی کی اسلام دشمن اولاد اپنے مرتد باپ کی فتنہ ارتداد کی بھڑکائی ہوئی آگ کو پھر ہوا دے رہی ہے، قادیانیت کی آندھیاں چراغ ختم نبوت کو گل کرنے کے لئے چل رہی ہیں مرزا قادیانی کا برپا کردہ فتنہ ارتداد شجر اسلام کو (معاذ اللہ۔) جڑوں سے اکھاڑ دینا چاہتا ہے، جھوٹی نبوت کا اژدہا ہماری نئی نسل کے ایمانوں کو نگلنے کے لئے بڑھا چلا آرہا ہے دنیا کے مختلف حصوں میں مرزا قادیانی کو آنحضرت ﷺ کی جگہ متعارف کروایا جارہا ہے، کلمہ طیبہ میں رسول اللہ ﷺ کی جگہ مرزا قادیانی کا نام استعمال کیا جارہا ہے۔

اب سوچنے کا مقام ہے کہ وہ کون سا مسلمان ہے جو روح کو تڑپا دینے اور دل کو ہلا دینے والے ان حالات میں آنکھیں بند کر کے بیٹھا رہے وہ کون سا مسلمان ہے جو رسول برحق ﷺ کی توہین تو سنے لیکن ہاتھ پاؤں توڑ کر اور لبوں پر مہر سکوت لگا کر بیٹھا رہے۔

مسلمانو! اٹھو! رسول رحمت کا کلمہ پڑھنے والو اٹھو! ناموس محبوب رب العالمین کا تحفظ کرو، تاج وتخت ختم نبوت کی چوکیداری کرو، قادیانیوں کی زبان بے لگام کو لگام دو، ختم نبوت کا عالمگیر پیغام عالم میں پہنچا دو اپنے بچوں کو زیور تعلیم ختم نبوت سے آراستہ کرو اپنے حلقۂ احباب میں مسئلہ ختم نبوت کو اچھی طرح متعارف کراؤ تاکہ کسی کی متاع ایمان نہ لٹ سکے اور کوئی بھی قادیانیوں کے دام ہمرنگ زمین نہ پھنس سکے۔

اے اہل اسلام! سنو! گوش ہوش سے سنو! قادیانیوں کا ڈائریکٹ ٹکراؤ، ہماری آنکھوں کے نور، دلوں کے سرور جناب محمد مصطفےٰ ﷺ کی ذات اقدس سے ہے ان کا واحد مقصد نبی کریم ﷺ کی نبوت کو مٹا کر مرزا قادیانی کی نبوت کو چلانا (نعوذ باللہ) اور تاج ختم نبوت مرزا قادیانی کے سر پر رکھنا ہے (استغفر اللہ، العیاذ باللہ) اور کوئی بھی گنہ گار مسلمان اس ناپاک جسارت کو برداشت نہیں کرسکتا اور جو بھی مسلمان ختم نبوت کے اس جہاد میں شریک ہے وہ جناب خاتم النبیین ﷺ کی ختم نبوت کا سپاہی ہے اور ہادیٔ برحق ﷺ نے فرمایا "دنیا میں جو شخص جس کے ساتھ محبت کرتا ہوگا قیامت کے روز اسی کے ساتھ ہوگا۔

اس حدیث کو مدار نجات سمجھتے ہوئے چاہیے کہ ہم اپنے پیارے آقا ﷺ کی ختم نبوت کا دفاع کر کے سید المرسلین سے محبت کا تعلق پیدا کرلیں تاکہ حشر کے روز آمنہ کے لال سرور کائنات ﷺ کے جھنڈے کے تلے ہوں۔ آمین ثم آمین۔

قادیانی فتنہ

قادیانی فتنہ اٹھا ہے مسلمانو! اٹھو — خواب سے بیدار ہو اللہ دیوانو! اٹھو
حرمت دین محمد کے نگہبانو! اٹھو — شعلہ سامانی دکھاؤ، شعلہ سامانو! اٹھو
مٹ رہا ہے دین وحدت اور ہم دیکھا کریں — آؤ پھر پہلا سا جوش زندگی پیدا کریں
آگیا ہے "روسیاہ" تخت نبوت کے قریب — کفر صف آرا ہوا ہے نور وحدت کے قریب
چھا رہی ہیں ظلمتیں شمع رسالت کے قریب — خیمہ زن ہیں بجلیاں باران رحمت کے قریب
فتنۂ دجال کی قربت کا پیغام آگیا — لو خبر اسلام کی نرغے میں اسلام آگیا
فتنہ یہ اٹھا ہے ہنگامہ اٹھانے کے لئے — مشعل نور محمدؐ کو بجھانے کے لئے
یہ بلا آئی ہے تم سب کو جگانے کے لئے — غیرت دینی تمہاری آزمانے کے لئے
تم ہو ناموس محمدؐ کے نگہباں یاد ہے — تم مسلماں ہو، مسلماں ہو، مسلماں یاد ہے
خواب سے بیدار ہو روح الامین کا واسطہ — متحد ہو، رحمۃ للعالمین کا واسطہ!
پستیوں کو چھوڑ دو دین مبیں کا واسطہ — رفعتوں کو ڈھونڈ لو، عرش بریں کا واسطہ

فتنے جتنے اٹھ رہے ہیں سب فنا ہوجائیں گے
تم جو چونکو گے حوادث خود فنا ہوجائیں گے

آغا شورش کاشمیری

ایک مستقل مذہب اور ایک متوازی امت

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں ندویؒ

ایک غلط فہمی

قادیانیت کے بارے میں ایک غلط فہمی یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے صدہا دینی وعلمی اختلافات اور مکاتب فکر میں سے ایک دینی وعلمی اختلاف رائے اور ایک خاص مکتب فکر ہے، اور اس کے پیرو امت اسلامیہ کے مذہبی فرقوں اور جماعتوں میں سے ایک مذہبی فرقہ اور جماعت ہیں اور یہ اسلام کی کلامی وفقہی تاریخ کا کوئی انوکھا واقعہ نہیں۔

لیکن قادیانیت کا تحقیقی وتنقیدی مطالعہ کرنے سے یہ غلط فہمی اور خوش گمانی دور ہو جاتی ہے، اور ایک منصف مزاج انسان اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ قادیانیت ایک مستقل مذہب اور قادیانی ایک مستقل امت ہیں جو دین اسلام اور امت اسلامیہ کے بالکل متوازی چلتے ہیں، اور اس کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب کے اس بیان میں کوئی مبالغہ اور غلط بیانی نہیں کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونجتے رہتے ہیں، آپ نے فرمایا:

"یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک جزء میں ہمیں ان سے اختلاف ہے"۔ (خطبہ جمعہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب مندرجہ اخبار "الفضل" مورخہ ۳ر جولائی ۱۹۳۱ء)

اور یہ کہ: "حضرت خلیفۂ اول نے اعلان کیا تھا کہ ان کا (مسلمانوں کا) اسلام اور ہے اور ہمارا اور ہے"

(ایضاً مورخہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۱۴ء)

اسلام کی تاریخ میں اس سے پہلے ایک اور تحریک کی نظیر ملتی ہے جس نے اسلام کا نام لیتے ہوئے اور اپنے دائرۂ عمل کو مسلمانوں کے اندر محدود رکھتے ہوئے، اسلام کے نظام عقائد وافکار اور نظام زندگی کے بالکل متوازی ایک نظام اعتقاد وفکر اور ایک نظام زندگی کی بنا ڈالی اور اسلام کے دائرہ میں "ریاست اندرون ریاست" کی تعمیر کی کوشش کی، یہ تحریک باطنیت ہے یا اسماعیلیت جس سے قادیانی تحریک کو حیرت انگیز مماثلت حاصل ہے۔

(ملاحظہ ہو "ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام" از ڈاکٹر زاہد علی پروفیسر نظام کالج حیدرآباد)

قادیانی تحریک کا متوازی مذہبی نظام

قادیانی تحریک اسلام کے دینی نظام اور زندگی کے ڈھانچے کے مقابلے میں ایک نیا دینی نظام اور زندگی کا ڈھانچہ پیش کرتی ہے، وہ دینی زندگی کے تمام شعبوں اور مطالبوں کی بطور خود خانہ پُری کرنا چاہی ہے وہ اپنے ماننے والوں کو جدید نبوت، جدید مرکز محبت وعقیدت نئی دعوت نئے روحانی مرکز اور مقدسات نئے مذہبی شعائر، نئے متقدا، نئے اکابر، نئی تاریخیں اور شخصیتیں عطا کرتی ہے، غرض یہ کہ وہ قلب ودماغ اور فکر واعتقاد کا نیا مرکز قائم کرتی ہے اور یہی وہ چیز ہے جو اس کو ایک فرقہ اور فقہی یا کلامی دبستان یا مکتب خیال سے زیادہ ایک مستقل مذہب اور نظام زندگی کی شکل عطا کرتی ہے، اس کے اندر اس بات کا ایک واضح رجحان پایا جاتا ہے کہ وہ نئی مذہبی بنیادوں پر ایک نئے معاشرے کی تعمیر کرے، اور مذہبی زندگی کو ایک نئی شکل اور مستقل وجود بخشے، اس کا قدرتی نتیجہ یہ ہے کہ جو افراد خلوص اور جوش کے ساتھ اس تحریک ودعوت کو قبول کرتے ہیں، اور اس کے دائرہ میں آجاتے ہیں، ان کے فکر واعتقاد کا مرکز بدل جاتا ہے، اور ان کی زندگی میں قائم دینی مرکزوں اور اداروں (اپنے وسیع معنی میں) اور شخصیتوں کی جگہ پر جدید دینی مرکز اور ادارے اور شخصیتیں آجاتی ہیں، اور وہ ایک نئی امت بن جاتے ہیں جو اپنے جذبات، طریق فکر، عقیدت ومحبت میں ایک مستقل شخصیت اور وجود کے مالک ہوتے ہیں، انفرادیت اور تقابل کا یہ رجحان قادیانیت کے اندر شروع سے کام کر رہا ہے اور وہ اب بلوغ وپختگی کے اس درجہ پر پہنچ گیا ہے کہ قادیانی اصحاب بے تکلفی اور سادگی کے ساتھ اسلامی شعائر ومقدسات کے ساتھ قادیانی شعائر اور مقدسات کا مقابلہ کرتے ہیں، اور ان کا ہم پلہ اور مساوی قرار دیتے ہیں، صحابۂ کرام کو اسلام کے دینی نظام میں جو مرکز ومقام حاصل ہے، وہ ظاہر ہے لیکن قادیانی اصحاب مرزا صاحب کے رفقاء اور ہم نشینوں کو صحابۂ رسول ہی کا درجہ دیتے ہیں، ایک قادیانی ذمہ دار اس ذہنیت کی اس طرح ترجمانی کرتے ہیں:

"ان دونوں گروہوں (صحابۂ کرام اور رفقائے مرزا غلام احمد صاحب) میں تفریق کرنی یا ایک کو دوسرے سے مجموعی رنگ میں افضل قرار دینا ٹھیک نہیں، یہ دونوں فرقے درحقیقت ایک ہی جماعت میں ہیں، صرف زمانہ کا فرق ہے، وہ بعثت اولیٰ کے تربیت یافتہ ہیں اور یہ بعثت ثانیہ کے"۔ (الفضل ۲۸ رمئی ۱۹۱۸ء)

اسی طرح وہ مرزا غلام احمد صاحب کے مدفن کو مرقد رسولؐ اور گنبد خضراء کا مماثل وشبیہ بتاتے ہیں "الفضل" نے ۱۸ رمئی ۱۹۱۸ء کی اشاعت میں قادیان کے شعبۂ تربیت کا یہ بیان شائع کیا تھا جس میں ان کے شرکائے جلسہ کی دینی بے حسی اور بدذوقی کی شکایت کرتے ہوئے جو قادیان حاضر ہونے کے باوجود مرزا صاحب کے مدفن پر حاضری نہیں دیتے کہا گیا ہے:

"کیا حال ہے اس شخص کا جو قادیان دارالامان میں آئے اور دو قدم چل کر مقبرۂ بہشتی میں حاضر نہ ہو، اس میں وہ روضۂ مطہرہ ہے جس میں خدا کے برگزیدہ کا جسم مبارک مدفون ہے جسے افضل الرسل نے اپنا سلام بھیجا اور جس کی نسبت حضرت خاتم النبیین نے فرمایا یدفن معی فی قبری اس اعتبار سے مدینہ منورہ کے گنبد خضرا کے انوار کا پورا پرتو اس گنبد بیضاء پر پڑ رہا ہے، اور آپ گویا ان برکات سے حصہ لے سکتے ہیں، جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرقد منور سے مخصوص ہیں کیا ہی بدقسمت ہے، وہ شخص جو احمدیت کے حج اکبر میں اس تمتع سے محروم رہے"۔ (الفضل جلد ۱۰ نمبر ۴۸)

قادیانی اصحاب اس دینی و روحانی تعلق کی بناء پر جو نئی نبوت اور نئے اسلام کا مرکز ہونے کی بنا پر قادیانی کے ساتھ قائم ہوتا ہے، یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ قادیان اسلام کے مقامات مقدسہ میں سے ایک اہم ترین اور عظیم ترین مقام ہے، اور وہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے ساتھ قادیان کا نام لینا ضروری سمجھتے ہیں، مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا:

"مدینہ منورہ کی عزت کر کے خانۂ کعبہ کی ہتک کرنے والے نہیں ہو جاتے اسی طرح ہم قادیان کی عزت کر کے مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ کی توہین کرنے والے نہیں ہو سکتے خدا تعالیٰ نے ان تینوں مقامات کو مقدس کیا اور ان تینوں مقامات کو اپنی تجلیات کے اظہار کیلئے چنا"۔ (الفضل ۳ ستمبر ۱۹۳۵ء)

خود مرزا غلام احمد صاحب نے قادیان کو سرزمین حرم سے تشبیہ و تمثیل دی ہے وہ فرماتے ہیں:

زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درثمین ص ۵۲)

ان کے نزدیک قادیان کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے اور مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے، منارۃ المسیح کے اشتہار (۲۸ مئی ۱۹۰۰ء) میں آپ نے لکھا ہے:

"جیسا کہ سیر مکانی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد حرام سے بیت المقدس تک پہنچا دیا تھا، ایسا ہی سیر زمانی کے لحاظ سے آں جناب کو شوکت اسلام کے زمانہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا، برکات اسلامی کے زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ ہے پہنچا دیا، پس اس پہلو کی رو سے جو اسلام کے انتہائے زمانہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر کشفی ہے، مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے، جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے مبارک و مبارک وکل امر مبارک نجعل فیہ اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا، قرآن شریف کی آیت بارکنا حولہ کے مطابق ہے، پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں "قادیان" کا ذکر ہے"۔ (تذکرہ یعنی مجموعۂ وحی مقدس ص ۳۴۵، ۳۴۶)

ان سب بیانات اور قادیان کے بارے میں اعتقادات کا منطقی اور طبعی نتیجہ یہی ہونا چاہئے تھا کہ اس کیلئے شد رحال کر کے سفر کرنے اور وہاں سال بہ سال حاضر ہونے کو حج ہی کا سا ایک مقدس عمل بلکہ ایک طرح کا

حج سمجھا جانے لگے، چنانچہ قادیانیت کے رہنماؤں اور ذمہ داروں نے سفر قادیان کو ظلی حج کا لقب دیا ہے، اور اس کو ان لوگوں کے لئے جو خانہ کعبہ کے حج کو نہ جاسکیں، حج اسلام کا "حج بدل" قرار دیا ہے، مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے اپنے ایک خطبۂ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

"چونکہ حج پر وہی لوگ جاسکتے ہیں جو مقدرت رکھتے ہوں اور امیر ہوں حالانکہ الٰہی تحریکات پہلے غرباء میں پھیلتی اور پنپتی ہیں، اور اور غربا کو حج سے شریعت نے معذور کر رکھا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور ظلی حج مقرر کیا تا کہ وہ قوم جس سے وہ اسلام کی ترقی کا کام لینا چاہتا ہے اور تا وہ غریب یعنی ہندوستان کے مسلمان اس میں شامل ہوسکیں" (الفضل یکم دسمبر ۱۹۳۲ء)

اس بارے میں اتنا غلو ہونے لگا کہ قادیان کے سفر کو حج بیت اللہ پر ترجیح دی جانے لگی اور یہ اس ذہنیت کا لازمی وقدرتی نتیجہ ہے کہ قادیانیت ایک زندہ اور جدید مذہب اور اس کا مرکز ایک زندہ اور جدید مذہب کا روحانی مرکز ثقل ہے جس سے نئی زندگی اور نئی مذہبی توانائی حاصل کی جاسکتی ہے، اسی بنا پر ایک قادیانی بزرگ نے ارشاد فرمایا کہ:

"جیسے احمدیت کے بغیر پہلا یعنی حضرت مرزا صاحب کو چھوڑ کر جو اسلام باقی رہ جاتا ہے وہ خشک اسلام ہے، اسی طرح اس حج ظلی کو چھوڑ کر مکہ والا حج بھی خشک حج رہ جاتا ہے کیونکہ وہاں پر آج کل حج کے مقاصد پورے نہیں ہوتے"۔ (پیغام صلح جلد ۲۱ نمبر ۲۲)

انفرادیت کا رجحان اور ایک مستقل دین اور نئی تاریخ کے آغاز کا احساس اتنا بڑھ گیا کہ قادیانی حضرات نے اپنی نئی تقویم کی بنیاد ڈال دی اور سال کے مہینوں کے نئے ناموں سے تاریخ لکھنے لگے قادیانیت کے سرکاری ترجمان "الفضل" میں مہینوں کے جو نام چھپتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

صلح، تبلیغ، امان، شہادت، ہجرت، احسان، وفا، ظہور، تبوک، اخاء، نبوت، فتح۔

خالص ہندوستانی مذہب ہونے کی حیثیت سے قادیانیت کا خیر مقدم

ان مذہبی تصورات اور انفرادیت کے رجحانات کا نتیجہ یہ ہے کہ مذہب وتحریک قادیانیت کا ذہنی وروحانی وسیاسی مرکز بجائے جزیرۃ العرب اور مکہ معظمہ ومدینہ طیبہ کے (جو اسلام کا گہوارہ اور اس کی زندگی کا سرچشمہ اور ابدی مرکز ہیں) قادیان بننے لگا جو اس نئے مذہب وتحریک کے ظہور اور نشوونما کا مرکز ہے اس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوگا کہ قادیانیت اور اس کے پیروؤں کی وابستگی عرب وحجاز سے روز بروز کم ہوتی چلی جائے گی اور اس کی دلچسپیاں اور توجہات ہندوستان میں محدود ہونے لگیں گی جس کی سرزمین سے یہ دعوت وتحریک اٹھی اور جس کی خاک سے اس کا بانی اور داعی پیدا ہوا اور بالآخر اسی میں نشوونما پاکر اور اپنی زندگی کی منزلیں طے کر کے دفن ہوا، یہ اس آغاز اور طریق فکر کا قدرتی نتیجہ ہے جو اپنے وقت پر ظہور پذیر ہوگا اور جس طرح درخت کے پھل پر کسی کو تعجب نہیں ہونا چاہئے اس تحریک ودعوت کے مزاج اور اس کے طریق کار کے اس منطقی نتیجہ پر بھی تعجب کا کوئی موقع نہیں۔

قادیانیت کے اس مزاج اور اس کے اس رخ کا ہندوستان کے ان قوم پرستوں نے پرجوش خیر مقدم کیا جن کو ہندوستان کے مسلمانوں سے یہ پرانی شکایت ہے کہ ان کی اصلی وابستگی سرزمین حجاز سے ہے، اور وہ ہمیشہ عرب کی طرف دیکھتے ہیں، اس عنصر کے نزدیک ہندوستانی قومیت متحدہ یہ بات تشویش اور انتشار کا باعث ہے کہ ملک کی آبادی کا ایک اہم اور کثیر التعداد عنصر ایک بیرونی ملک سے روحانی وقلبی تعلق رکھے اور اس کا دینی مرکز اس کی روحانی شخصیتیں، اس کے مقامات مقدسہ اور اس کا عزیز ترین تاریخی سرمایہ ہندوستان کے بجائے کسی اور ملک یا حصہ زمین میں ہو، ہندوستان کے اس قوم پرست عنصر نے قادیانیت کا اس حیثیت سے پرجوش استقبال کیا ہے کہ وہ ایک خالص ہندوستانی تحریک ہے اور اس کا روحانی مرکز ہندوستان سے باہر ہونے کے بجائے ہندوستان کے اندر ہے، ان کے نزدیک ہندوستان کی مشترک قومیت کے نقطۂ نظر سے یہ ایک بڑا مسرت بخش اور اطمینان آفریں رجحان اور امید کی ایک کرن ہے ایک ہندو اخبار کے ایک ہندو مضمون نگار ڈاکٹر شنکر داس نے بڑی خوبی کے ساتھ اس عنصر کی ترجمانی کی ہے، اور اس تبدیلی کو بیان کیا ہے جو احمدیت ایک مسلمان کے ذہن اور رخ میں پیدا کر دیتی ہے، انہوں نے اس نکتہ کو سمجھنے میں بڑی ذہانت کا ثبوت دیا ہے کہ قادیانیت ایک اسلامی فرقہ نہیں بلکہ ایک مستقل مذہب اور ایک متوازی قوم ہے جو خالص ہندوستانی بنیادوں پر ایک نئے مذہب اور ایک نئے معاشرہ کی تعمیر کرتی ہے ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

"سب سے اہم سوال جو اس وقت ملک کے سامنے درپیش ہے، وہ یہ ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کے اندر کس طرح قومیت کا جذبہ پیدا کیا جائے، کبھی ان کے ساتھ سودے، معاہدے اور پیکٹ کئے جاتے ہیں کبھی لالچ دے کر ساتھ ملانے کی کوشش کی جاتی ہے مگر کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی، ہندوستانی مسلمان اپنے آپ کو ایک الگ قوم تصور کئے بیٹھے ہیں اور وہ دن رات عرب ہی کے گیت گاتے ہیں اگر ان کا بس چلے تو ہندوستان کو بھی عرب کا نام دے دیں۔"

اس تاریکی میں اس مایوسی کے عالم میں ہندوستانی قوم پرستوں اور محبان وطن کو ایک ہی امید کی شعاع دکھائی دیتی ہے اور وہ آشا کی جھلک احمدیوں کی تحریک ہے، جس قدر مسلمان احمدیت کی طرف راغب ہوں گے وہ قادیان کو اپنا مکہ تصور کرنے لگیں گے اور آخر میں محب ہند اور قوم پرست بن جائیں گے مسلمانوں میں احمدیہ تحریک کی ترقی ہی عربی تہذیب اور پان اسلام ازم مرکز کا خاتمہ کر سکتی ہے، آؤ ہم احمدیہ تحریک کا قومی نگاہ سے مطالعہ کریں، پنجاب کی سرزمین میں ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی اٹھتا ہے اور مسلمانوں کو دعوت دیتا ہے کہ اے مسلمانو! خدا نے قرآن میں جس نبی کے آنے کا ذکر کیا ہے وہ میں ہی ہوں، آؤ میرے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ اگر نہیں آؤ گے تو خدا تمہیں قیامت کے روز نہیں بخشے گا اور تم دوزخی ہو جاؤ گے، میں مرزا صاحب کے اس اعلان کی صداقت یا بطلان پر بحث نہ کرتے ہوئے صرف یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ مرزائی مسلمان بننے سے مسلمانوں میں کیا تبدیلی پیدا ہوتی ہے، ایک مرزائی مسلمان کا عقیدہ ہے کہ:

۱- خدا سے پر لوگوں کی رہبری کے لئے ایک انسان پیدا کرتا ہے جو اس وقت کا نبی ہوتا ہے۔

۲- خدا نے عرب کے لوگوں میں ان کی اخلاقی گراوٹ کے زمانہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر بھیجا۔

۳- حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد خدا کو ایک نبی کی ضرورت محسوس ہوئی اور اس لئے مرزا صاحب کو بھیجا کہ وہ مسلمانوں کی رہنمائی کریں۔

میرے قوم پرست بھائی سوال کریں گے کہ ان عقیدوں سے ہندوستانی قوم پرستی کا کیا تعلق ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح ایک ہندو کے مسلمان ہوجانے پر اس کی شردھا اور عقیدت رام کرشن وید، گیتا اور رامائن سے ہٹ کر قرآن اور عرب کی بھومی میں منتقل ہوجاتی ہے، اسی طرح جب کوئی مسلمان احمدی بن جاتا ہے تو اس کا زاویہ نگاہ بدل جاتا ہے حضرت محمد ﷺ میں اس کی عقیدت کم ہوتی چلی جاتی ہے علاوہ بریں جہاں اس کی خلافت پہلے عرب اور ترکستان (ترکی) میں تھی اب وہ خلافت قادیان میں آجاتی ہے اور مکہ مدینہ اس کے لئے روایتی مقامات مقدسہ رہ جاتے ہیں۔

کوئی بھی احمدی چاہے عرب، ترکستان، ایران یا دنیا کے کسی گوشہ میں بیٹھا ہو وہ روحانی شکتی کے لئے قادیان کی طرف منہ کرتا ہے، قادیان کی سرزمین اس کے لئے پتیہ بھومی (سرزمین نجات) ہے اور اسی میں ہندوستان کی فضیلت کا راز پنہاں ہے، ہر احمدی کے دل میں ہندوستان کے لئے پریم ہوگا کیونکہ قادیان ہندوستان میں ہے، مرزا صاحب بھی ہندوستانی تھے اور اب جتنے خلیفے اس فرقہ کی رہبری کررہے ہیں، وہ سب ہندوستانی ہیں:"

آگے چل کر لکھتے ہیں:

"یہی ایک وجہ ہے کہ مسلمان احمدیہ تحریک کو مشکوک نگاہوں سے دیکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ احمدیت ہی عربی تہذیب اور اسلام کی دشمن ہے خلافت تحریک میں بھی احمدیوں نے مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیا کیونکہ وہ خلافت کو بجائے ترکی یا عرب میں قائم کرنے کے قادیان میں قائم کرنا چاہتے ہیں یہ بات عام مسلمانوں کے لئے جو ہر وقت پان اسلامزم و پان عربی تنگنظر کے خواب دیکھتے ہیں، کتنی ہی مایوس کن ہو مگر ایک قوم پرست کے لئے باعث مسرت ہے"

(مضمون ڈاکٹر شنکر داس مہروبی۔ ایس ہی، ایم، بی، بی ایس مندرجہ "اخبار" بندے ماترم" مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۳۲ء)

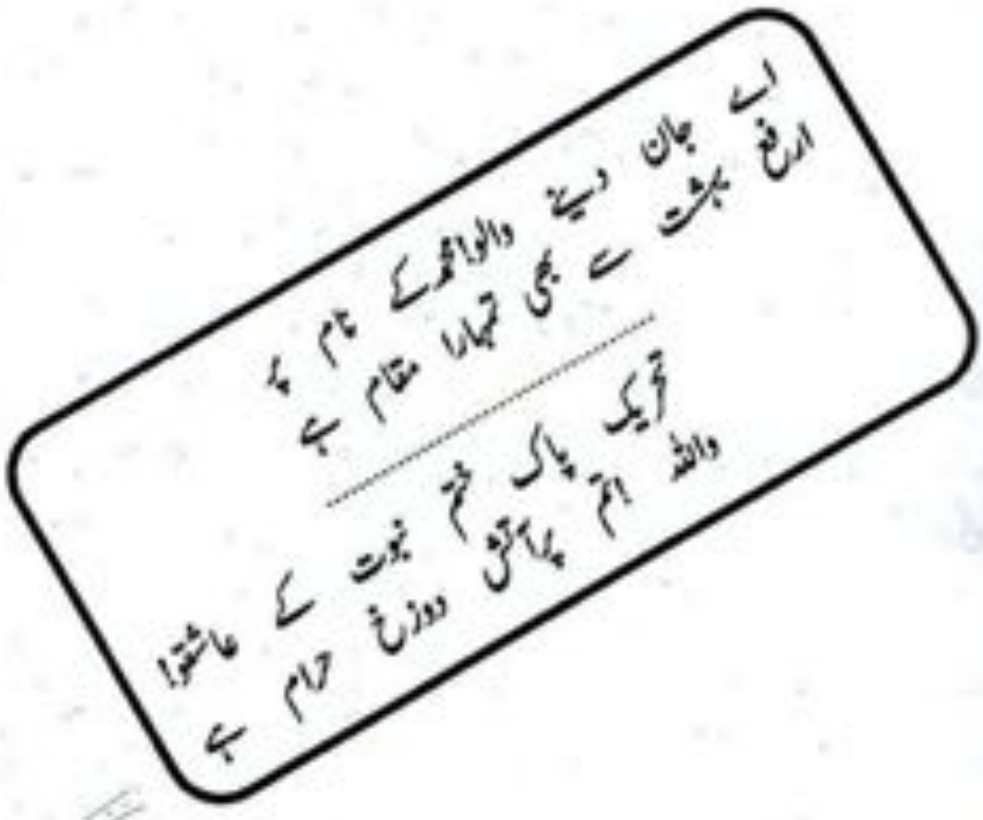

قادیانی کیوں مسلمان نہیں؟

حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ

''ختم نبوت ایک اتفاقی و اجماعی فیصلہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ تو کوئی ظلی و بروزی نبی و رسول پیدا ہوگا اور نہ ہی قرآن کریم کے بعد کوئی نئی آسمانی کتاب نازل ہوگی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق جھوٹے نبی اور نت نئے شعبدہ باز پیدا ہوتے رہیں گے جن کی چالبازیوں اور شاطرانہ چالوں سے امت کو پہلے سے آگاہ کردیا گیا ہے۔

حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ علمی طبقہ میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ہے وہ شیعیت کے شیش محل پر سنگ باری کرنے والے صف اول کے مجاہد تھے انہوں نے شیعی اور غالی روافض کو دلائل و براہین سے بارہا لاجواب کیا تھا۔ مولانا نے بریلویت اور رضاخانیت کے رد و ابطال میں بھی کلیدی کردار ادا فرمایا تھا اسی طرح قادیانی فتنہ کی سرکوبی بھی بڑے ہی عام فہم انداز اور سادہ و سلیس اسلوب میں فرمائی ہے۔ (ناصر الدین مظاہری)

۷ ستمبر کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے ایک دستوری ترمیم کے ذریعہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہوئے غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ اس کاروائی کے ذریعہ پاکستان کی قومی اسمبلی نے ایک ایسا اسلامی فریضہ ادا کیا ہے جس پر اسے دلی مبارک باد دی جانی چاہئے۔

قادیانیت کا سرچشمہ پاکستان ہی میں ہے وہیں سے سارے عالم میں اس فتنے کی تحریک اور پرورش ہورہی تھی، اس لیے پاکستانی حکومت کا فرض تھا کہ وہ اس چشمے پر بند باندھے، اور دنیا کے سارے انسانوں کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً آگاہ کردے کہ اسلام کی تبلیغ کے نام سے قادیانیت کی جو تبلیغ نہایت اعلیٰ وسائل کے ساتھ ہورہی ہے اسکا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کار خیر میں رابطہ عالم اسلامی (مکہ مکرمہ) کا بھی بڑا حصہ ہے کہ اس نے پاکستانی علماء اسلام اور عامۃ المسلمین کے اس مسلسل مطالبہ کو کہ قادیانیوں کو امت مسلمہ سے خارج قرار دیا جائے اسلام کی مذہبی نمائندگی کی سطح پر ایک عالمی مطالبے کی حیثیت میں لاکر بہت باوزن اور پاکستانی حکومت کیلئے سنجیدگی کے ساتھ قابل توجہ بنادیا۔ رابطہ کی یہ جدوجہد انشاء اللہ اس کی اہم ترین نیکیوں میں شمار ہوگی۔

قادیانی جو تقریباً ایک صدی سے اپنے آپ کو اسلام کے ساتھ چپکائے رکھنے پر مصر تھے اور طرح طرح کی پرفریب دلیلوں سے اس حقیقت کو غلط ٹھہراتے تھے کہ وہ اسلام کے نام سے ایک نئے مذہب کے پیرو اور داعی ہیں وہ پاکستان کی قومی اسمبلی کے اس فیصلے کے بعد یقیناً اور زور و شور سے اپنی مظلومیت کا رونا روئیں گے اور ناواقف مسلمانوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کریں گے کہ انھیں اسلام سے خارج قرار دینا ایک صریح زیادتی ہے۔

اس لئے ضرورت ہے پاکستان میں جس بنیاد پر ان کو غیر مسلم قرار دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے اس بنیاد کی ایک عام فہم تشریح کردی جائے تاکہ کوئی سچا مسلمان اس معاملے میں کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہونے پائے۔ اس تشریح کے سلسلے میں چند بنیادی باتیں پہلے سمجھنے کی ہیں۔

پہلا نکتہ

اس سلسلے میں سب سے پہلے سمجھنے کی بات یہ ہے کہ جو دینی حقیقتیں اور دینی باتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم تک پہونچی ہے ان میں سے زیادہ تر تو وہ ہیں جن کے بارے میں اگرچہ ہمیں اطمینان ہے کہ ان کا ثبوت اس درجہ کا ہے کہ ہمارے لیے ان کا ماننا اور اگر وہ عمل سے متعلق ہیں تو ان پر عمل کرنا ضروری ہے، لیکن پھر بھی ان کا ثبوت ہر قسم کے احتمال وتشکیک اور اشتباہ والتباس سے بالاتر ایسا یقینی اور قطعی اور بدیہی نہیں ہے کہ ہم ان کے نہ ماننے کو قطعیت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا نہ ماننا کہہ سکیں، اور اس کفر وانکار قرار دے سکیں۔ دین شریعت کے زیادہ تر اجزاء عناصر کا یہی حال ہے۔

لیکن کچھ دینی حقیقتیں اور دینی باتیں ایسی بھی یقیناً ہیں جن کی حیثیت یہ کہ مثلاً جس درجہ کی یقینی اور غیر مشکوک ذرائع سے اور جس قسم کے تواتر سے ہم کو یہ معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا دعوی کیا تھا اور اللہ کے پیغمبر کی حیثیت سے ایک دین کی طرف اپنے زمانے کے لوگوں کو بلایا تھا اسی درجہ کی نقل واریت اور اسی قسم کے تواتر سے ہمیں معلوم ہوا ہے آپ نے ہمیں اپنی دینی ہدایت اور دعوت کے سلسلے میں یہ چیزیں خاص طور سے فرمائی تھیں۔ مثلاً یہ بات کہ آپ ﷺ نے ،،لا الہ الا اللہ یعنی توحید کی دعوت دی تھی اور بت پرستی کو شرک قرار دیا تھا۔ اور مثلاً یہ بات کہ آپ ﷺ نے قرآن پاک کو کتاب اللہ کی حیثیت سے پیش کیا تھا۔ اور مثلاً یہ بات کہ آپ قیامت کا آنا بیان فرماتے تھے، اور مثلاً یہ بات کہ آپ نماز، زکوۃ روزہ اور حج کا حکم دیتے تھے۔ تو یہ، اور ان جیسی بہت سی دینی حقیقتیں ہیں جنکا ثبوت ہر قسم کے وہم وشک اور احتمال وتشکیک سے بالاتر اور اسی درجہ کے تواتر سے ہم تک پہنچا ہے جس درجہ کے تواتر سے رسول اللہ ﷺ کی نبوت ورسالت کی دعوت پہنچی ہے اور ہر دور میں امت کے تمام طبقات میں انکی ایسی ہی شہرت رہی ہے۔

الغرض رسول اللہ ﷺ سے ان دینی حقیقتوں کا ثبوت ایسا یقینی قطعی اور بدیہی ہے کہ ان کا ماننا بلاشبہ پیغمبر خدا کی بیان فرمودہ حقیقت کا نہ ماننا ہے۔ خالص علمی اور دینی اصطلاح میں دین کی ایسی حقیقتوں کی ضروریات دین کہتے ہیں۔

دوسرا نکتہ

اس کے بعد ہمیں عرض کرنا ہے کہ جو شخص اسلام و کفر کے معنی وہی جانتا ہو جو کتاب وسنت سے اور امت مسلمہ کے متواتر تعامل سے علماء سلف وخلف نے اب تک سمجھے ہیں اس کو غالباً اس بات سے اختلاف اور انکار نہ ہوگا کہ مومن ومسلم ہونے کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ ان ضروریات دین میں سے کسی حقیقت کا منکر نہ ہو۔ اگر یہ بھی ضروری نہ ہو تو پھر اس کے معنی یہ ہوں گے کہ مومن ومسلم ہونے کیلئے سرے سے کسی حقیقت کا ماننا ضروری نہیں، اور شاید اس سے زیادہ مہمل اور بے معنے بات دین کے بارے میں اور نہیں کہی جاسکتی۔

تیسرا نکتہ

اب فرض کیجئے کہ انہی دینی حقیقتوں میں سے (جن کو ضروریات دین کہا جاتا ہے) کسی حقیقت کے بارے میں ایک شخص کہتا ہے کہ میں اس کو مانتا ہوں، لیکن وہ اس کے معنی بالکل نئے گڑھتا ہے مثلاً وہ کہتا ہے میں، لا الہ الا اللہ، کو مانتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ خدا ایک ہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں،، لیکن لوگوں نے جانا نہیں،، وہ میں خود ہوں،، میں نے اب اس شکل وصورت میں ظہور کیا ہے جس میں تم مجھے دیکھ رہے ہو،، اور قرآن میری نازل کردہ کتاب ہے، اور محمد میرے بھیجے ہوئے رسول تھے (معاذ اللہ)۔ یا فرض کیجئے کہ وہ اپنے بارے میں یہ نہیں کہتا ہے، بلکہ کسی مقبول ہستی کے بارے میں یہ بات کہتا ہے یعنی،، لا الہ الا اللہ،، کو مانتے ہوئے وہ اس کا مصداق اس مقبول کو بتلاتا ہے (جیسا کہ حضرت علی مرتضی کے بارے میں غلو کرنے والے کچھ عقل باختوں کے متعلق نقل بھی کیا گیا ہے کہ وہ اپنے کو مسلمانوں میں شمار کرتے تھے،، لا الہ الا اللہ پڑھتے تھے، اور اللہ کا ظہور یا مصداق حضرت علی کو ٹھہراتے تھے)۔ یا مثلاً فرض کیجئے کہ ایک شخص کہتا ہے کہ میں کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کو مانتا ہوں لیکن اس کا مطلب وہ نہیں ہے جو عام مسلمان اب تک سمجھتے رہے، بلکہ اس کا مطلب (معاذ اللہ) یہ ہے کہ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا، اور وہ اللہ خود محمد ہیں جو "رسول اللہ" کے روپ میں آگئے ہیں۔ یا مثلاً ایک شخص قیامت کے بارے میں کہتا ہے میں قیامت کو مانتا ہوں لیکن اس کی حقیقت وہ نہیں جو عام مسلمان سمجھے ہوئے ہیں، اور خواہ مخواہ اس کے انتظار کے تکلیف اٹھا رہے ہیں بلکہ اس کا مطلب صرف ایک دور کا خاتمہ اور دوسرے دور کا آغاز ہے جو ہو بھی چکا، اور مسلمان جس توڑ پھوڑ والی قیامت کے منتظر ہیں، وہ کبھی آنے والی نہیں۔ یا مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ میں قرآن کو خدا کی کتاب مانتا ہوں، لیکن اس بارے میں میرا خیال اور تصور وہ نہیں ہے جو عام مسلمانوں کا ہے بلکہ میرے نزدیک اسکا مطلب صرف یہ ہے کہ دراصل تو یہ رسول اللہ ﷺ کی تالیف ہے، اور خود ان کا کلام ہے، لیکن اس میں جو باتیں ہیں اور جن خیالات کو ظاہر کیا گیا ہے چونکہ وہ اللہ کی

مرضی کے مطابق ہیں یا یوں کہہ لیجئے کہ اللہ ہی نے ان کو رسول اللہ ﷺ کے دماغ میں پیدا کیا تھا، اس لئے قرآن کو کتاب اللہ کہہ دیا جاتا ہے۔

(واضح رہے کہ یہ سب محض فرضی مثالیں نہیں بلکہ ان میں بعض باتیں وہ ہیں جن کے کہنے والے پہلے کسی زمانے میں گزرے ہیں بعض وہ ہیں جن کے کہنے والے اب بھی موجود ہیں اور قرآن پاک کے متعلق یہ بات تو ابھی چند سال ہوئے پرویز نے کہی تھی)

تو غور طلب سوال یہ ہے کہ کیا ایسے گمراہوں کو متعلق یہ کہا جائے گا کہ یہ بے چارے مکذب اور منکر نہیں بلکہ مؤول ہیں، اور اس لیے مسلمان ہی ہیں۔ یا یہ کہا جائیگا کہ یہ زندیق ہے تاویل اور تحریف کے ساتھ دینی حقیقتوں کی تکذیب کرتے ہیں، اور انہوں نے یہ رویہ اختیار کر کے دین محمدی سے اپنا رشتہ کاٹ لیا ہے؟

کھلی ہوئی بات ہے کہ تاویل کے ساتھ، ضروریات دین،، کا انکار کرنے والوں کو مومن و مسلم کہنے کی گنجائش جب ہی نکل سکتی ہے کہ پہلے اس بات کو مان لیا جائے کہ ان ضروریات دین کی بھی کوئی حقیقت متعین نہیں ہے جس میں کسی تاویل کی گنجائش نہ ہو اور اس کے معنی یہ ہوں گے کہ سرے سے خود اسلام ہی کی حقیقت متعین نہیں ہے جس میں کسی تاویل کی گنجائش نہ ہو اور اس کے معنی یہ ہوں گے کہ سرے سے خود اسلام ہی کی حقیقت متعین نہیں، کیونکہ ضروریات دین،، تو اس کے اول درجہ کے بینات ہیں۔

اسی لئے متقدمین اور متاخرین میں سے جنہوں نے بھی اس مسئلہ پر گفتگو کی ہے۔ وہ سب اس پر متفق ہیں کہ ضروریات دین میں تاویل، مآل اور حکم کے لحاظ سے تکذیب ہی ہے۔

اس متفقہ مسئلہ کی نوعیت

اور واضح رہے کہ یہ کوئی فرعی اجتہادی مسئلہ نہیں ہے بلکہ کفر اور اسلام کی حقیقت اور اس کی حدود کا اصولی اور بنیادی مسئلہ ہے متقدمین اور متاخرین اہل حق میں سے ایک کا بھی نام نہیں بتایا جا سکتا جس نے اس اصول سے اختلاف کیا ہو، اور تاویل کے ساتھ ضروریات دین کے انکار کو کفر نہ قرار دیا نہ دیا ہو، ہاں کسی شخص یا گروہ پر اس اصول کے انطباق اور اطلاق میں واقفیت اور عدم واقفیت کی بنا پر دوسرے وجود سے دو رائیں ہو سکتی ہے اور کسی کی تکفیر کے بارے میں جہاں خود محققین و متاطین اہل حق میں اختلاف ہوا ہے وہ عموماً اطلاق اور انطباق ہی میں ہوا ہے۔

بہر حال تمام سلف و خلف اہل حق میں سے کسی ایک کو بھی اس اصول سے اختلاف نہیں ہے کہ ضروریات دین کا انکار اگرچہ تاویل کے ساتھ ہو بہر حال وہ اسلام سے رشتہ کاٹ دیتا ہے۔

ختم نبوت کا عقیدہ

اس کے بعد عرض کرنا ہے کہ جو شخص دین کا کچھ بھی علم رکھتا ہے وہ یہ ضرور جانتا ہے کہ "ختم نبوت کا عقیدہ" یعنی "ختم نبوت اور خاتم النبیین" کے صرف الفاظ نہیں بلکہ یہ حقیقت کہ رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں، اور اب کوئی نیا نبی قیامت تک مبعوث نہیں ہوگا۔ "ضروریات دین" میں سے ہے یعنی ناقابل شک یقین پیدا کرنے والے تواتر کے جن ذرائع سے ہمیں مثلاً یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ ﷺ نے نبوت کا دعوی کیا تھا اور اپنے کو نبی کی حیثیت سے پیش کیا تھا اور قرآن پاک کو کتاب اللہ بتلایا تھا، اور توحید اور نماز، روزہ، حج وزکوۃ کا حکم دیتے تھے ان ہی ذرائع سے اور بالکل ویسے ہی تواتر سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ نے اپنے بارے میں یہ بھی بتلایا تھا کہ سلسلہ نبوت مجھ پر ختم کر دیا گیا۔ میں خاتم النبیین ہوں اور اب میرے بعد کوئی نیا نبی اللہ کی طرف سے نہیں آئیگا۔ الغرض یہ عقیدہ اور یہ دینی حقیقت بھی دین کی خاص اصطلاح میں "ضروریات دین" میں سے ہے۔ اور کسی شخص کے مسلمان ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اسکا انکار نہ کرے، اور نہ اس کی ایسی کوئی تاویل اور توجیہ کرے جس سے ختم نبوت کی مذکورہ بالا حقیقت کا انکار اور ابطال ہوتا ہو۔

قادیانیوں کا مسئلہ

اب آخری کڑی اس بحث کی یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتابیں جس شخص نے پڑھی ہیں اسے اس بات میں شبہ کرنے کی گنجائش نہیں کہ جن الفاظ اور عبارات میں نبوت کا دعویٰ کیا جا سکتا ہے، اور اگلے پیغمبروں نے کیا ہے، مرزا صاحب نے ان ہی الفاظ وعبارات میں اپنے لئے نبوت کا دعوی کیا ہے، جو لوگ اس حقیقت سے انکار کرتے ہیں وہ اگر ہٹ دھرم نہیں ہیں تو وہ سوچیں کہ نبوت کا دعویٰ کن لفظوں میں اور عبارتوں میں ہوتا ہے اور پھر وہ مرزا صاحب کی اس سلسلہ کی عبارات کا مطالعہ کریں۔ اور خیر جانے دیجئے مرزا صاحب کے معاملہ کو کہ لاہوری پارٹی (۱) کے غیر منطقی وجود نے ان کے معاملہ کو (واقعۃ قابل اشتباہ نہ ہونے کے باوجود) بعض شکی لوگوں کے لئے ہم مان سکتے ہیں کہ کسی درجہ میں اب مشتبہ کر دیا ہے لیکن موجودہ قادیانی پارٹی کا معاملہ بالکل صاف ہے وہ تو کھلے بندوں مرزا صاحب کے لئے حقیقی نبوت اور اس کے لوازم ثابت کرتے ہیں اور بغیر کسی لاگ لپیٹ کے کہتے ہیں کہ وہ اسی معنی کر اور قسم کے حقیقی نبی تھے جس معنی کر اور جیسے نبی پہلے آتے رہے اور اگلے نبیوں کے نہ ماننے والے جس طرح کافر ہیں، اور نجات کے مستحق نہیں، اسی طرح مرزا صاحب کے نہ ماننے والے سارے مسلمان بھی کافر، اور نجات سے محروم رہنے والے ہیں۔

جن لوگوں نے ان تحریروں کو پڑھا ہے جو نبوت اور تکفیر کے مسئلے پر لاہوری پارٹی کے جواب میں قادیانی

پارٹی کے ذمہ داروں کی طرف سے کتابی صورت میں اور اخبارات میں شائع ہوتی رہی ہیں، وہ جانتے ہیں کہ اس بارے میں ان لوگوں نے کسی بڑے سے بڑے شکی اور تاویلی آدمی کیلئے بھی کسی شک وشبہ اور کسی تاویل کی گنجائش نہیں چھوڑی ہے۔..... آیئے ان تحریروں کے چند اقتباسات ہم یہاں بھی پیش کرتے ہیں۔

دعوائے نبوت

قادیانی امت کے دوسرے امام اور مرزا غلام احمد قادیانی کے فرزند مرزا بشیر الدین محمود نے اب سے ساٹھ سال پہلے ۱۹۱۵ء میں حقیقۃ النبوۃ،، کے نام سے ایک کتاب شائع کی تھی جس کا موضوع ہی لاہوری پارٹی کے مقابلہ میں مرزا صاحب کو نبی (یعنی شرعی معنی کے لحاظ سے حقیقی نبی) ثابت کرنا ہے۔ اس کی لوح پر لکھا ہوا ہے کہ اس میں،، مسیح موعود مہدی معہود کی نبوت ورسالت براہین قاطعہ کے ساتھ ثابت کی گئی ہے۔

اس کے ص ۱۸۴ سے ص ۲۳۳ تک (گویا پورے پچاس صفحے پر) لاہوریوں پر حجت قائم کرنے کیلئے مرزا غلام احمد کی نبوت کے دلائل دیئے گئے ہیں۔ یہ کل بیس دلائل ہیں، ان میں سے ساتویں دلیل یہ ہے کہ مرزا صاحب نے خود اپنے کو نبی ورسول کہا ہے اور اپنے لئے نبوت اور رسالت کا دعوی کیا ہے۔ اور پھر گن کر ۳۹ عبارتیں مرزا صاحب کی کتابوں سے مرزا محمود نے نقل کی ہیں جن میں مرزا صاحب نے اپنے کو نبی اور رسول کہا ہے اور نبوت ورسالت کا صاف صریح دعوی کیا ہے۔ ان ہی میں سے چند عبارتیں ہم یہاں درج کرتے ہیں یہ عبارتیں اگرچہ ہم نے خود مرزا صاحب کی کتابوں میں پڑھی ہیں لیکن اس وقت ہم ان کو حقیقۃ النبوۃ سے نقل کررہے ہیں۔[1]

(۱) میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸)

(۲)،، میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں،،۔ (مرزا صاحب کا آخری خط مندرجہ اخبار عام ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء)

(۳)،، ہمارا دعوی ہے کہ ہم رسول و نبی ہیں،،۔ (بدر ۵ رمارچ ۱۹۰۸ء)

(۴) پس اس میں کیا شک ہے کہ میری پیشگوئیوں کے بعد دنیا میں زلزلوں اور دوسرے آفات کا سلسلہ شروع ہوجانا میری سچائی کے لئے ایک نشان ہے۔ یاد رہے کہ خدا کے رسول کی خواہ کسی حصہ زمین میں تکذیب ہو مگر اس تکذیب کے وقت دوسرے مجرم بھی پکڑے جاتے ہیں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۱)

(۵) کانگڑہ اور بھاگسو کے پہاڑ کے صدہا آدمی زلزلہ سے ہلاک ہوگئے ان کا کیا قصور تھا انھوں نے کون سی تکذیب کی تھی۔ سو یاد رہے کہ جب خدا کے کسی مرسل کی تکذیب کی جاتی ہے خواہ وہ تکذیب کوئی خاص

قوم کرے یا کسی خاص حصہ زمین میں ہو مگر خدا کی غیرت عام عذاب نازل کرتی ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۲)

(۶) ''پس خدا نے اپنی سنت کے موافق ایک نبی کے مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتوی رکھا اور جب وہ نبی مبعوث ہو گیا..... تب وہ وقت آیا کہ ان کو ان کے جرائم کی سزا دی جائے''۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۵۲)

(۷) سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونے کے آتا ہی نہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا ..... پھر یہ کیا بات ہے کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہا ہے اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اے غافلو! تلاش کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے جس کی تم تکذیب کر رہے ہو۔ (تجلیات الٰہیہ ص ۸، ۹)

(۸) ''خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑ دے''۔ (دافع البلاء ص ۸)

(۹) ''خدا تعالیٰ..... قادیان کو اس طاعون کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ (دافع البلاء ص ۱۰)

(۱۰) ''سچا خدا وہی جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا''۔ (دافع البلاء ص ۱۱) (حقیقۃ النبوۃ از مرزا محمود ص ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴)

یہ مرزا صاحب کی اپنی عبارتیں ہیں، انصاف سے غور کیا جائے کہ اس میں کسی تاویل کی گنجائش ہے۔ ان کے علاوہ مرزا صاحب نے جو خدائی الہامات گھڑے ہیں۔ ان میں بھی وہ سینکڑوں جگہ خدا کی طرف سے اپنے کو نبی و رسول کہتے ہیں۔

مرزا محمود نے ''حقیقۃ النبوۃ'' میں ان الہامات کو بھی اپنے باپ کی نبوت کی مستقل دلیل قرار دیا ہے اور ۳۹ ہی ایسے الہام بھی ذکر کئے ہیں۔ ہم ان میں سے بھی ۱۰ ہی یہاں نقل کرتے ہیں۔

(۱) هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق وتهذیب الاخلاق

(۲) انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم

(۳) انی مع الرسول اقوم وافطر واصوم

(۴) سیقول العدو لست مرسلا فخذه من مارن او خرطوم

(۵) انی مع الرسول اقوم ومن یلومه الوم

(۶) انی مع الرسول اقوم ولن ابرح الارض الی الوقت المعلوم

(۷) انی مع الرسول اقوم واروم ما یروم

لہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کا ایک چھوٹا سا گروہ جو کہتا ہے کہ وہ معروف اصطلاحی معنوں میں نبی ہونے کے مدعی نہیں بلکہ صرف ''مہدی'' اور اس آنے والے مسیح ہونے کے مدعی تھے جس کی خبر حدیثوں میں دی گئی ہے۔

(۸)انی مع الرسول فقط

(۹)انا رسلنا احمد الی قوم فاعرضوا وقالوا کذاب اشر

عربی زبان کا صحیح ذوق رکھنے والے ہی سمجھ سکتے ہیں کہ ایسی مہمل تک بندیوں کو حق تعالیٰ شانہ کی وحی بتانا افترا علی اللہ ہونے کی علاوہ کتنی بڑی جہالت اور بے حیائی ہے لیکن اس وقت ان چیزوں سے بالکل بحث نہیں، یہاں تو ان مہملات کے نقل کرنے کی غرض صرف یہ ہے کہ اس شخص کا یہ دعوی ہے کہ یہ اللہ کی وحی اور اس کے الہامات ہیں جن میں مجھے نبی ورسول یا مرسل کہا گیا ہے۔ آخر میں اس سلسلہ کا ایک اردو الہام بھی سن لیجئے۔

(۱۰)دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا۔

مرزا محمود نے ،،حقیقۃ النبوۃ،، میں اس قسم کے ۱۳۹ الہام نقل کرکے (جن میں سے دس ناظرین نے یہاں ملاحظہ فرمائے) لکھا ہے کہ:۔

اب یہ کس طرح ممکن ہے اس قدر الہامات کے موجودگی میں ہم حضرت مسیح موعود کو غیر نبی قرار دیں، اللہ تعالیٰ تو ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں بیسیوں اور سیکڑوں دفعہ آپ کو نبی کے نام سے یاد فرماتا ہے اور ہم سب جگہ یہ تاویل کرلیں کہ ان سب الہام سے مراد اسی قدر ہے کہ آپ نبی نہیں مگر نبیوں کی کوئی صفت آپ میں پائی جاتی ہے۔ کیا اس کی نظیر دنیا میں کسی اور انسان میں بھی ملتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بار بار نبی کہہ کر پکارتا ہے لیکن درحقیقت وہ نبی نہیں ہوتا۔

کیا سب نبیوں کو ہم اس لئے نبی نہیں مانتے کہ خدائے تعالیٰ نے ان کو نبی کہا ہے، پھر کیا وجہ ہے کہ وہی خدا جس نے موسیٰ سے کہا تو نبی ہے تو وہ نبی ہوگیا اور عیسیٰ سے کہا کہ تو نبی ہے تو وہ نبی ہوگیا لیکن آج مسیح موعود سے کہتا کہ تو نبی ہے تو وہ نبی ہوتا۔ اگر نبی بنانے کے لئے کوئی اور لفظ ہوتے ہیں تو انہیں ہمارے سامنے پیش کرو جن سے ہمیں معلوم ہوسکے کہ پہلے نبیوں کو اس طرح نبی کہا جاتا تھا تب وہ نبی ہوتے تھے اور مسیح موعود کو اس کے خلاف کسی اور طرح نبی کہا گیا ہے پس وہ نبی نہیں ہوئے۔ کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی یقینی وحی کی موجودگی میں کوئی شخص مسیح موعود کی نبوت کا انکار کرسکتا ہے اور جو شخص انکار کرتا ہے اسے ضرور پہلے نبیوں کا بھی انکار کرنا پڑے گا کیونکہ حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح کی نبوت جن دلائل اور جن الفاظ سے ثابت ہوتی ہے ان سے بڑھ کر دلائل اور صاف الفاظ حضرت مسیح موعود کی نبوت کے متعلق موجود ہیں ان کے ہوتے ہوئے اگر مسیح موعود نبی نہیں تو دنیا میں آج تک کبھی کوئی نبی ہوا ہی نہیں" (حقیقۃ النبوۃ ص ۲۰۰، ۲۰۱) جیسا کہ ہم اوپر عرض کرچکے ہیں واقعہ یہ ہے کہ ہمارے نزدیک مرزا غلام احمد کی عبارتوں میں بھی کسی تاویل کی گنجائش نہیں ہے اور محمد

علی لاہوی ایم اے وغیرہ نے ان عبارات میں اب تک جو تاویلیں کی ہیں ہمارے نزدیک تو وہ صرف اس بات کے دلائل ہیں کہ ایک اچھا خاصا پڑھا لکھا آدمی بھی جب کسی غلط اور صریحاً غلط بات کو ماننے کی ہی ٹھان لے اور اللہ کی توفیق نصیب نہ ہو تو پھر علم اور عقل کی کوئی روشنی اسے اس غلطی سے نہیں بچا سکتی، اللہ تعالیٰ نے خواجہ کمال الدین اور محمد علی ایم اے جیسوں کی شکل میں ہمیں یہ نمونے دکھائے تا کہ سمجھنے والے سمجھیں کہ سعادت اور ہدایت کسی کو بلا اللہ کی توفیق کے نہیں ملتی۔

بہر حال ہم تو پوری دیانت اور بصیرت سے یہ سمجھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد کے دعوائے نبوت میں کسی تاویل وتوجیہہ کی گنجائش نہیں لیکن اگر کسی ایسے صاحب کو جنہوں نے قادیانی لٹریچر کا زیادہ مطالعہ نہیں کیا ہے، لاہوری پارٹی کی تاویلوں کی وجہ سے یا خود مرزا غلام احمد کی بعض دوسری دجل آفریں تلبیسی عبارات کی وجہ سے اشتباہ اور تردد ہو تو ہمارے نزدیک اس کا امکان اور اس کی گنجائش ہے لیکن سوال یہ ہے کہ مرزا محمود اور ان کی پارٹی جن کی نبوت کے مسئلہ پر اصرار ہے او جو صاف لکھتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو انہیں معنوں میں نبی مانتے ہیں جن معنوں میں پہلے نبیوں کو قرآن وحدیث میں نبی کہا گیا ہے اور جو اپنے اس عقیدے پر دلیلیں پیش کرتے ہیں اور مسلمانوں سے اس موضوع پر مناظرے کرتے ہیں آخر ان کے بارے میں اشتباہ یا تردد کی کیا گنجائش ہے۔

اگر چہ اہل انصاف اور طالبان حق کے لئے مرزا محمود کی مندرجہ بالا عبارت ہی کافی ہے لیکن اسی کتاب ''حقیقة النبوة'' کی چند عبارتیں اور بھی پڑھ لیجئے۔

(۱) ''آپ (یعنی مرزا صاحب) نبی ہیں اور خدا نے اور اس کے رسول نے ان ہی الفاظ میں آپ کو نبی کہا ہے جن میں قرآن کریم اور احادیث میں پچھلے نبیوں کو نبی کہا گیا ہے'' (ص: ۷۰)

(۲) ''پس اس میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح موعود قرآن کریم کے معنوں کی رو سے بھی نبی ہیں (ص۔۱۱۶)

(۳) ''پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے اس معنی کو حضرت صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں'' (ص ۱۷۴)

(۴) ''بلحاظ نبوت ہم مرزا صاحب کو پہلے نبیوں کے مطابق مانتے ہیں'' (۲۹۲)

لاہوری پارٹی مرزا غلام احمد کی ایسی جن عبارتوں کو پیش کرتی ہے جن میں انہوں نے دعوائے نبوت سے بھی انکار کیا ہے یا اپنی نبوت کو جزئی اور ناقص اور نبوت سے محدثیت بتلایا ہے انکے متعلق مرزا محمود نے طویل بحث کی ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ ۱۹۰۱ء تک مرزا صاحب کا یہ خیال تھا کہ میری نبوت جزئی اور ناقص نبوت ہے اور اس کا مطلب گویا محدثیت ہے لیکن ۱۹۰۱ء میں خدا کی وحی نے ان کو اس طرف متوجہ کیا کہ ان کی نبوت جزئی نہیں ہے بلکہ ان کی نبوت وہی نبوت ہے جو اگلے نبیوں کی تھی، چنانچہ اس کے بعد سے عقیدہ بدل گیا پھر آپ نے آپ نے اپنی نبوت کو جزئی یا ناقص نہیں کہا..... یہ پوری بحث بہت طویل ہے اور فضول تکرار سے بھری ہوئی ہے، سب کے نقل کرنے کی گنجائش نہیں، چند فقرے جن میں اصل بات آگئی ہے یہ ہیں۔

(۵)''جن کتب میں آپ نے اپنے نبی ہونے سے صریح الفاظ میں انکار کیا ہے اور اپنی نبوت کو جزئی اور ناقص اور محدثوں کی نبوت قرار دیا ہے وہ سب کی سب بلا استثناء ۱۹۰۱ء سے پہلے کی کتب ہیں اور ۱۹۰۱ء کے بعد کی کتب میں سے ایک کتاب میں بھی اپنی نبوت کو جزئی قرار نہیں دیا اور نہ ناقص اور نہ نبوت محدثیت''۔(ص:۱۲۰)

(۶)''۱۹۰۱ء سے پہلے کے حوالے جن میں آپ نے نبی ہونے سے انکار کیا ہے اب منسوخ ہیں اور ان سے حجت پکڑنی غلط ہے''۔(ص:۱۲۱)

(۷)''پہلے بھی (یعنی ۱۹۰۱ء سے پہلے بھی) نبی کے نام سے آپ کو پکارا جاتا تھا لیکن آپ اس کی تاویل کرتے رہتے تھے لیکن جب بار بار الہامات میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے نبی و رسول کے نام سے پکارا تو آپ کو معلوم ہوا کہ آپ واقعہ میں نبی ہی ہیں غیر نبی نہیں جیسا کہ پہلے سمجھتے تھے اور نبی کا لفظ جو آپ کے الہامات میں آتا ہے صریح ہے، قابل تاویل نہیں''(ص:۱۲۳)

اوپر عرض کیا جا چکا ہے کہ مرزا محمود نے ''حقیقۃ النبوۃ'' میں لاہوریوں پر حجت قائم کرنے کے لئے قریباً پچاس صفحہ پر اپنے باپ کی نبوت کی دلیلیں دی ہیں یہ کل ۲۰ دلیلیں ہیں ناظرین ذرا اس سلسلہ کی بھی سیر کر لیں۔

(۸)اور دلیل ''حضرت مسیح موعود کے نبی ہونے پر یہ ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب اور حضرت یوسف کو نبی کہہ کر پکارا ہے، حضرت مسیح موعود کو بھی قرآن کریم میں رسول کے نام سے یاد فرمایا ہے چنانچہ ایک تو آیت **مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد** سے ثابت ہے کہ آنے والے مسیح کا نام اللہ تعالیٰ رسول رکھتا ہے[۱]..... پس جن کا نام قرآن کریم رسول رکھتا ہے اس کے نبی اور رسول ہونے میں کیا شک کیا جا سکتا ہے جب کہ ہم پہلے سب نبیوں کو اسی بنا پر مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام نبی رکھا ہے تو مسیح موعود کے رسول نہ ماننے کی کوئی وجہ نہیں جو دلیل پہلوں کے نبی ہونے کی ہے وہی حضرت مسیح موعود کے نبی ہونے کی ہے اگر حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام نبی و رسول تھے تو مسیح موعود نبی نہ تھے تو پہلے بزرگ بھی نبی نہ تھے دونوں کی نبوت پر ایک ہی کتاب شاہد ہے''(ص:۱۸۸)

(۹)''دوسری دلیل حضرت مسیح موعود کے نبی ہونے پر یہ ہے کہ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی کے نام سے یاد فرمایا ہے اور نواس بن سمعان کی حدیث میں نبی اللہ کہہ کے آپ کو پکارا گیا ہے[۲]۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شاہد ہیں اس امر کے کہ حضرت مسیح موعود نبی ہیں ..... جسے خدا تعالیٰ قرآن کریم میں رسول کہتا ہے اور **ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ** میں اس کی نسبت پیشین گوئی کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نبی ہونے کی شہادت دیتے ہیں اس کی نبوت کا انکار کرنا کسی مومن کے لئے جائز نہیں ہو سکتا''۔(ص:۱۸۹و۱۹۰)

---

[۱] قادیانیوں کے نزدیک اس آیت میں مرزا غلام احمد کی نبوت اور بعثت کی بشارت دی گئی ہے خود مرزا غلام احمد نے بھی یہی کہا ہے۔

[۲] اس حدیث میں حضرت مسیح بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی کہا گیا ہے اور آخر زمانہ میں ان کے نزول کی خبر دی گئی ہے، مرزا غلام احمد اپنے کو اس کا مصداق کہتا ہے اور اس کی امت اس روایت کے لفظ نبی اللہ سے اس کی نبوت ثابت کرتی ہے۔۱۲

پھر کتاب طالمود میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا ہے''۔

(۱۰) ''تیسری شہادت، مسیح موعود کے نبی ہونے پر انبیاء گزشتہ کی شہادت ہے، سب سے پرانی شہادت توزرتشت نبی کی ہے جو ایران کا ایک نبی ہے..... دوسری شہادت کرشن نبی کی ہے..... تیسری شہادت دانیال نبی کی ہے..... پھر ''اب میں تمام صداقت پسندوں سے جن کا دعویٰ ہے کہ وہ حق کو قبول کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں پوچھتا ہوں کہ کیا بات عقل سلیم تسلیم کرسکتی ہے کہ ایک شخص جو غیر نبی ہے اس کی نسبت ہزاروں سال پہلے سے انبیاء خبر دے رہے تھے..... کیا ان سب نبیوں کی شہادتوں کے باوجود جو انہوں نے ہزاروں سال پہلے دی تھیں، ہم مسیح موعود کو غیر نبی تسلیم کرسکتے ہیں اور ان تمام پیشین گوئیوں میں جہاں جہاں اسے نبی کرکے یاد کیا گیا ہے ان سب مقامات کی یہ تاویل کرسکتے ہیں کہ نبی سے مراد نبی نہیں بلکہ کسی مشابہت کی وجہ سے نبی کہہ دیا گیا ہے، آخر تاویل کی بھی کوئی حد ہوتی ہے..... میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ جو کوئی شخص خلی بالطبع ہو کر اس بات پر غور کرے گا تو اسے اس خیال کی لغویت خود ہی معلوم ہو جائے گی اور روز روشن کی طرح اس پر ظاہر ہو جائے گا کہ مسیح موعود ضرور نبی ہے کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ ایک شخص کا نام قرآن کریم نبی رکھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی رکھیں، کرشن نبی رکھے، زرتش نبی رکھے، دانیال نبی رکھے اور ہزاروں سالوں سے اس کے آنے کی خبریں دی جارہی ہوں لیکن باوجود ان سب شہادتوں کے وہ پھر بھی غیر نبی کا غیر نبی ہی رہے اور سب پچھلے نبیوں کی بات، قرآن کریم کی شہادت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تاویل کرلی جائے اگر تاویل ہی کرنی ہے تو کیوں اپنے خیالات اور گمانوں کی تاویل نہ کی جائے اور کیوں بلاسبب اس قدر شہادتوں کو ان کی حقیقت سے پھیر دیا جائے اور اس قدر زبردست ثبوتوں سے منہ پھیر لیا جائے۔'' (حقیقۃ النبوۃ ص: ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹)

اور پھر بات صرف کتابوں اور عبارتوں ہی کی نہیں، قادیانی مناظرین خاص اس موضوع پر مناظرے کرتے ہیں ''اجرائے نبوت'' ان کے مناظروں اور مقرروں کی تقریروں کا عنوان ہوتا ہے اور جنہوں نے ان قادیانی مناظرین اور مقررین کی اس موضوع پر تقریریں سنی ہیں وہ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم نہ ہونے پر اور آپ کے بعد بھی نبوت کے جاری رہنے پر یہ لوگ زبان اور دماغ کا کتنا زور صرف کرتے ہیں اور ختم نبوت سے متعلق آیات واحادیث میں کیسی کیسی تحریفیں کرتے ہیں اور مرزا غلام احمد کے نبی ثابت کرنے پر کتنے زور لگاتے ہیں۔

بہرحال ''وفات مسیح'' کی طرح ''اجراء نبوت'' قادیانی علم کلام کا خاص مسئلہ ہے اور مرزا قادیانی کی نبوت ہی کی بنیاد پر قادیانی امت ان کے نہ ماننے والے اور ان کی تکذیب کرنے والے سارے مسلمانوں کا کافر کہتی ہے۔

مرزا کو نہ ماننے والے مسلمانوں کی تکفیر

قادیانیوں کے ان ہی دوسرے خلیفہ وامام مرزا محمود ہی نے ''حقیقۃ النبوۃ'' کی تصنیف سے بھی چار سال پہلے یعنی ۱۹۱۱ء میں ''تشحیذ الاذہان'' میں بغیر کسی لاگ لپیٹ کے پوری صراحت اور صفائی کے ساتھ اس کا اعلان کیا تھا اور خود مرزا غلام احمد کی عبارتوں کے حوالے دے کر ثابت کیا تھا کہ مرزا صاحب کو نہ

ماننے والے اس زمانہ کے مسلمان بالکل اسی طرح کافر ہیں جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننے والے یہود و نصاریٰ کافر ہیں..... تشحیذ الاذہان کے اس مضمون میں مرزا محمود نے اس دعوے کے ثبوت میں پہلے اپنے والد مرزا غلام احمد کے ایک خط سے (جو انہوں نے ڈاکٹر عبد الحکیم[1] کو لکھا تھا) ایک عبارت نقل کی ہے جس کا آخری خلاصہ یہ ہے

"خدا نے مجھے ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے"۔

خط کی یہ عبارت نقل کر کے مرزا محمود کہتے ہیں

"اس عبارت سے مفصلہ ذیل باتیں نکلتی ہیں اول تو یہ کہ حضرت صاحب کو اس بات کا الہام ہوا ہے کہ جس کو آپ کی دعوت پہنچی اور اس نے آپ کو قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں دوسرے یہ کہ اس کے نیچے وہی لوگ نہیں ہیں کہ جنہوں نے تکفیر میں جد و جہد کی بلکہ ہر ایک شخص جس نے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں" (تشحیذ الاذہان بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء ص ۱۳۵)

نیز اسی تشحیذ الاذہان میں اسی سلسلہ میں صاف صاف لفظوں میں لکھا ہے

"جب تبت اور ساؤتھ لینڈ کے باشندے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ ماننے پر کافر ہیں تو ہندوستان کے باشندے مسیح موعود کے نہ ماننے سے کیوں کر مومن ٹھہر سکتے ہیں جب حضرت کی مخالفت کے باوجود انسان مسلمان کا مسلمان رہتا ہے تو پھر آپ کی بعثت کا فائدہ ہی کیا ہوا (ص: ۱۳۲)

اور اسی بنیاد پر مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنا اور ان کی نماز جنازہ میں شریک ہونا اور اپنی لڑکیوں کا ان سے نکاح کرنا وہ بالکل اسی طرح ناجائز سمجھتے ہیں جس طرح کے غیر مسلموں کے ساتھ یہ معاملات کرنا ناجائز ہے..... یہ ان کے یہاں کے عام مشہور مسائل ہیں اور اسی پر قادیانی امت کا عمل ہے۔

الغرض قادیانیوں (یا ربوہ پارٹی) کا مسئلہ بالکل صاف اور واضح ہے اور ان کی یہ بات قابل تعریف ہے کہ انہوں نے اپنے مسلک کے بیان میں نفاق سے کام نہیں لیا اور اپنے کو اتنا کھول کر پیش کر دیا کہ کسی کے لئے بھی ان کے بارے میں اشتباہ کی گنجائش نہیں رہی۔

ان سب چیزوں کے سامنے آنے کے بعد قادیانی امت کو مسلمان قرار دینے کی صرف یہی صورت ہے کہ اسلام میں نئے نبیوں کے آنے اور ان پر ایمان لانے کی گنجائش سمجھی جائے اور ظاہر ہے کہ کوئی ایمان والا ہرگز اس کافرانہ گمراہی کو اپنے لئے پسند نہیں کر سکتا۔

---

[1]: ڈاکٹر صاحب ایک تاریخی شخصیت کے مالک ہیں، شروع میں وہ مرزا غلام احمد کے جال میں پھنس کر ان کے مرید ہو گئے لیکن بعد میں سخت مخالف و منکر ہو گئے۔

ختم نبوت کے عقیدے کا ایک خاص پہلو

اصل بحث یہاں ختم ہو چکی لیکن ختم نبوت کے عقیدے میں اس امت کے ساتھ خدا کی خصوصی عنایت ورحمت کا ایک ایسا پہلو بھی ہے کہ علاوہ ایک حکم خداوندی ہونے کے اس پہلو سے بھی مسلمانوں کو اس عقیدہ کی خاص قدر اور عظمت ہونی چاہیے۔ نبوت کی پوری تاریخ گواہ ہے کہ نئے نبیوں کا آنا امتوں کے لئے کتنا بڑا اور کتنا سخت امتحان ہوتا ہے اور پہلے پیغمبروں کے ماننے والے کتنے لوگ ہوتے ہیں جو نئے نبی پر ایمان لاتے ہیں..... صرف سب سے آخری دو رسولوں ہی کو دیکھ لیجئے، عیسیٰ جب تشریف لائے اور احیاء موتی جیسے معجزے لے کر تشریف لائے تو یہودیوں میں سے کتنے ان پر ایمان لائے اور کیسی آیات بینات (کھلی ہوئی نشانیوں) کے ساتھ تشریف لائے تو یہود و نصاریٰ میں سے یعنی اگلے پیغمبروں اور اگلی کتابوں کے ماننے والوں میں سے کتنے آپ پر ایمان لائے اور کتنے انکار اور کفر کر کے دنیا میں اللہ کی لعنت کے اور آخرت میں ابدی عذاب نار کے مستحق ہوئے ——— پس اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ ختم فرما کر یہ رحمت فرمائی کہ اس امت کو اس سخت امتحان سے محفوظ فرما دیا اگر نبوت جاری رہتی اور آپ کے بعد کوئی نبی آتا تو یقیناً وہی صورت ہوتی جو پہلے ہمیشہ ہوئی ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے بہت تھوڑے لوگ اس کو مانتے اور زیادہ تر انکار کر کے (معاذ اللہ) کافر اور لعنتی ہو جاتے، پس اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ ختم فرما کر اس امت کو ہمیشہ کے لئے کفر اور لعنت کے اس خطرہ سے محفوظ فرما دیا اور امت کو مطمئن فرما دیا کہ تمہاری اور ساری دنیا کے نجات کے لئے بس یہ کافی ہے کہ ہمارے اس رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان ہو اور ان کی ہدایت کا اتباع ہو ——— الغرض "ختم نبوت صرف ایک دینی مسئلہ اور عقیدہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے اس فیصلہ کا عنوان ہے کہ اب سارے انسانوں کیلئے نجات آخری شرط بس ہمارے اس رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور ان کی ہدایت کا اتباع کرنا ہے اس لئے اب قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کو مطمئن اور یکسو ہو کر بس ان کا اتباع کرنا چاہیے، انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے سلسلہ میں یہ ہمارا آخری فیصلہ ہے۔

پس اب جو شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی نئی نبوت کی گنجائش نکالتا ہے وہ اللہ کے اس فیصلے اور اس کے قائم کئے ہوئے اس سارے دینی نظام کو درہم برہم کرنا چاہتا ہے، ذرا اس کے دور رس نتائج پر غور کیجئے، یہ دوسری قسم کی اعتقادی گمراہیوں سے بہت مختلف قسم کی بات ہے اس کا اثر پورے نظام دین پر پڑتا ہے، نئے نبی کی آمد پر اس پر ایمان لانا مدار نجات ہو جاتا ہے وہی نبی وقت ہوتا ہے، اور اس کے زمانہ کا کوئی شخص جو اس سے پہلے پیغمبروں کی تصدیق کرے لیکن اس کو نہ مانے تو وہ کافر اور اللہ کی لعنت کا مستحق ہو جاتا ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد

نئی نبوت کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ نجات کی آخری شرط محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا نہیں ہوگا بلکہ بعد میں آنے والے اس نبی پر ایمان لانا نجات کی آخری شرط ٹھہرے گا جیسا کہ قادیانی امت مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق صاف صاف کہتی ہے کہ ان کا انکار کرنے والے اسی طرح کافر اور لعنتی ہیں جس طرح پہلے نبیوں کے منکر لعنتی اور کافر ہوئے۔

پس جو لوگ دین میں اتنا بڑا فساد برپا کرنا چاہیں اور قیامت تک کے لئے قائم کئے ہوئے اللہ کے اس نظم کو یوں درہم برہم کرنا چاہیں لازماً ایمان والوں کو ان کے ساتھ دوسرے تمام زنادقہ و مرتدین سے زیادہ سخت معاملہ کرنا چاہیے ـــــ اور اسلامی تاریخ کے جاننے والے جیسا کہ جانتے ہیں، امت محمدیہ نے ہر دور میں ایسا ہی کیا ہے اور ایسے لوگوں کے ساتھ کبھی کوئی نرمی نہیں کی گئی، حضور کی حیات کے آخری دور ہی میں نبوت کا دعویٰ کرنے والے مسیلمہ کذاب کے ساتھ صحابہ کرام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں جو کچھ کیا وہ اس کی سب سے زیادہ اطمینان بخش مثال ہے۔ (الفرقان اکتوبر ۷۴ء)

شہدائے ختم نبوت

کچھ اس ادا سے لڑے مجاہد، خدا کی رحمت کو پیار آیا
بلال و بوذر کے ہم نشینانِ باوفا کو سلام پہنچے
جو تیغ کی دھار چومتے ہیں جو کوئے قاتل میں گھومتے ہیں
نثار جس پر قضا کے تیور، اس اک ادا کو سلام پہنچے
چلے چلو دوستو! کبھی تو زمانہ کروٹ ضرور لے گا
شکستہ پا رہروؤں کا ہر ایک بے نوا کو سلام پہنچے
وہ ایک کشتی جو قعرِ دریا میں ڈوبتی تھی پکار اٹھی
بلا کشانِ فریب ساحل کا ناخدا کو سلام پہنچے
سلگ رہے ہیں گلاب و لالہ خطیب اعظم کے زمزموں سے
ہمارا اس باوقار و بے باک رہنما کو سلام پہنچے
جہاں بظاہر ہیں استراحت میں پادشاہ جہاں پناہ ہے
اسی فضا میں درود گونجے، اسی فضا کو سلام پہنچے

آغا شورش کاشمیری

قادیانی مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں

قادیانی عقائد اور تحریرات میں مسلمانوں کیساتھ شادی بیاہ سے لیکر جنازہ اور تدفین تک جملہ معاملات میں بائیکاٹ کا حکم ہے اور بھرپور زور دیا گیا ہے کہ مسلمانوں سے کسی قسم کا معاملہ نہ رکھیں حتیٰ کہ ان کے معصوم بچوں کا جنازہ تک نہ پڑھیں۔ مرزا قادیانی نے مسلمانوں سے الگ امت بنانے کی کس درجہ کوشش کی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) ''ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔'' (انوار خلافت صفحہ ۹۰ از مرزا محمود احمد)

(۲) ''کیونکہ غیر احمدی جب بلا استثناء کافر ہیں تو ان کے چھ ماہ کے بچے بھی کافر ہوئے اور جب وہ کافر ہوئے تو احمدی قبرستان میں ان کو کیسے دفن کیا جا سکتا ہے۔'' (اخبار پیغام صلح جلد ۲۳ نمبر ۴۹ مورخہ ۳ راگست ۱۹۳۶ء)

(۳) ''حضرت مسیح موعود (مرزا) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں، آپ نے فرمایا کہ یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح اور چند مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض یہ کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ان سے اختلاف ہے۔ (خطبہ مرزا محمود الفضل، جلد ۱۹ نمبر ۱۳)

(۴) ''کیا مسیح ناصری نے اپنے حواریوں کو یہودیوں سے الگ نہیں کیا؟ کیا وہ انبیاء جن کے سوانح علم ہم تک پہنچا ہے اور ہمیں ان کے ساتھ جماعتیں بھی نظر آتی ہیں۔ انہوں نے اپنی جماعتوں کو غیروں سے الگ نہیں کیا؟ ہر شخص کو ماننا پڑیگا کہ بیشک کیا ہے پس اگر حضرت مرزا صاحب نے ہی جو کہ نبی اور رسول ہیں اپنی جماعت کو منہاج نبوت کے مطابق غیروں سے علیحدہ کر دیا تو نئی اور انوکھی بات کون سے ہے۔'' (الفضل جلد ۵ نمبر ۷۰، ۲۹)

(۵) ''اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائیگا کہ اسکو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں (انوار اسلام ۳۰)

(۶) ''جو میرے مخالف تھے، ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔'' (نزول المسیح (حاشیہ)

(۷) ترجمہ: ''میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اسکے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اسے قبول کرتا ہے مگر ہندیوں کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔'' (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷)

(۸) ''دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔'' (مجم الہدیٰ صفحہ ۵۳)

(۹) ''ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ علیہ السلام کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا یا عیسیٰ علیہ السلام کو تو مانتا ہے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا اور یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔'' (کلمۃ الفصل صفحہ ۱۱۱ از مرزا بشیر احمد، ایم، اے، ابن مرزا قادیانی)

(۱۰) ''اور مجھے بشارت دی ہے کہ جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد تیری دشمنی اور تیری مخالفت اختیار کی وہ جہنمی ہے۔'' (تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۹۸ طبع دوم از مرزا قادیانی) (ملخصاً)

مرزا صاحب کا خاندان

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں ندویؒ

مرزا صاحب کا خاندان انگریزی حکومت سے جو پنجاب میں نئی نئی قائم ہوئی تھی، شروع سے وفادارانہ ومخلصانہ تعلق رکھتا تھا، اس خاندان کے متعدد افراد نے اس نئی حکومت کی ترقی اور اس کے استحکام میں جاں بازی اور جاں نثاری سے کام لیا تھا اور بعض نازک موقعوں پر اس کی مدد کی تھی، مرزا صاحب ''کتاب البریہ'' کے شروع میں ''اشتہار واجب الاظہار'' میں لکھا ہیں:

''میں ایک ایسے خاندان سے ہوں جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے، میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی، اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے، اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانۂ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دئے تھے ان خدمات کی وجہ سے جو چٹھیات خوشنودیٔ حکام ان کو ملی تھیں، مجھے افسوس ہے کہ بہت سی ان میں سے گم ہو گئیں، مگر تین چٹھیات جو مدت سے چھپ چکی ہیں، ان کی نقلیں حاشیہ میں درج کی گئی ہیں، پھر میرے دادا صاحب کی وفات کے بعد پر میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا اور جب تموں کے گزر پر مفسدوں کا سرکار انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا''

(''اشتہار واجب الاظہار'' مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء ۳ تا ۶ ملحق بکتاب البریہ)

جس کو نہ ہو کچھ پاس پیغمبر کے ادب کا
چن چن کے میں اس قوم کو مٹی میں ملادوں
اسلام سے جس قوم کو ہے کچھ بھی محبت
میں اس کے لئے راہ میں آنکھوں کو بچھادوں

کفریاتِ مرزا

حضرت مولانا علامہ نور محمد تانڈوی، مبلغ مظاہر علوم وقف سہارنپور

یوں تو مہدی بھی ہو عیسیٰ بھی ہو سلمان بھی ہو
تم کبھی کچھ ہو بتاؤ کہ مسلمان بھی ہو؟

مرزا غلام احمد قادیانی مقام قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب) میں پیدا ہوئے اور سن بلوغ کے بعد سیالکوٹ کی کچہری میں پندرہ روپئے ماہوار کی ملازمت کی۔ لیکن اس پر بھی آپ کو خورد ونوش کی الجھنوں اور پریشانیوں سے نجات نہیں ملی، تو آپ نے مختاری کا امتحان دیا۔ بدقسمتی سے اس میں بھی آپ کو ناکامی ہوئی، تو جلب منفعت وطلب زر کی چلتی ہوئی تدبیر یہ نکالی کہ ایک اشتہار اس عنوان کا شائع کیا کہ حقانیت اسلام پر ایک کتاب لکھی جاوے گی جو ایک اشتہار ایک مقدمہ اور چار فصل اور ایک خاتمہ اور تین سو محکم دلائل پر مشتمل ہوگی اور قیمت اس کی پانچ روپئے اور دس روپئے فی جلد پیشگی ہوگی۔ (اشتہار براہین احمدیہ در دیباچہ خزائن ج ۱ ص ۲)

مسلمانوں نے خدمت اسلام سمجھ کر مرزا قادیانی کی آواز پر لبیک کہا اور چہار طرف سے روپئے کی بارش ہوگئی اور مرزا قادیانی مالا مال ہوگئے۔ جب مرزا قادیانی کی منہ مانگی مراد حاصل ہوگئی تو تین سو بے نظیر دلائل کے بجائے اپنی تعلیوں اور بلند پروازیوں کو حاشیہ در حاشیہ میں لکھ کر ایک پشتارہ براہین احمدیہ کے نام سے تیار کردیا اور جلد چہارم (اگر اس کو کوئی عقلمند چہارم کہہ سکے) کے آخر میں یہ لکھ کر کہ "اب براہین کی تکمیل خدا نے اپنے ذمہ لے لی ہے" اس کی اشاعت بند کردی۔ جب لوگوں نے اپنے روپئے کا تقاضہ کیا تو ان کو "دنی الطبع کمینہ سفیہ" وغیرہ مہذب الفاظ سے ڈانٹ دیا اور سارا روپیہ ہڑپ کرگئے۔ (ایام الصلح خزائن ج ۱۴ ص ۴۲۲)

اس اثناء میں مرزا قادیانی کو خورد ونوش کی پریشانیوں سے نہ صرف نجات ملی بلکہ ایک دولت مند ومتمول رئیس ہوگئے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

"مجھے اپنی حالت پر خیال کرکے اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپیہ ماہوار بھی آئیں گے مگر خدا تعالیٰ جو غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے۔ اسی نے اب میری دستگیری کی میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ ایک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے"

(حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۱ نزول المسیح خزائن ج ۱۸ ص ۴۱۰ اربعین نمبر ۲ حاشیہ خزائن ج ۱۷ ص ۴۵۱)

مرزا قادیانی جیسے آزاد، روشن ومتمون المزاج، اس بے فقری وتمول میں ایسے سرشار وبدمست ہوئے کہ بڑے بڑے رفیع مراتب ووقیع منازل کے پریشان خواب دیکھنے لگے۔

دعاوی مرزا

چنانچہ آپ اتنے مختلف دعاوی کے مدعی ہوئے ہیں کہ بقول شخصے "داڑھی سے مونچھیں بڑی" فرماتے ہیں کہ:

(۱) میں محدث ہوں۔ (۲) مجدد ہوں (۳) مسیح موعود ہوں (۴) مثیل مسیح ہوں (۵) مہدی ہوں (۶) ملہم ہوں (۷) حارث موعود ہوں (۸) رجل فارسی ہوں (۹) کرشن اوتار ہوں (۱۰) خاتم الانبیاء ہوں (۱۱) خاتم اولیاء ہوں (۱۲) خاتم الخلفاء ہوں (۱۳) چینی الاصل ہوں۔ [1]

(۱۴) معجون مرکب ہوں (۱۵) یسوع کا ایلچی ہوں (۱۶) مسیح ابن مریم سے بہتر ہوں (۱۷) حسین سے بہتر ہوں (۱۸) رسول ہوں (۱۹) مظہر خدا ہوں (۲۰) خدا ہوں (۲۱) مانند خدا ہوں (۲۲) خالق ہوں (۲۳) خدا کا نطفہ ہوں (۲۴) خدا کا بیٹا ہوں (۲۵) خدا کی بیوی ہوں (۲۶) خدا کا باپ ہوں (۲۷) بروزی محمد واحمد ہوں۔ (۲۸) تشریعی نبی ہوں (۲۹) حجر اسود ہوں (۳۰) ذوالقرنین ہوں (۳۱) آدم ہوں (۳۲) نوح ہوں (۳۳) ابراہیم ہوں (۳۴) یوسف ہوں (۳۵) موسیٰ ہوں (۳۶) داؤد ہوں (۳۷) سلیمان ہوں (۳۸) یعقوب ہوں (۳۹) تمام انبیاء کا مظہر ہوں (۴۰) تمام انبیاء سے افضل ہوں (۴۱) احمد مختار ہوں (۴۲) بشارت اسمہ احمد کا میں ہی مصداق ہوں (۴۳) مریم ہوں (۴۴) میکائیل ہوں (۴۵) بیت اللہ ہوں (۴۶) آریوں کا بادشاہ ہوں (۴۷) امام الزماں ہوں (۴۸) شیر ہوں (قائلین کے) (۴۹) محی ہوں (زندہ کرنیوالا) (۵۰) ممیت ہوں (مارنے والا) [2]

مرزا قادیانی کے ان کفر آمیز بلند و بانگ دعاوی مختلفہ کی طویل فہرست پر سرسری نظر ڈال کر ہر عقلمند انسان اس امر کے اظہار پر مجبور ہوگا کہ آپ کا قلب ایمان سے اور دماغ عقل سے یکسر خالی تھا اور اس قابل بھی نہیں تھے کہ صحیح الدماغ انسانوں کی صف میں کھڑے ہوسکیں۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

---

[1] (۱) توضیح المرام خزائن ج ۳ ص ۱۷، ۱۸۔ (۲) حمامۃ البشریٰ خ ۷ ص ۱۱۱۔ (۳) ازالۃ الاوہام القلوب ص ۶۸۶۔ (۴) تبلیغ رسالت ص ۲۱ جلد ۱۔ (۵) تذکرۃ الشہادتین خ ۲۰ ص ۳، ۲۔ (۶) تریاق القلوب خ ۱۵ ص ۶۷۔ (۷) ازالہ اوہام حاشیہ خ ۳ ص ۷۹۔ (۸) تحفہ گولڑویہ خ ۱۷ ص ۲۹۔ (۹) لیکچر سیالکوٹ خ ۲۰ ص ۳۳۔ (۱۰) ایک غلطی کا ازالہ خ ۱۸ ص ۸، ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام ص ۱۰۸۔ (۱۱) خطبہ الہامیہ خ ۱۶ ص ۳۵۔ (۱۲) تریاق القلوب خ ۱۵ ص ۱۵۹۔ (۱۳) تحفہ گولڑویہ خ ۱۷ ص ۳۹۔

[2] (۱۴) تریاق القلوب خ ۱۵ ص ۶۴ (۱۵) تحفہ قیصریہ خ ۱۲ ص ۲۳۔ (۱۶) دافع البلاء خ ۱۸ ص ۲۰۔ (۱۷) دافع البلاء خ ۱۸ ص ۱۳۔ (۱۸) دافع البلاء خ ۱۸ ص ۲۰۔ (۱۹) حقیقۃ الوحی خ ۲۲ ص ۱۵۲۔ (۲۰) آئینہ کمالات اسلام خ ۵ ص ۵۶۳۔ (۲۱) اربعین حاشیہ خ ۱۷ ص ۲۵۔ (۲۲) نصرۃ الحق خ ۲۱ ص ۹۵۔

''راست باز اور عقلمند کے کلام میں تناقض نہیں ہوتا'' (ست بچن خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۲)

اور

''جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے'' (ضمیمہ براہین احمدیہ خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۵)

اس لئے مرزائیو! بتاؤ کہ مرزا قادیانی بقول خود کون تھا؟

آپ ہی اپنے ذرا جور وستم کو دیکھیں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اور ان دعاوی باطلہ کے ساتھ مرزا قادیانی کے اس فرمان کو پڑھیے کہ:

''کیوں کہ جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے'' (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۹۷)

اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ مرزا قادیانی کے ان مذکورۃ الصدر دعاوی مختلفہ کی بنیاد معاذ اللہ خدائی القاء والہام پر ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم والہام کے مطابق رسالت ونبوت حتی کہ خدا کا دعویٰ کیا اس کو دیکھ کر ملت اسلامیہ کا ہر فرد اس امر کا یقین کرے گا کہ مرزا قادیانی (معاذ اپنی امت کے) مومن ومسلمان نہیں تھے اور جو کچھ آپ پر الہام ہوتا تھا وہ سب شیطان لعین کی کارفرمائیاں تھیں۔ کیوں کہ خدائے برتر اس قسم کی بکواس ومتضاد خیالات سے منزہ اور وراء الوراء ہے۔

کفریات مرزا

ابنیت وشرک کا ایک بھیانک مظاہرہ

شریعت اسلامیہ کا ایک امتیازی مسلمہ مسئلہ ہے کہ باری تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں ایسا بے نظیر وبے مثل ہے کہ کوئی ہستی اس کی مماثلت ومشارکت کا وہم بھی نہیں کر سکتی اور وہ انسانی عقل وادراک سے وراء الوراء اور انسانی عیوب وہر قسم کے نقائص سے مبرا ومنزہ ہے۔ چنانچہ اس مستحکم مسئلہ توحید الٰہی پر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کا حرف حرف بلکہ مسلمان کا بچہ بچہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہوا شاہد عدل ہے۔ اب جو الہام وکشوف اور اقوال وافعال توحید الٰہی اور قرآن وحدیث کے مسلمہ اصول کے خلاف ہوں گے، وہ شیطانی الہامات وکشوف کہلائیں گے اور جس پر وہ شیطانی الہامات نازل ہوتے ہیں شریعت اسلامیہ میں اس کے ساتھ شیطان جیسا برتاؤ رکھا جائیگا۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔

۱۔ ''جو شخص ایسی بات کہے جس کی شرع میں کوئی اصل نہ ہو خواہ وہ شخص ملہم یا مجتہد ہی کیوں نہ ہو۔ سمجھ لینا چاہئے کہ شیطان اس سے کھیلتا ہے۔ (الی ان قال)

جو الہام و کشف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کے برخلاف ہو وہ شیطانی القاء ہے۔

(ترجمہ از عربی آئینہ کمالات اسلام خزائن ج۵ ص۲۱)

۲...... ''اور میں جانتا ہوں کہ قرآن کریم سے مخالف ہو کر کوئی الہام صحیح نہیں ٹھہر سکتا''

(تبلیغ رسالت ج۲ ص۲۵، مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۳۵)

اسی معیار پر مرزا قادیانی کے چند الہامات کی جانچ کی جاتی ہے۔ اگر شریعت اسلامیہ کے اصول پر صحیح اتر آئیں تو فبہا ورنہ وہ الہامات شیطانی ہیں۔ وہ شیطان مرزا قادیانی سے کھیل کر رہا ہے اور دونوں نامور و مشہور ہستیاں (مرزائے قادیان اور شیطان) مخلوق خدا کو گمراہ کرنے میں مساویانہ طور پر جد وجہد کر رہی ہیں۔ پس مسلمان دونوں کو اسلام سے خارج، کافر، ملعون ماننے پر مجبور و حق بجانب ہیں۔

مرزا قادیانی خدا کے بیٹے تھے

مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ مجھ پر یہ الہام ہوا۔

۱...... ''اسمع ولدی'' ''سن اے میرے بیٹے مرزا'' (البشریٰ جلد ۱ ص۴۹)

۲...... ''انت منی بمنزلۃ ولدی'' ''اے (مرزا) تو میرے بیٹے کے برابر ہے

(حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ ص۸۹)

۳...... ''انت منی بمنزلۃ اولادی'' (دافع البلاء خزائن ج۱۸ ص۲۲۷)

۴...... ''مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ اور ایسا ہی یہ وہ مقام عالیشان مقام ہے کہ گذشتہ نبیوں نے استعارہ کے طور پر صاحب مقام ہذا کے ظہور کو خدائے تعالیٰ کا ظہور قرار دیا اور اس کا آنا خدائے تعالیٰ کا آنا ٹھہرایا ہے۔ (توضیح المرام خزائن ج۳ ص۶۴)

کون نہیں جانتا کہ اسلام میں عقیدہ ابنیت وولدیت کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر توحید الٰہی کی بنیادیں خوب مستحکم ومضبوط کردی گئی ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم کی سورۃ اخلاص ودیگر آیات اور اسلام کا مشہور کلمہ لا الہ الا اللہ اس پر شاہد ہے۔ لیکن اس کے باوجود مرزا قادیانی ولدیت وابنیت کا اعلان کر رہے ہیں تو اسلامی شریعت میں مرزائیت کو وہی درجہ حاصل ہے جو عیسائیت کا ہے۔ یعنی ان دونوں کے پیرو اسلام میں داخل نہیں ہیں۔

کفریہ الہام

۱۔ ''انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول لہ کن فیکون'' (حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ ص۱۰۸)

۲۔ ''اے مرزا تیرا اختیار یہ ہے کہ جب تو کسی کام کو ہو جا کہے تو ہو جاتا ہے''۔ (رسالہ ریویو نمبر [illegible] ۱۹۰۵ء)

۳..... ''اے غلام احمد اب تیرا مرتبہ یہ ہے کہ جس چیز کا تو ارادہ کرے اور صرف کہہ دے کہ ہو جا، وہ چیز ہو جاتی ہے''۔ (اخبار بدر مورخہ ۲۳ رفروری ۱۹۰۵ء)

قرآن کریم میں یہ صفت کن فیکون صاف صاف ''انما امرہ اذا ارادت شیئا ان یقول لہ کن فیکون ''(یٰسین:۸۲) باری تعالیٰ ہی کے لئے خصوصیت سے بیان کی گئی ہے۔

لیکن مرزا قادیانی اپنے حق میں ای کو چسپاں کرتے ہیں تو حسب اصول شریعت یہ الہام شیطانی اور باطل ہے اور مرزا قادیانی اس الہام پر عقیدہ و اعتماد رکھنے کی وجہ سے اسلام سے خارج ہیں اور جو لوگ باوجود اس کفر کے مرزا قادیانی کو مسلمان وغیرہ تصور کرتے ہیں ان کے لئے بھی اسلام میں کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔

۴۔''انت منی و انا منک ''تو مجھ سے ہو اور میں تجھ سے (دافع البلاء خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۷)

۵۔''انت معی و انامعک..... اعمل ماشئت فانی غفرت لک ''تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ تیرا جو جی چاہے کر میں نے سب گناہ تیرے بخش دیئے۔ (البشریٰ ج ۱ ص ۴۶)

۶۔''انت من مائنا وھم من فشل ''مرزا تو ہمارے پانی (نطفہ) سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے۔ (اربعین نمبر ۳ خ ۱۷ ص ۴۲۳)

مندرجہ بالا ہر ایک الہام اسلام کے مایہ ناز مسئلہ وحدانیت کے سراسر مخالف ہے اور کفر و شرک سے لبریز ہے اس لئے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ الہامات شیطانی اور مرزا قادیانی (جو اس کے ملہم ہیں) شیطان لعین کے پیروکار ہیں: اسلام کے نہیں۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد۔

۷..... ''اعطیت صفت الافناء والاحیاء من الرب الفعال ''ترجمہ:- مجھ کو فنا کرنے زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے'' (خطبہ الہامیہ ج ۱۶ ص ۵۵) یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ زندہ کرنا اور مارنا خدائے تعالیٰ کی صفت خاص ہے۔

لیکن مرزا قادیانی کی ہوس رانی و کفر گوئی ملاحظہ فرمایئے کہ ''احیاء و افناء کا مالکانہ ''اختیار آپ کو حاصل ہے۔ یعنی دوسرے لفظوں میں مرزا قادیانی کا دعویٰ نمرود کے دعوے'' انا احی و امیت ''(البقرۃ:۲۵۸) کے دوش بدوش ہے۔ اس لئے ہم تمام مسلمانوں کا یہ قطعی عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی اور نمرود دونوں ایک ہی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

مرزا قادیانی نے مے پی کر یہ کیسی چال کی
محتسب سے جا ملے رندوں کے مخبر بن گئے

۸..... ''جس نے مجھ سے بیعت کی رب سے بیعت کی'' (مفہوم: دافع البلاء خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۶)

۹..... ''اللہ تعالیٰ میری محفل میں حاضر ہوا'' (حقیقۃ المعارف ج ۱ ص ۱۵۶)

مرزائیو! یہ تم کو مبارک ہو کہ تمہارے گرو پیر، مرزا قادیانی کی بیعت خدا تعالیٰ کی بیعت ہے۔ جبھی تو خدا، مرزا قادیانی کی بزم میں حاضر ہوا۔

ناظرین فرمایئے! ایسے شخص کے متعلق کیا فیصلہ ہے؟

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

۱۰..... الف ''خدا قادیان میں نازل ہوگا'' (البشریٰ ج ۱ ص ۵۶)

ب ''اب خود خدا نازل ہوگا اور ان لوگوں سے آپ لڑیگا۔ جو سچائی سے لڑتے ہیں۔ (کشتی نوح خزائن ج ۱۹ ص ۷۶)

ایک پر لطف الہام اور ملاحظہ فرمایئے کہ خداوند تعالیٰ مرزا قادیانی کے گھر میں جنم لے رہا ہے کہ:

''انا نبشرک بغلام مظهر الحق والعلی کان الله نزل من السماء''

(حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۹۸)

یعنی ہم تجھے ایک ایسے بیٹے کی بشارت دیتے ہیں جو سچائی ظاہر کرنے والا ہوگا۔ گویا خود خدا آسمان سے اترے گا۔ گویا معاذ اللہ خدا مرزا قادیانی کے گھر میں جنم لے کر ان کا بیٹا بنا۔ حاشا وکلا! اگر ایسے لوگوں کے لئے بھی اسلام میں کوئی درجہ ہوسکتا ہے تو نہیں معلوم کفر کیا چیز ہے اور کافر کس کو کہتے ہیں اور وہ کون لوگ ہیں؟

۱۱۔ **اغفر وارحم من السماء ربنا عاج**'' (براہین احمدیہ حاشیہ خزائن ج ۱ ص ۶۶۲)

مرزائیو! عاج کے معنی تمہارے گرو مرزا قادیانی کو معلوم نہیں ہوئے لیکن میں بتاتا ہوں کہ لغت میں اس کے معنی ہاتھی دانت استخوان فیل، گوبر (منتخب اللغات ص ۳۰۴) وغیرہ ہیں۔ لہٰذا اس الہام کی روشنی میں اپنے خدا کو ہاتھی دانت، استخوان، گوبر، لید، سمجھ سکتے ہو۔ جیسی گنجی دیوی ویسے اس کے اوت پجاری۔

مرزا قادیانی خود خدا تھے (معاذ اللہ)

مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ عنقریب خدائی کا دعویٰ کروں گا اور میری امت اس کی تصدیق کریگی۔ چنانچہ آپ خدا بن بیٹھے لیکن افسوس ان کی امت نے اس دعویٰ خدائی کی تصدیق نہیں کی۔ مگر اہل اسلام اس کو فرعون ونمرود جیسا خدا تسلیم کرتے ہیں۔

۱..... ''**رایتنی فی المنام عین الله وتیقنت انی هو**'' (آئینہ کمالات اسلام خزائن ج ۵ ص ۵۶۴)

میں (مرزا قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ ہو بہو اللہ ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔

۲..... "دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں" خدا کے مانند اور مثل" (اربعین نمبر ۳ حاشیہ خزائن ج ۱۷ ص ۴۱۳)

قرآن مجید بلند آواز سے کہہ رہا ہے" لیس کمثلہ شئی "(شوریٰ ۱۱) وہ بے مثل ہے۔ مگر چودھویں صدی کے مجدد کفر، مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ میں خدا کے مانند ہوں۔

اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ نہایت قطع و یقین سے کہتے ہیں کہ میں خدا ہوں۔ مرزائی دنیا میں مرزا قادیانی کا دعویٰ خدائی کچھ اچھی نظروں سے نہیں دیکھا گیا۔ تو ان کے کاسہ لیسوں وعبودیت کشوں نے اس دعوے کی اس طرح سے مرمت کی کہ یہ دعویٰ خواب کا ہے جیسا کہ عبارت مرزا قادیانی میں خود موجود ہے کہ" میں نے خواب..... الخ" اس لئے اس دعوے کی نہ کچھ حقیقت ہے اور نہ اعتبار کے قابل۔

اگر چہ امت مرزائیت نے مرزا قادیانی کو زبردستی مرتبہ ربوبیت والوہیت سے گرا کر بندوں اور انسانوں کے زمرے میں شامل کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کے اس دعویٰ خدائی کی طنابیں کچھ ایسی نہیں تھیں جو ڈھیلی ہو جاتیں۔ کیوں کہ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ:

"نبی کا خواب ایک قسم کی وحی ہوتی ہے" (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۰۴)

۳۔" اور جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں ـــــ وہ بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے"۔ (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۹۷)

اور آپ (مرزا جی) کا مشہور الہام ہے۔

۴۔وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی

(مرزا) اپنی خواہش سے نہیں بولتا بلکہ وحی والہام کے موافق بولتا ہے۔ (اربعین نمبر ۳ ج ۱۷ ص ۴۲۶)

اور مرزا قادیانی (بقول خود) نبی و رسول اور ملہم ہیں اور امت مرزائیہ مرزا قادیانی کی نبوت و رسالت اور الہام پر ایمان رکھتی ہے اور اسی کو سرمایہ نجات سمجھتی ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ الوہیت، منامی وخیالی نہیں بلکہ حقیقی وقطعی ہے۔ حیرت وافسوس ہے کہ اس مرزائی خدا کے نافرمان وسرکش بندوں پر جو اس کی الوہیت کے کنگروں کے مسمار کرنے میں جد وجہد کر رہے ہیں۔ مگر ہم تمام مسلمان، مرزا قادیانی کے اس دعویٰ خدائی کی قدر کرتے ہوئے یہ قطعی عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ کا یہ دعویٰ فرعون کے دعویٰ" انا ربکم الاعلی " (النازعات: ۲۴) کے دوش بدوش ہے اور یہ دونوں نامور ہستیاں ایک ہی سلسلہ کی دو کڑیاں ہیں، مرزائیو! سنتے ہو!

مجھ سا مشتاق زمانہ نہ پاؤ گے کبھی
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

اور لطف یہ کہ اس قسم کے تمام شرکیہ وکفریہ اقوال کے متعلق مرزا قادیانی کا خیال یہ ہے کہ اس کی بنیاد وحی الٰہی والہام ازلی پر ہے کہ جس طرح قرآن کریم کا لفظ لفظ وحی الٰہی ہے اور ہر قسم کی غلطیوں وعیبوں سے پاک ہے اسی طرح ہمارے یہ الہامات ہیں۔ کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح میں بھی "وما ینطق عن الھوی" کے ماتحت بولتا ہوں اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کرتا۔

آنچہ داد است ہر نبی را جام داد آں جام را مرا بتمام
ہمچوں قرآں منزہ اش دانم از خطا ہا و ہمیں است ایمانم

(نزول المسیح خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

۲۔۔۔۔ "مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔ (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۰)

۳۔ "میں خدا تعالیٰ کی ۲۳ ربرس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں۔ میں اس کی پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔ (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲)

ان خرافات وکفریات کو کلام الٰہی سمجھنا اور اس پر ایمان واعتقاد رکھنا ہی مرزائیت کے فنافی الکفر وبددینی کی ایک نہ مٹنے والی علامت ہے۔ کیوں کہ مرزائی دنیا میں خدا ایک ایسی ذات تسلیم کیا گیا ہے کہ جس نے سابقہ وحیوں اور کلاموں میں اپنی وحدانیت اور الوہیت کو مدلل کر کے جزو ایمان وباعث نجات قرار دیا اور ان مذاہب وادیان کو جنہوں نے توحید والوہیت کے خلاف آواز بلند کی ان کو باطل پرست کفر نواز مظہر مشرک قرار دے کر اخروی نجات سے محروم کر دیا۔ لیکن اسی خدا کی جدت نوازی وتجدد پسندی ملاحظہ فرمایئے کہ اپنی وحدانیت وبے نظیری پر پانی پھیر دیتا ہے اور مرزائیت کے آسمانی دولہا کو مسند الوہیت پر بٹھا کر اپنا شریک وسہیم بنالیتا ہے۔ (معاذ اللہ) ایں چہ بوالعجبی است۔

عذر لنگ

جب مسلمان، مرزا قادیانی کے اس قسم کے کفریات وخرافات پیش کر کے ان کو دائرۂ اسلام سے باہر اور ان کی نبوت ورسالت وغیرہ کو خاکستر کر دیتے ہیں تو مرزائیت کے کاسہ لیسوں میں ایک عجیب قسم کی سراسیمگی وکھلبلی پڑ جاتی ہے اور ایک فریب وعذر لنگ، اسلام اور مرزا کے متعلق یہ بیان کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے جس قدر

الہامات واقوال بظاہر شریعت اسلامیہ کے خلاف معلوم ہوتے ہیں وہ سب حالات وجد وجذب کے ہیں۔ جیسا کہ اسلام میں بہت سے بزرگان سلف مثل بایزید بسطامی، منصور، امام شبلی، وغیرہم کے ایسے مشہور اقوال ہیں جن کو شریعت اسلامیہ سے کچھ لگاؤ نہیں بلکہ ظاہراً سراسر کفر وشرک ہیں۔ لیکن علماء اسلام ان کے متعلق حالت سکر وجذب کا عذر پیش کر کے ان بزرگوں کو معذور سمجھتے ہیں جس سے ان کے اسلام وایمان میں تو درکنار، کرامت وبزرگی میں بھی فرق نہیں آتا ہے۔ اسی طرح مرزا قادیانی کے اقوال والہامات بھی مجذوبانہ حالت میں صادر ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ کے اسلام وایمان پر بھی کوئی ضرب نہیں پڑے گی۔

ناظرین! امت مرزائیہ کا یہ ایک چلتا ہوا فریب ومنتر ہے جو سادہ لوح وناواقف مسلمانوں کو قابو میں لانے کیلئے تراشا گیا ہے۔ ورنہ اس کی حقیقت نقش برآب سے بھی بالاتر ہے۔

اول:- تو اس لئے کہ صوفیائے کرام نے اپنی وجدانی حالت میں جو کچھ فرمایا ہے، اس کی بنیاد وحی الٰہی اور نبوت خداوندی پر نہیں رکھی، یعنی انہوں نے نہ دعویٰ نبوت کیا اور نہ یہ کہا کہ یہ من جانب اللہ الہام ووحی الٰہی ہے۔ بخلاف مرزا قادیانی کے وہ مدعی نبوت تھے اور ان تمام تر اقوال والہامات کو وحی الٰہی کہتے تھے اور نبی وہ ہے جو اپنے اقوال وجذبات پر قابو رکھتا ہے۔ اس پر جذب وسکر طاری نہیں ہوتا۔ اس لئے مرزا قادیانی کی حالت کو صوفیائے کرام کی حالت پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

ثانیاً: صوفیائے کرام ایسے اقوال کو شرعی حیثیت سے کچھ وقعت نہیں دی گئی ہے۔ بلکہ خود انہوں نے اپنی غیر وجدانی حالت میں شریعت کو ملحوظ رکھ کر اس سے نفرت کا اظہار کیا ہے اور نادم ہو کر استغفار کیا ہے۔ اسی وجہ سے وہ اقوال صوفیاء کی اصطلاحات میں شطحیات کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ جن پر عقائد کے مدار ہیں نہ اعمال کے۔ اور نہ اس کے انکار کرنے والے کافر وفاسق ہیں۔ مگر مرزا قادیانی کو دیکھئے کہ اپنے ان اقوال کو الہام ووحی کی صورت میں پیش کر کے نہ صرف اس کے منکر کو بلکہ متردد کو بھی کافر قرار دیتے ہیں۔ توبہ واستغفار تو درکنار بڑی بے باکی سے اسی پر ڈٹے ہوئے ہیں اور ان کے یار وفادار، شریک وسہیم تو ایسے بلند پایہ حقائق کی طرفہ روزگار تاویلیں فرما کر سراہتے ہیں کہ اس سے توبہ بھلی۔

ثالثاً: علماء اسلام نے ایسے اقوال کی وجہ سے ان کو بھی کافر قرار دیا ہے اور جب تک وہ تائب نہیں ہو گئے ان کو سزائیں بھی دی گئیں۔

بہر حال چونکہ مرزا قادیانی مدعی نبوت وملہم من اللہ ہے، اس لئے ان کے حالات والہامات کو صوفیائے کرام احوال واقوال پر قیاس نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی اپنے ان کفریہ الہامات کی وجہ سے اسلام میں داخل نہیں ہو سکتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایک شرمناک حملہ

دعوائے نبوت

مسئلہ توحید باری عز اسمہ کے ساتھ ساتھ اس امر کا قطعی اقرار کرنا ضروری و ناگزیر ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوگئی۔ آپ دنیا کے ایک آخری نبی ہیں، جس کے بعد کسی قسم کا تشریعی وغیر تشریعی، ظلی و بروزی، جنگلی وکوہی کوئی بھی نبی نہیں آسکتا ہے اور اس مسئلہ ختم نبوت کی تمام تر بنیاد قرآن کریم کی بیشمار آیات واحادیث کے بے پایاں ذخیرے پر ہے۔ جس میں صاف صاف اس امر کا ذکر موجود ہے کہ ختم نبوت، ایمان واسلام کا ایک ایسا جزو ہے جس کے انکار سے ایمان واسلام قائم ہی نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ آیات واحادیث کی روشنی وتابانی کی وجہ سے جن جن لوگوں نے اپنی نبوت کی داغ بیل ڈالی شاہان اسلام نے ان کی نہ صرف اس مصنوعی نبوت کو بلکہ ان کی ذات کو موت کے گھاٹ اتار کر اسلام کی فضا کو خس وخاشاک سے پاک وصاف کردیا ہے اور خود مرزا قادیانی کا بھی مدعی نبوت کے متعلق یہ خیال ہے لکھتے ہیں کہ:

۱۔ ''اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کافر اور کاذب جانتا ہوں''۔ (مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۳۰)

۲۔ ''میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ (مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۵۵)

اس کے بعد مرزا قادیانی کی نبوت ورسالت کے دعاوی ملاحظہ فرمایئے:

۱۔ ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں'' (ملفوظات ج۱۰ ص۱۲۷، اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

۲۔ ''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا'' (دافع البلاء خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

۳..... ''میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا'' (تتمہ حقیقۃ الوحی ج۲۲ ص۵۰۳)

اس کے علاوہ تجلیات الٰہیہ خزائن ج۲۰ ص۴۱۲، اربعین نمبر۴ خزائن ج۱۷ ص۴۵۴، وغیرہ میں دعویٰ نبوت موجود ہے۔ مرزا قادیانی کی نبوت ورسالت کے ان دعاوی کو دیکھ کر ہر شخص یقین کرلے گا کہ ختم نبوت کے خلاف یہ دعویٰ کفر اور اس کا مدعی کافر وخارج از اسلام ہے۔ اس لئے از روئے اصول شریعت اور مرزا قادیانی بقول خود اس کفریہ دعوے کی وجہ سے اسلام سے خارج ہیں۔

مرزا قادیانی تشریعی نبوت اور شریعت جدیدہ کے مدعی تھے

مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

۱۔ ''چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے''

(اربعین نمبر۴ حاشیہ خزائن ج۱۷ص۴۳۵)

۲۔ ''ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی'' (اربعین نمبر۴ خزائن ۱۷ص۴۳۵)

۳۔ ''اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ **ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ**'' (اعجاز احمدی خزائن ج۱۹ص۱۱۳)

۴..... ''اور اس آنے والے (مرزا قادیانی) کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف ..... یہ اشارہ ہے **ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد**'' (ازالہ اوہام خزائن ج۳ص۴۶۳)

مرزا محمود قادیانی خلیفہ اس قول مرزا قادیانی کی شرح کرتے ہیں۔

۵..... ''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیش گوئی ''**ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد**'' کا میں ہی ہوں'' (القول الفصل ص۲۷)

۶..... ''اس پیش گوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہی ہو سکتے ہیں نہ اور کوئی''

(انوار خلافت ص۳۳)

اسلامی دنیا کا کوئی فرد اس سے بے خبر نہیں ہے کہ آیت ''**ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ**'' (التوبہ ۳۳) اور بشارت اسمہ احمد خاص حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نازل ہوئی جو دنیا میں اسلام جیسا دین اور قرآن کریم جیسی کتاب لے کر مخلوق خدا کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے اور تمام ادیان و مذاہب پر اسلام کو بلند کیا۔ لیکن مرزا قادیانی کی آنکھوں میں سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف خاص کانٹوں کی طرح کھٹکا اور شک و حسد و جاہ پرستی کی چنگاریوں نے مرزا قادیانی کے تمام جسم میں آگ لگا دی۔ تو آپ نے یہ کہہ کر کہ ''ان اوصاف خاصہ کا مصداق صرف میں ہی ہوں'' اپنی ان حاسدانہ چنگاریوں پر پانی کا کچھ چھینٹا ڈال دیا اور اپنی جاہ پرور اور ہوس راں زندگی کے لئے قدرے سامان مہیا کر لیا۔ لیکن دنیا جانتی ہے کہ مرزا قادیانی کے یہ دعاوی ان کے لئے دنیوی ذلت و اخروی عذاب کے باعث بن گئے۔ اس لئے کہ اس بے حقیقت و کفری

دعوے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و مقصد بعثت کو ناکام بنانے اور خود کو پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم سے برتر و بہتر ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کی گئی ہے۔

پھر ایسے مدعی کو وہی شخص مومن و مسلم کہہ سکتا ہے جو خود بھی اسلام و ایمان کے دامن سے وابستہ نہ ہو۔

اور مرزا قادیانی کے ان ادعائے باطل کی وجہ سے آپ کے ایک مرید، ظہیر الدین اروپی مرزا قادیانی کو نبی مستقل و رسول حقیقی اور صاحب شریعت و صاحب کتاب مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ کی جگہ لا الہ الا اللہ احمد (مرزا قادیانی) جری اللہ" پڑھتے ہیں اور قادیانی مسجد اقصیٰ اور قادیان کو قبلہ عبادت جانتے ہیں۔ (مفہوم از رسالہ المبارک) اور مرزا محمود احمد قادیانی خلیفہ قادیان بھی (مع اپنی جماعت کے) مرزا قادیانی کو حقیقی نبی تسلیم کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ:

"پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت صاحب (مرزا قادیانی) ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں، بلکہ حقیقی نبی ہیں۔ (حقیقۃ النبوۃ ص ۱۷۴)

اخبار الفضل مورخہ ۲۹ر جون ۱۹۱۵، کلمۃ الفصل ص ۱۰۵، عقائد محمودیہ ص ۱۴، النبوت فی القرآن ص ۴۷ وغیرہ میں امت مرزائیہ نے اپنے گرو مرشد مرزا قادیانی کو صاحب کتاب و تشریعی نبی تسلیم کیا ہے۔ جو قرآن و حدیث کے نصوص صریحہ اور اسلام کے صحیح اصول و عقائد کے سراسر خلاف ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی مع اپنی امت کے اسلام میں ہرگز داخل نہیں ہیں۔

قرآن کریم کی حرمت و حفاظت پر ناپاک حملہ

اگرچہ مرزا قادیانی نے اپنے دعاوی باطلہ کی وجہ سے قرآن شریف کا انکار کر کے اس کی عزت و حرمت پر بہت کچھ حملے کئے ہیں، مگر آپ کو اس پر بھی صبر نہ آیا تو صاف صاف یوں گویا ہوئے کہ:

الف..... "میں قرآن کی غلطیاں نکالنے کے لئے آیا ہوں جو تفسیروں کی وجہ سے واقع ہو گئی ہیں"

(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۸۲)

مرزا کی اصل عبارت اس طرح ہے "اس بزرگ نے ایک دفعہ جس بات کو عرصہ تیس سال کا گذرا ہوگا مجھ کو کہا کہ عیسیٰ اب جوان ہو گیا ہے اور لدھیانہ میں آ کر قرآن کی غلطیاں نکالے گا"

ب..... "قرآن زمین سے اٹھ گیا تھا۔ میں قرآن کو آسمان پر سے لایا ہوں" (ازالہ اوہام حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۳۹۳)

ج..... "اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر بآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلہ قریبا من القادیان" تو میں نے سنکر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے

تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے کہ مجھے دکھلایا گیا تھا" (ازالہ اوہام حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۴۰)

د..... "قرآن کریم خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں" (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۸۷)

سب وعدہ الٰہی "انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون" (الحجر، ۹) قرآن مجید جس طرح حضور ﷺ پر نازل ہوا تھا، بعینہ اسی طرح بغیر کسی تغیر وتبدل کے اب تک محفوظ ومامون ہے اور قیامت تک بحفاظت باقی رہے گا اور ہر قسم کی غلطیوں وتحریفوں سے اپنے متکلم (اللہ تعالیٰ) کی طرح منزہ ومبرہ ہے اور رہے گا۔ حتی کہ کسی مفسر کی تفسیری غلطیوں سے بھی اس میں غلطی کا امکان محال ہے۔ وہ ایک ایسا خورشید درخشاں ہے جو گرد وغبار سے دھندلا نہیں ہوسکتا۔ بایں ہمہ مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ میں اس کی غلطیاں درست کرنے کے لئے آیا ہوں، وہ زمین سے اٹھ گیا تھا، اس کو آسمان سے لایا ہوں، یا اسی میں واقعی طور پر یہ تحریفی عبارت "انا انزلناه قریباً من القادیان" تحریر ہے[1]۔ سراسر کفر اور قرآن عظیم کی توہین وتحریف ہے۔

کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں کے موجودہ قرآن مجید میں نہ تو قادیانی کا نام درج ہے اور نہ "انا انزلناه قریباً من القادیان" ہے اس لئے ہم تمام مسلمان اس راسخ عقیدہ کے کہنے میں حق بجانب ہیں کہ مرزا قادیانی کے الہامات کفر نواز اور شیطانی ہیں اور خود مرزا قادیانی پکے کافر اور نمبری جھوٹے تھے۔ کوئی قادیانی، محمودی، لاہوری، تیاپوری، اروپی، نبی بخشی، معراج کی، گناچوری، قابلی، چنگا بنگوی ہے؟ جو مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا الہام کو واقعات ومشاہدات کی روشنی میں صحیح ثابت کرکے اپنی نمک حلالی کا ثبوت دیگا؟ اسی وجہ سے امت مرزائیہ کی نگاہوں میں قرآن کریم کا وقار واحترام نہیں باقی ہے۔ کیوں کہ مرزائیوں کے حکیم الامت حکیم نورالدین قادیانی، خلیفہ اول قادیان، کہتے ہیں کہ ناپاکی وجنابت کی حالت میں بھی قرآن کریم پڑھنا جائز ہے لکھتے ہیں کہ:

"جنبی بحالت جنب درود واستغفار" بلکہ قرآن کریم بھی پڑھ سکتا ہے"

---

[1]: مرزا کی اصل عبارت اس طرح ہے: انہیں معنوں سے کہا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں قرآن آسمان پر اٹھایا جائیگا۔ پھر انہیں حدیثوں میں لکھا ہے کہ پھر دوبارہ قرآن کو زمین پر لانے والا ایک مرد قاری الاصل (مرزا قادیانی) ہوگا۔
(مجموعہ نج المصلی، فتاوی احمدیہ ج ۱ ص ۳۱)

لطف یہ ہے کہ حکیم قادیانی اسی کتاب کے صفحہ مذکورہ میں لکھتے ہیں کہ جنابت کی حالت میں مسجد میں جانا جائز نہیں ہے گویا مرزائی شریعت میں قرآن عزیز کا مرتبہ واعزاز مسجد سے کم اور گرا ہوا ہے۔ مرزائیت کے گرو حکیم نورالدین قادیانی وہما گرو "مرزا قادیانی" نے قرآن مجید کے ساتھ جو شوخ چشمانہ طلب وتوہین آمیز طریقہ روا رکھا ہے اس کو منتقم حقیقی جل شانہ کی غیرت وحلم نے برداشت نہ کیا اور اس نے مرزا قادیانی (جو کلام اللہ کی غلطیاں نکالنے کیلئے آئے تھے) کے قوت حافظہ کو سلب کر کے نسیان وفراموشی کی بھول بھلیاں میں مبتلا کر دیا۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی کو اقرار ہے کہ:

"حافظہ اچھا نہیں یاد نہیں رہا، (ریویو جلد نمبر ۳، ماہ اپریل ۱۹۰۳ء حاشیہ ۱۵۳)

"اور مجھے مراق ہے"۔ (ریویو ج ۲۵ نمبر ۸، اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

مرزائیو! کیا مراقی ونسیانی بھی نبی ہوتے ہیں؟ اگر ہوتے ہیں تو ایسا بھلکو نبی تمہیں مبارک۔ چنانچہ اس مراق ونسیان کا یا خدائی انتقام کا یہ اثر ہوا کہ مرزا قادیانی نے اپنے مصنفات کے اکثر وبیشتر جگہوں میں آیات قرآنی غلط لکھ کر اپنی نبوت ودعاوی باطلہ کو اپنے ہاتھوں دفن کر دیا ہے اور لطف یہ کہ مرزا قادیانی کی وہ نمک خوار امت جو نبوت مرزا کے ثبوت میں زمین وآسمان کے قلابے ملانے اور جھوٹ کو سچ کرنے میں طاق ویکتا ہے۔ اس کو بھی آج تک ان آیات کو تصحیح کرنے کی توفیق اور اب تک یکے بعد دیگرے طباعت واشاعت کے بعد بھی وہ غلطیاں موجود ہیں۔ چونکہ گرو اور چیلا دونوں کی نگاہوں میں قرآن کریم کی عظمت وحرمت باقی نہیں ہے، اس لئے ان کی لاٹھی میں آواز نہیں۔ اب کتب مرزا قادیانی سے وہ آیات قرآنی لکھتا ہوں جو قادیانی نے غلط لکھی اور آج تک لکھی ہوئی ہیں۔ ناظرین ملاحظہ فرما کر مرزائی نبوت کی داد دیں گے۔

الفاظ مرزا قادیانی

۱۔ "وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتو بسورۃ من مثلہ وان لم تفعلوا ولن تفعلوا"

(سرمہ چشم آریہ حاشیہ ص ۱۴ طبع قادیان دسمبر ۱۹۲۳ء، براہین احمدیہ ص ۳۹۵، ۵۳۶ طبع لاہور، نور الحق ج ۱ ص ۱۰۹ طبع لاہور ۱۳۱۱ھ)

آیت قرآنی

"وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداء کم من دون اللہ ان کنتم صادقین، فان لم تفعلوا ولن تفعلوا (سورۃ بقرہ: ۲۳)

سرمہ چشم آریہ ص ۱۴ طبع اول ریاض ہند پریس امرتسر ۱۸۸۶ء۔ ش

الفاظ مرزا قادیانی

۲۔ قل لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا

(سرمہ چشمہ آریہ ص ۱۱ طبع قادیان دسمبر ۱۹۹۳ء نور الحق ج ۱ ص ۱۰۹ طبع لاہور ۱۳۱۱ھ)

آیت قرآنی

"قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یأتوا (الاسراء: ۸۸)

الفاظ مرزا قادیانی

۳..... انزل ذکراً و روسولاً

(ایام الصلح ص ۸۲ طبع قادیان اگست ۱۹۹۸ء)

آیت قرآنی

" قد انزل اللّٰہ الیکم ذکراً رسولا یتلوا علیکم آیات اللّٰہ"

الفاظ مرزا قادیانی

۴..... آمنت بالذی آمنت بہ بنوا اسرائیل. (اربعین نمبر ۳ ص ۴۵، سراج منیر حاشیہ صفحہ ۲۶ طبع قادیان مئی ۱۸۹۷ء)

آیات قرآنی

"قال آمنت انہ لا الہ الا الذی آمنت بہ بنوا اسرائیل" (سورۃ یونس: ۹۰)

الفاظ مرزا قادیانی

۵..... یوم یاتی ربک فی ظلل من الغمام.

(حقیقۃ الوحی ص ۱۵۴، طبع قادیان دسمبر ۱۹۳۴)

۱..... سرمہ چشم آریہ حاشیہ ص ۱۳ طبع اول ریاض ہند امرتسر ۱۸۸۶ء۔ ۲..... ایام الصلح مطبوعہ بار دوم ص ۸۱ دسمبر ۱۹۲۳ء۔ ۳..... اربعین ص ۳۵ دسمبر ۱۹۰۲ء۔ ۴..... حقیقۃ الوحی مطبوعہ ۱۹۰۷ء۔ ش

آیت قرآنی

"هل ينظرون الا ان ياتيهم الله فى ظلل من الغمام"

(سورۃ البقرہ:۲۱۰)

الفاظ مرزا قادیانی

۶ ..... جادلهم بالحكمة والموعظة الحسنة"

(نور الحق ج ۱ ص ۴۶، طبع لاہور ۱۳۱۱ھ، تبلیغ رسالت ج ۳ ص ۱۹۴ تا ۱۹۵)

آیت قرآنی

ادع الى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتى هى احسن

(سورہ نحل: ۱۲۵)

اس کے علاوہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸۵، ایام الصلح ص ۱۶۱، ازالہ اوہام ج ۲ ص ۲۷۵، طبع قادیان ستمبر ۱۹۲۹ء میں آیات قرآنیہ غلط لکھی ہیں۔ ایسے غلط گو وغلط کار انسان کے عجیب وغریب دعاوی پر وہی شخص کان دھر سکتا ہے جو خود گمراہیوں کی گتھیوں میں الجھا ہوا ہو۔

اللہ اکبر! اس غلط کاری وغلط گوئی کے باوجود ادعائے نبوت ورسالت۔

اللہ رے اس حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

ملائکہ کے وجود سے انکار

اسلامی دنیا کا ہر فرد اس سے واقف ہے کہ شریعت اسلامیہ فرشتوں کے وجود کو نہ صرف تسلیم کرتی ہے بلکہ جزو ایمان قرار دیتی ہے اور قرآن کریم میں ان کے وجود کے ساتھ میں بیان کیا بلکہ اس سے بڑھ کر مزید شرف ملائکہ کو ہی عطا کیا گیا کہ ان کی دشمنی وعداوت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی دشمنی وعداوت بتائی ہے۔ ذیل کے حوالوں سے ملائکہ کے وجود نزول وتقرب کا اندازہ کیجئے۔

۱۔ قل من کان عدوا لجبریل فانه نزله علی قلبک باذن الله(بقرۃ۹۷)

۲۔ من کان عدو الله وملئکته ورسله وجبریل ومیکٰل فان الله عدو للکفرین۔ (ہود:۷۷)

۳۔ اذ تقول للمومنین الن یکفیکم ان یمدکم ربکم بثلثة الاٰف من الملئکة منزلین۔ (آل عمران:۱۲۴)

ان آیات قرآنیہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے مرزا قادیانی کے اقوال ملاحظہ فرمایئے جس میں ملائکہ کو ستاروں کی ارواح مانتے ہیں اور ان کے وجود نزول سے منکر ہو کر اپنے لئے کفر کی قبر کھودی ہے۔

۱..... ''جس طرح آفتاب اپنے مقام پر ہے اور اس کی گرمی و روشنی زمین پر پھیل کر اپنے خواص کے موافق زمین کی ہر ایک چیز کو فائدہ پہنچاتی ہے اسی طرح روحانیت ساویہ خواہ ان کو یونانیوں کے خیال کے موافق نفوس فلکیہ کہیں یا دساتیر اور وید کی اصطلاحات کے موافق ارواح کواکب سے ان کو نامزد کریں۔ یا نہایت سیدھے اور موحدانہ طریق سے ملائک اللہ کا ان کو لقب دیں''۔ (توضیح مرام خزائن ج ص ۶۷)

۲۔ ''ملائکہ اپنے وجود کے ساتھ کبھی زمین پر نہیں اترتے'' (خلاصہ: توضیح مرام خزائن ج ۳ ص ۶۶)

۳۔ ملک الموت زمین پر نہیں اترتا'' (خلاصہ: توضیح مرام خ ۳ ص ۶۶)

۴۔ ''وہ نفوس نورانیہ ملائکہ کواکب اور سیارات کے لئے جان کا سی حکم رکھتے ہیں اور ان سے ایک لحظہ کے لئے بھی جدا نہیں ہوتے''۔ (خلاصہ: توضیح مرام خزائن ۳ ص ۷۰)

۵۔ ''جن (ملائکہ) کو نفوس کواکب سے بھی نامزد کر سکتے ہیں'' (توضیح مرام خزائن ج ۳ ص ۷۱)

۶۔ ''بلاشبہ ان نفوس نورانیہ (ملائکۃ اللہ) کا اس میں بھی دخل ہے۔ اسی دخل کی رو سے شریعت غرا نے استعارہ کے طور پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں میں ملائکہ کا واسطہ ہونا ایک ضروری امر ظاہر فرمایا ہے''۔ (توضیح مرام خزائن ج ۳ ص ۷۰)

۷..... جبرائیل کو بھی جو سانس کی ہوا یا آنکھ کے نور کی طرح خدائے تعالیٰ سے نسبت رکھتا ہے'' (توضیح مرام خزائن ج ۳ ص ۷۰)

ہر مسلمان مرزا قادیانی کے ان ہفوات کو دیکھ کر اس امر کا اقرار کریگا کہ مرزا قادیانی اور ان کی ذریت کو اسلام سے ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی تعلق نہیں اور نہ ایمان کی روشنی ان کے دماغوں اور دلوں میں موجود ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسری بلکہ برتری کا دعویٰ

مرزا قادیانی کے مذکورۃ الصدر عجیب وغریب دعاوی نبوت ورسالت وشریعت جدیدہ ہی میں اس امر کی کافی روشنی موجود ہے کہ آپ (مرزا جی) معاذ اللہ! حضرت سید المرسلین خاتم النبیین کے نہ صرف ہم رتبہ ہیں بلکہ برتر و بہتر بھی ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی نے اپنے کفریہ وگستاخانہ دعوے کو مجمل نہ رکھا بلکہ مفصل صاف صاف

بیان کیا کہ وہ خصائص وفضائل جس کو قرآن کریم نے صرف ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص کر دیا ہے ان سب میں مرزا قادیانی انفرادی یا مشترکہ حیثیت سے حصہ دار ہیں۔ یعنی بعض محاسن وفضائل تو ایسے ہیں کہ اگرچہ اصل میں وہ محاسن صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں مگر مرزا قادیانی **بغیر شرکت غیر انفرادی** حیثیت سے اس پر قابض ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ اس میں مرزا قادیانی بھی شریک ہیں۔

مثلاً: بشارت اسمہ احمد اور آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ (سورہ توبہ آیت نمبر ۳۳) کا صحیح مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مگر مرزا قادیانی زبردستی اس وصف کو اپنے اوپر چسپاں کرتے ہوئے کہتا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے مصداق وموصوف نہیں تھے جیسا کہ گذشتہ صفحہ میں بیان ہوا۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی تعداد تین ہزار بتائی ہے۔ دیکھئے تحفہ گولڑویہ ج ۱۷ ص ۱۵۳۔

اور اپنے معجزات ونشانات کی تعداد تین لاکھ (حقیقۃ الوحی خ ج ۷۰، تتمہ ص ۵۰۳) اور دس لاکھ (براہین احمدیہ پنجم خزائن ۲۱ ص ۷۲) اور ساٹھ لاکھ..... بلکہ اتنے زیادہ جو دنیا کے کسی بادشاہ کی فوج اس کے برابر نہیں ہو سکتی (اعجاز احمدی خزائن ۱۹ ص ۱۰۷)

معلوم ہوا کہ آپ (مرزا جی) کا مرتبہ (معاذ اللہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی گناہ بلند ہے۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بطور نشان صرف چاند گہن ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں ہوئے۔

لہ خسف القمر المنیر وان لی
غسا القمران المشرقان اتنکر

(اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۳)

اور مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

"اب خدا تعالیٰ نے میری وحی، میری تعلیم اور میری بیعت کو..... مدار نجات ٹھہرایا ہے" (اربعین نمبر ۴ حاشیہ خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۵)

اس کے صاف معنی یہ ہوئے کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری اور فرمانبرداری باعث نجات نہیں اور نہ مرزا قادیانی کے مقابلہ میں حضور پرنور علیہ السلام کی اتباع کی ضرورت ہے۔

اور مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

" آتانی مالم یؤت احد من العالمین (خدا نے مجھ کو وہ چیز دی جو اس زمانہ کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی" (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

"لولاک لما خلقت الافلاک (اے مرزا اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا، (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۲)

ناظرین! انصاف سے فرمائیں کہ مرزا قادیانی ان ہفوات کے باوجود بھی اس قابل ہیں کہ..... کافر قرار نہ دیئے جائیں؟ تو بتایئے کہ شریعت اسلامیہ میں وجوہ کفر کیا ہیں؟ اور کافر کون ہے؟

اس کے بعد وہ محامد ومحاسن جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں، مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ میں بھی اس میں شریک ہوں یا وہ میرے ہی لئے مخصوص ہیں۔

۱۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ یداللہ فوق ایدیھم قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الھکم الہ واحد" (دافع البلاء، خزائن ج۱۸ص۲۲۶)

۲۔ وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین. (حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ص۸۵)

۳۔ سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً" (ضمیمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ص۷۰۷)

۴۔ وماینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ (اربعین نمبر۳ خزائن ج۱۷ص۳۸۵)

۵۔ ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم. (دافع البلاء ج۱۸ص۲۲۶)

۶۔ انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک وماتاخر.

(خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ص۷۱۱)

۷۔ مارمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ. (خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ص۷۰۵)

۸۔ دنا فتدلی فکان قاب قوسین او ادنیٰ" (خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ص۷۰۷)

۹۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ. (خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی خزائن ۲۲/۷۰۸)

۱۰۔ آلوک اللہ علی کل شئی (خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی ج۲۲ص۷۰۹)

۱۱۔ انا اعطیناک الکوثر. (خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی ج۲۲ص۷۱۳)

۱۲۔ ارادا للہ ان یبعثک مقاماً محموداً (خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ص۷۱۳)

۱۳۔ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مؤمنین. (حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ص۸۳)

۱۴۔ واتل علیھم ما اوحی الیک من ربک. (حقیقۃ الوحی ج۲۲ص۸۶)

۱۵۔ انک باعیننا. (حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ص۷۸)

۱۶۔ ولنجعلہ آیۃ للناس ورحمۃ منا. (حقیقۃ الوحی ج۲۲ص۸۶)

۱۷۔ زوجناکھا. (اربعین نمبر۲ ج۱۷ص۳۸۳)

۱۸۔ الحق من ربک فلاتکونن من الممترین (ازالہ اوہام خزائن ج۳ص۳۰۶)

۱۹۔ واللہ یعصمک من الناس. (براہین احمدیہ ج۱ص۲۵۰)

۲۰..... انا ارسلنا الیکم رسولاً شاهداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً.
(حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

۲۱..... ینّ انک لمن المرسلین، علی صراط مستقیم. (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

۲۲..... انی جاعلک للناس اماماً. (انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۷۹)

دراصل یہ تمام آیات قرآنیہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نازل ہوئی تھیں۔ لیکن مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ پر افترا کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان آیات کا مصداق میں ہوں جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ نعوذ باللہ مرزا قادیانی بقول خود حضرت افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل و بہتر ہیں۔

غالباً اسی وجہ سے خلیفہ قادیان اپنے ابا مرزا قادیانی کو افضل المرسلین مانتے ہیں اور قادیانی گزٹ اخبار الفضل ج ۱۵ نمبر ۹۶، ۷، ۹ ص ۱۵ کالم ۳، ۱۳ جون ۱۹۲۸ء جو امت مرزائیہ کا واحد ترجمان ہے لکھتا ہے کہ:

"انبیاء مقام حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے خادموں میں پیدا ہوں گے"

ایسا شخص جو سید الانبیاء افضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ایسے ناپاک حملے کرے نبوت و شان رسالت کے بجھانے اور مٹانے میں سعی لاحاصل کر رہا ہو وہ شریعت اسلامیہ کے نزدیک کافر بلکہ ڈبل کافر ہے اس لئے مرزا قادیانی اور ان کی امت اس فعل شنیع کی بدولت کافر اور اسلام سے خارج ہے۔

مسلمانو! اگر کوئی ہندو، حضور ﷺ کی عزت و آبرو پر کوئی ناپاک حملہ کرتا ہے تو تم ضبط و تحمل کی چادر کو ریزہ ریزہ کر دیتے ہو اور اس کے خون کے پیاسے ہو جاتے ہو۔ لیکن اسی آسمان کے نیچے مرزائیت اور قادنیت کے ہاتھوں، افضل الرسل ﷺ کی توہین و تضحیک ہو رہی ہے مگر آپ کی غیرت و حمیت میں اس قدر بھی حرارت پیدا نہیں ہوتی کہ آپ (خود حفاظتی کی غرض سے) ان قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کر کے خدا کی اس وسیع زمین کو (جیسا کہ وہ مسلمانوں پر تنگ کر رہے ہیں) ان پر تنگ کر دو، اور بتا دو کہ دنیا میں رسول اللہ ﷺ کی توہین کرنے والوں کی کم سے کم یہ سزا ہے (کہ ان سے کسی طرح کا معاشرتی تعلق نہ رکھا جائے تاکہ ان کے زہریلے جراثیم سے خود کو بچایا جا سکے)۔

توہین انبیاء کا ایک شرمناک مظاہرہ

مرزا قادیانی (معاذ اللہ! بزعم خود) تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل تھے، لکھتے ہیں:

۱..... "بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثناء ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے" (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۵۶)

۲۔ آدم نیز احمد مختار — دربرم جامہ ہمہ ابرار
آنچہ داد است ہر نبی را جام — داد آں جام را مرا بتمام
(نزول المسیح خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

۳۔۔۔ پس ظاہر ہے کہ جو شخص ان تمام متفرق ہدایتوں کو اپنے اندر جمع کریگا اس کا وجود ایک جامع وجود ہو جائیگا اور تمام نبیوں سے وہ افضل ہوگا" (چشمہ مسیحی خزائن ج ۲۰ ص ۳۸۱)

۴۔۔۔ تکدر ماء السابقین وعیننا الی آخر الایام لاتکدر

گذشتہ انبیاء کے سر چشمے گندے ہو گئے اور ہمارا (مرزا قادیانی کا) قیامت تک گندہ نہیں ہوگا۔

(اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۷۰)

۵۔۔۔ ان قدمی هذه علی منارة ختم علیها کل رفعة

ترجمہ از مرزا: اور یہ میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔ (خطبہ الہامیہ خزائن ج ۱۶ ص ۷۰)

۶۔۔۔ اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ غرق نہ ہوتے" (تتمہ حقیقۃ الوحی خ ۲۲ ص ۵۷۵)

مرزا قادیانی نے ان تمام حوالہ جات میں حضرات انبیاء علیہم السلام کے مقدس گروہ کی توہین وتنقیص کرتے ہوئے اپنے لئے ان سے افضلیت وبرتری ثابت کی ہے اس لئے شریعت اسلامیہ کی روشنی میں مرزا قادیانی اس قابل نہیں رہے کہ اسلام کی نسبت ان کی جانب کی جاسکے۔ کیوں کہ مرزا قادیانی خود فرماتے ہیں کہ "توہین انبیاء کفر ہے" (انوار الاسلام خزائن ج ۹ ص ۳۵)

"سنو! میرے نزدیک وہ بڑا ہی خبیث ملعون اور بدذات ہے جو خدا کے برگزیدہ اور مقدس لوگوں کو گالیاں دے"۔ (ملفوظات ج ۱۰ ص ۴۱۹، البلاغ المبین ص ۹ تقریر مرزا مرتبہ اکمل قادیانی)

اب اگر ہم مرزا قادیانی کے فرمودہ الفاظ سے آپ کو توہین انبیاء کے باعث یاد کرتے ہیں تو حق بجانب ہے اور مرزائیت کا آگ بگولہ ہونا ناحق وبے جا ہے۔

ایک نیا انکشاف

اخبار الفضل ج ۱۵ نمبر ۴۳، ۵۲ ص ۱۲، ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء، ۴ جنوری ۱۹۲۷ء میں مرزا قادیانی کی شان میں ایک قصیدہ مدحیہ شائع ہوا ہے جس کے دو شعر اس طرح ہیں۔

اس (مرزا) کی نگاہ جانفزا اس کا نفس حیات زا	اس کا کلام بے بہا اس کی دعا فلک رسا
ختم تکین اولیاء ظل مہین انبیاء	ساری ادائیں دل ربا نور خدا خدا نما

اس شعر میں مرزا قادیانی کے اوصاف میں سے ایک وصف یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ "ظل مہین انبیاء" ہیں یعنی انبیاء علیہم السلام کی توہین کرنے والے جتنے لوگ فرعون، ہامان، نمرود، شداد، ابوجہل، ابولہب وغیرہ

گذرے ہیں، مرزا قادیانی ان کے عکس ونکس ہیں۔ گویا امت مرزائیہ کا مرزا قادیانی کے متعلق یہ عقیدہ ہے۔

غضب کے فتنہ زا ہو اور عدو اولیاء تم ہو
مہین انبیاء ہو اور معین اشقیا تم ہو

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں مرزا قادیانی کی بدگوئی

حقائق ومشاہدات کی روشنی میں یہ حقیقت مسلم اور ناقابل انکار ہو چکی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک اولوالعزم، ذی اقتدار، محترم نبی اور رسول گذرے ہیں اور قرآن کریم کی آیات واحادیث نبوی نے آپ کی سچی نبوت ورسالت، تقدس وتقرب پر ناقابل رد شہادت دی ہے جس سے ہر مسلمان نہ صرف واقف بلکہ آپ کی محبت وعزت میں سرشار ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کی ناوک زبان سے جہاں باری عزاسمہ کا وجود، افضل الانبیا ﷺ انبیاء علیہم السلام، قرآن کریم وغیرہ زخمی ہوئے وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وجود مقدس بھی محفوظ نہ رہ سکا کہ آپ کے دامن تقدس پر ایسی ناپاک گالیاں اور بدترین گندگیاں اپنے منہ سے اچھالی ہیں کہ جس کے اظہار سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور حلیم سے حلیم شخص بھی دامن صبر وتحمل کے چاک کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

مرزائی عذر لنگ

اگرچہ مرزائیت کے نمک خواروں اور کاسہ لیسوں نے اپنے آقا (مرزا قادیانی) کی ان فحش کاریوں اور گندگیوں پر پردہ ڈالنے کی عجیب وغریب ناکام کوششیں کیں مگر اس پر بھی "عذر گناہ بدتر از گناہ" کا ہی مصداق رہا۔

منجملہ ازاں ایک عذر لنگ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی کے ان تمام الزامات واتہامات اس شخص کے متعلق ہیں جس کو عیسائی خدا کہتے ہیں اور یسوع کے نام سے پکارتے ہیں لیکن قادیانیت کے ان غلاموں یا عقلمندوں سے کوئی پوچھے کہ کیا اس اختلاف حیثیت وتبدل سے کسی شخص کی ذات بدل جاتی ہے؟ عیسیٰ علیہ السلام وہی ایک شخص ہیں جس کو مسلمان اولوالعزم پیغمبر اور عیسائی (بخیال فاسد) مسیح اور یسوع کہتے ہیں۔ بر حال اگر مرزا قادیانی نے عیسائیت کی آڑ میں ان فحش کاریوں کا ارتکاب کیا ہے تو اس سے مرزا قادیانی کی پیشانی سے یہ سیاہ داغ دور نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ بہر صورت یہ مرزائی گالیاں عیسیٰ علیہ السلام ہی کے لئے ہوں گی خواہ وہ کسی دروازے سے آئیں۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت رامی شناسم

علاوہ ازیں خود مرزا قادیانی نے (توضیح مرام خ ج ۳ ص ۲۵، تحفۂ قیصریہ ج ۱۲ ص ۲۷۲ تا ۲۷۷، ضمیمہ براہین احمدیہ خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۸، کشتی نوح، ج ۱۹ ص ۶۶) میں یسوع مسیح سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی مراد لیا ہے۔ لیکن میں مرزائیت کی دہان دوزی (منہ بند کرنے) اور عذرات بادرہ کی بربادی کیلئے اس جگہ مرزا قادیانی کی صرف وہ عبارتیں نقل کرتا ہوں جس میں مرزا قادیانی نے صاف صاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام و مسیح علیہ السلام و عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نام لیکر صدہا گھناؤنی گالیاں دی ہیں اور اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا۔ ناظرین ملاحظہ فرما کر اخلاق مرزا قادیانی کی داد دیں!

۱..... یوروپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔ اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے" (کشتی نوح خزائن ج ۱۹ ص ۷۱)

۲..... افسوس ہے کہ جس قدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہادات میں غلطیاں ہیں اُس کی نظیر کسی نبی میں بھی پائی نہیں جاتی۔ (اعجاز احمدی خ ج ۱۹ ص ۱۳۵)

۳..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اُس پر بددعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھلایا۔ اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو، مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا۔ (چشمہ مسیحی خزائن ج ۲۰ ص ۳۴۶)

۴..... ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے"۔ (اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱)

۵..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک شخص نے جو ان کا مرید بھی تھا اعتراض کیا کہ آپ نے ایک فاحشہ عورت سے عطر کیوں ملوایا انہوں نے کہا کہ دیکھ تو پانی سے میرے پاؤں دھوتا ہے اور یہ آنسوؤں سے"۔

(اخبار بدر، ۴ رمئی ۱۹۰۸ء)

۶..... کیا تمہیں خبر نہیں کہ مردی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہے عجزہ ہونا کوئی اچھی صفت نہیں ہے جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفت کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازواج سے بچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے"۔ (مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۸)

۷..... مسیح علیہ السلام کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار متکبر خود بیں خدائی کا دعویٰ کرنے والا"۔ (مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۳)

اس کے علاوہ ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۵۲ تا ۲۶۳، حقیقۃ الوحی ۱۴۸ تا ۱۵۰، دافع البلاء ۱۳، ۲۰، ۲۱، ضمیمہ

انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹ تا ۲۸۳ میں مرزا قادیانی نے اپنے سڑے ہوئے سنڈاس سے بہت سی گندگیاں نکال کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مقدس ذات و مطہر ناموس پر پھینکنے کی کوشش کی ہے بلکہ اپنے اسلام وانسانیت کو عالم آشکار کیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم پیغمبر جن کو قرآن کریم نے روح اللہ، کلمۃ اللہ، رسول اللہ، وجیہا فی الدنیا والآخرۃ، آل عمران آیت نمبر ۴۵ کے الفاظ سے سراہا گیا ہے۔ ان کی شان وناموس پر جس بدتہذیبی سے ناپاک دشنام ناک حملہ کیا گیا ہے اس سے مرزائیت کا اسلام وایمان خود بہ خود در گور ابطال دفن ہو گیا، اب اسلام مرزائیت کسی دوسرے ضرب وزد کا شرمندہ احسان نہیں رہا ہے۔

البتہ اس مقولہ مرزا کا اور اضافہ کر لیجئے کہ "توہین انبیاء کفر ہے" (نور الاسلام خزائن ج ۹ ص ۳۵) تا کہ بوقت ضرورت سند رہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار

دنیائے اسلام کا ہر ہر فرد اس امر سے واقف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حسب دستور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردہ زندہ کرنے اور کوڑھیوں کو اچھا کرنے اور اندھوں کو بینا کرنے کا ایک عظیم الشان معجزہ عنایت فرمایا تھا۔ چنانچہ اس کا تذکرہ قرآن مجید کی سورہ مائدہ و آل عمران میں صاف صاف موجود ہے۔

لیکن مرزا قادیانی نے جس تمسخر واستہزا سے معجزات بلکہ قرآنی آیات کا انکار کیا ہے اس سے بالیقین معلوم ہوتا ہے کہ آنجہانی علیہ ماعلیہ کے دل میں اسلام وایمان کی بالکل روشنی نہیں تھی اور بددینی و بے ایمانی سے تیرہ وتار تھا، ملاحظہ فرمایئے لکھتے ہیں:

۱..... عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا..... اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر وفریب کے اور کچھ نہیں تھا" (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم خزائن ۱۱ ص ۲۹۰)

۲..... یہ اعتقاد (معجزے کا) بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور اُن میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کیلئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی جیسے سامری کا گوسالہ" (ازالہ اوہام حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۶۳)

۳..... اگر یہ عاجز اس عمل (مسمریزم) کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل وتوفیق سے

امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا" (ازالہ اوہام حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸)

۴..... یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا"۔

(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۵۶)

اور لطف یہ کہ خود مرزا قادیانی ایک دوسری جگہ ان پرندوں کی پرواز کو قرآن کریم سے ثابت مانتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ: حضرت مسیح کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر اُن کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھے"۔ (آئینہ کمالات اسلام خزائن ج ۵ ص ۶۸) فرمایئے ایسے متضاد مختلف اقوال کے قائل بھی نبی ہو سکتے ہیں؟۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کی توہین وتذلیل بلکہ آیات قرآنی کا انکار اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ اس لئے تمام مسلمان اور حق پسند حضرات انصاف وغیرت ایمانی کو سامنے رکھ کر فرمائیں کہ کیا ایسے فرقہ ضالہ ومضلہ کہ جس نے آیات قرآنی ومعجزات انبیاء علیہم السلام کے پامال کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اس کے لئے بھی اسلام کا دروازہ کھل سکتا ہے؟ نہیں۔ تو پھر کیوں مرزائیت کے کفر میں شک کیا جاتا ہے!۔

حضرت مریم صدیقہ ومطہرہ کی عصمت وطہارت پر ناپاک اتہامات

حضرت مریم علیہا السلام کی پاک دامنی وعفت مآبی وطہارت شعاری، پرہیزگاری وزاہدانہ وعابدانہ زندگی پر قرآن کریم نے شہادت دی۔ اور آپ کو سیدۃ النساء کا معزز لقب عنایت فرمایا۔ ذیل کی آیات تلاوت فرمایئے:

۱..... واذ قالت الملئکة یمریم ان اللّٰہ اصطفک وطہرک واصطفک علی نساء العلمین (آل عمران:۴۲)

۲..... اذ قالت الملئکة یمریم ان اللّٰہ یبشرک بکلمة منه اسمه المسیح عیسی بن مریم (آل عمران:۴۵)

۳..... والتی احصنت فرجها فنفخنا فیها من روحنا (انبیاء:۹۱)

۴..... ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجها فنفخنا فیه من روحنا وصدقت بکلمت ربها وکتبه وکانت من القنتین (تحریم:۱۲)

ان آیات میں حضرت مریم صدیقہ کی عصمت وطہارت، فضیلت اور بزرگی بیان کی گئی ہے اور اس وجہ سے ان لوگوں کا دل جو مومن بالقرآن ہیں حضرت مریم کے محاسن ومناقب سے معمور ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی نے جس بیباکی وگستاخی سے مریم صدیقہ کے دامن عصمت کو داغدار بنانے کی کوشش کی ہے اس کو دیکھ کر ایک مسلمان

لرزہ براندام ہو جاتا ہے اور مرزائیت کے ایمان کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھری ہوئی نظر آتی ہیں۔

(۱)..... ''افغان یہودیوں کی طرح نسبت اور نکاح میں کچھ فرق نہیں کرتے لڑکیوں کو اپنے منسوبوں کے ساتھ ملاقات اور اختلاط کرنے میں مضائقہ نہیں ہوتا مثلاً صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ اختلاط کرنا اور اس کے ساتھ گھر سے باہر چکر لگانا اس رسم کی بڑی سچی شہادت ہے'' (خلاصہ حاشیہ ایام الصلح خزائن ج ۱۴ ص ۳۰۰)

(۲)..... ''میں تو اس کے (حضرت مسیح علیہ السلام) کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں۔ اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں۔ (کشتی نوح خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

(۳)..... ''کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔'' (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

(۴)..... ''یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی''۔ (حاشیہ کشتی نوح خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی نے جس دریدہ دہنی واتہام طرازی سے حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کی عصمت وناموس پر حملہ کیا ہے جس سے مرزا قادیانی کی ایمانی کیفیت خود بہ خود روشن ہو رہی ہے اور مرزائیت کے کفر وارتداد میں یہ شہادت کافی سے زیادہ ہے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں مرزا قادیانی کی گستاخیاں

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی جلالت قدر وعظمت ومرتبت اس قدر اظہر من الشمس ہے کہ نہ محتاج دلیل ہے اور نہ کسی مسلمان کا دل آپ کی محبت ورفعت سے ویران ہے۔ مگر یہ معلوم ہے کہ مرزا قادیانی کے تیر وسناں سے کسی مقدس گروہ ومقدس ہستی کی عزت وآبرو محفوظ نہیں رہ سکی۔ اس لئے یہ غیر ممکن تھا کہ مرزا قادیانی حضرت ممدوح الصدر کی توہین وتذلیل سے اپنے نامہ اعمال کی سیاہی میں اضافہ نہ کرتے۔ چنانچہ آپ نے جن الفاظ میں حضرت ممدوح کو یاد کیا ہے کہ آپ کے (نام نہاد) اسلام کیلئے قطعی فیصلہ ہے۔ لکھتے ہیں:

(۱).....

کربلائے است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

(نزول المسیح خزائن ج۱۸ص۴۷۷)

(۲).....اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا نجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا قادیانی) ہے کہ اُس حسین سے بڑھ کر ہے۔ (دافع البلاء خزائن ج۱۸ص۲۳۳)

(۳).....

وقالو علی الحسنین فضل نفسه
اقول نعم واللّٰه ربی سیظهر

"انہوں نے کہا کہ اس (مرزا) نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا میں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کردے گا"۔ (اعجاز احمدی خزائن ج۱۹ص۱۶۴)

(۴).....

"وشتان مابینی وبین حسینکم
فانی اوید کل آن وانصر

اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے کیوں کہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔

(۵).....

"واما حسین فاذکرو اوشت کربلا
الی ہذہ الایام محکون فانظروا

مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کرلو۔ اب تک تم روتے ہوئے پس سوچ لو۔ (اعجاز احمدی خزائن ج۱۹ص۱۸۱)

(۶).....**ووالله لیست فیه منی زیادة وعندی شهادات من الله فانظروا۔**

اور بخدا اس (امام حسین) میں مجھ سے کچھ زیادہ (فضیلت) نہیں اور میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں پس تم دیکھ لو۔ (ر خ ج۱۹ص۱۹۳)

(۷).....**والی قتیل الحب لکن حسینکم قتیل العدی فالفرق اجلی واظهر۔**

اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔ (ضمیمہ نزول المسیح خزائن ج۱۹ص۱۹۳)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی کی اس عبارت کو بغور ملاحظہ فرمائیں تا کہ آپ کو ان کے متعلق فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔ لکھتے ہیں

''غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسین یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔ (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۴۵)

اس لئے مرزا قادیانی مع اپنی امت کے خارج از ایمان ہوئے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء مقدس ہستیوں اور قرآن مجید کی توہین کے بعد یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ مرزا قادیانی ان ارشادات گرامی و احادیث نبوی پر جو مسلمانوں کے لئے حرز جان و رہنمائے ایمان ہیں حملہ نہ کرتے۔ چنانچہ آپ (مرزا جی) کے اخلاقی الفاظ بغیر کسی فرق و امتیاز کے احادیث کے متعلق یہ ہیں۔

(۱)..... ''جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کرے'' (حاشیہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ خزائن ج ۱۷ ص ۵۱)

۲..... ''اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں'' (اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۰)

۳..... ہم تو اب تک یہی سمجھتے تھے کہ حکم اس کو کہتے ہیں کہ اختلاف رفع کرنے کیلئے اس کا حکم قبول کیا جائے اور اس کا فیصلہ گو وہ ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے ناطق سمجھا جائے'' (اعجاز احمدی خ ج ۱۹ ص ۱۳۹)

مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کی شہادت لکھتے ہیں کہ:

۴..... حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا ہے کہ تمہاری حدیثوں کی میرے قول کے مقابل میں کیا حقیقت ہے۔ مسیح موعود اگر ہزار حدیث کو بھی غلط قرار دے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ وہ خدا کے نور سے حاصل کرتا اور احادیث انسانی روایت ہیں''۔ (الفضل نمبر ج ۱۸ ص ۹ ۳/ جولائی ۱۹۳۰ء)

ناظرین! وہ احادیث و ارشادات جو مسلمانوں کے لئے رہنمائے ایمان ہیں اور جن کی عظمت و جلالت بیش از بیش ہے ان تمام کو بغیر کسی فرق و امتیاز کے (مرزا جی) موضوع قرار دیتے ہیں بلکہ ردی کی ٹوکری میں پھینک رہے ہیں۔ فرمائیے کیا یہ احادیث کا توہین آمیز انکار نہیں ہے؟ اور کیا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پر حملہ نہیں ہے؟ بیشک ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی مع اپنے بال و پر کے اسلام سے خارج ہیں۔

تمام مسلمان مرزا قادیانی کے نزدیک کافر ہیں (معاذ اللہ)

ملت اسلامیہ کے تمام وہ افراد جو توحید باری ورسالت محمدی کلام الٰہی ودیگر ضروریات دین پر ایمان راسخ رکھتے ہیں اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام وبزرگان عظام کے محمود ومسنون طریقوں اور راستوں پر چل کر اپنے دین کے سنوارنے میں مصروف ہیں اور ہر اس باطل وشیطانی قوت کو جو قرآن کریم واحادیث وطریقہ صحابہ وائمہ کرام سے ٹکراتی ہو اس کے نابود کرنے میں ہمہ تن آمادہ ہیں۔ چنانچہ اسی نظریے کے مطابق مرزا قادیانی کے ان باطل دعاوی کو جو اسلام کے خلاف مرزائیت کی دکان چمکانے کے لئے کئے گئے ہیں اسلام کا ہر ہر فرد اس کے پامال وروندنے میں سرگرم عمل نظر آرہا ہے۔ ایسے شیفتگان (عاشقان) محمد ووابستگان اسلام کی مجموعی تعداد تمام دنیا میں مرزا قادیانی کے نزدیک نوے کروڑ (حاشیہ تحفہ گولڑویہ خ ۱۷ ص ۲۰۰) اور امت مرزائیہ کے نزدیک ۶۹ کروڑ ساٹھ لاکھ ستر ہزار چھ سو تینتیس ہے۔ (ریویو ماہ اگست ۱۹۳۲ء)

مرزائیو! احد کما کاذب ان دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے، لیکن مرزا قادیانی ان نوے کروڑ یا ۶۹ کروڑ مسلمانوں ومومنوں کو جو حقیقی دامن رسالت سے وابستہ اور شیدائے اسلام ہیں محض اس وجہ سے کہ ان کی مصنوعی نبوت کے منکر ہیں بیک جنبش قلم کافر وجہنمی قرار دیتے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے لکھتے ہیں:

۱..... کفر دو قسم پر ہے (اول) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ (دوم) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۸۵)

۲..... ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے" (انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۶۲)

۳..... "بہر حال جب کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے"

(نجم الہدیٰ ج ۱ ص ۳۰۸، منقول از تشحیذ الاذہان ج ۶ نمبر ۳ ص ۱۳۵)

۴..... "اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے"

(حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۸)

مرزا محمود خلیفہ قادیان کے عقائد

۱..... ''جو حضرت (مرزا) کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے''۔

(عقائد محمودیہ نمبر ۱ ص ۴ تشحیذ الاذہان ج ۶ ص ۱۴۰ اپریل ۱۹۱۱ء)

۲..... ''آپ (مسیح موعود) نے اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے'' (عقائد محمودیہ نمبر ۱ ص ۴ تشحیذ الاذہان ج ۶ ص ۱۴۰ نمبر ۴ اپریل ۱۹۱۱ء)

۳..... ''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں میرے یہ عقائد ہیں۔ (آئینہ صداقت ص ۳۵)

ناظرین کرام! جب مرزائیت کے نزدیک تمام وہ مسلمان جو مرزا قادیانی کے مصنوعی وخود ساختہ نبوت پر ایمان نہیں رکھتے اور اس کا انکار کرتے ہیں کافر اور اسلام سے خارج ہوئے تو اس کے صاف معنی یہ ہوئے کہ توحید باری ورسالت نبی ودیگر ضروری عقائد جو اسلام کے سنگ بنیاد ہیں وہ ایک بے کار اور لاشئی ہیں کیوں کہ نجات اس وقت تک نہیں مل سکتی جب تک مرزائیت کے بت کی پرستش نہ کی جائے۔

کیا مسلمان اپنے کلیجہ پر پتھر کی سل رکھ کر بھی اس امر کے تسلیم پر آمادہ ہو سکتے ہیں اور کیا ملت اسلامیہ کے ہزار ہا اولیاء اقطاب، ابدال، صوفیا، مشائخ، علماء کو مرزائیت کے تیر کفر سے رخمی ہوتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ اس لئے مرزائیت کفر کے اس انتہائی طبقے میں پہنچ چکی ہے جہاں سے اس کو سوائے کفر کے اور کچھ نظر نہیں آتا ہے۔ بالکل ٹھیک ہے، کل اناء یترشح بمافیہ۔

مرزائیوں کی بناوٹی صورت سے دھوکہ نہ کھائیں

بعض ناواقف مسلمانوں میں یہ غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے کہ مرزائی مسلمانوں جیسی نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، زکوۃ دیتے ہیں، قرآن کریم پڑھتے ہیں، دیگر احکام اسلامیہ کی پابندی کرتے ہیں اور اشاعت وتبلیغ اسلام کا کام جس مستعدی، تندہی سے ہندوستان ودیگر ممالک انگلستان، امریکہ وغیرہ میں کر رہے ہیں اس طرح مسلمانوں کا کوئی طبقہ اس میں حصہ نہیں لے رہا ہے، اس لئے ان کو کافر بے ایمان کہنا تنگ نظری، فرقہ پرستی وتعصب پر مبنی ہے۔ اگر ایسے پابند اور محافظ اسلام بھی کافر وبے ایمانوں میں شمار کئے جائیں گے تو نہیں معلوم مسلمان کس طبقہ میں آباد ہیں۔ نہیں معلوم یہ فریب آمیز غلطی ان ناواقف مسلمانوں نے مرزائیوں کے ظاہری اعمال وافعال سے اخذ کیا ہے یا قادیانیوں کی کارفرمائیوں کا نتیجہ ہیں جو اپنے گندے عقائد کے پوشیدہ رکھنے کیلئے کیا گیا ہے۔

اہل قبلہ کو کافر کہنے کے اسباب

موخر الذکر کی تائید حالات وواقعات کررہے ہیں اس لئے میں ان مسلمانوں کو بتانا چاہتا ہوں جو اب تک اس غلطی میں مبتلا ہیں اور مرزائیوں کو اسلام میں داخل مانتے ہیں کہ شریعت اسلام میں یہ قانون ہے کہ وہ شخص جو بظاہر احکام اسلامیہ کا پابند ہے اور اشاعت اسلام میں جان توڑ کر کوشش کرتا ہے لیکن اسلام کے بنیادی امور وضروری عقائد مثلاً حشر ونشر توحید وختم نبوت کا منکر ہے یا اس میں کچھ ایسی تاویل توجیہہ کرتا ہے جس سے وہ عقائد درہم برہم ہوجاتے ہیں یا وہ شخص ایسے امور کا مرتکب ہے جو شریعت کی نظروں میں موجبات وعلامات کفر ہیں۔ مثلاً بت پرستی، اہانت انبیاء، احکام شرعی کی تضحیک وتوہین تو ایسے شخص کو دین اسلام اپنے حدود سے باہر سمجھتا ہے۔ جیسا کہ مستند اسلامی کتب میں یہ قانون مذکور ہے اور حضرت مولانا انور شاہ صاحب نے ان تمام عبارات و اقوال کو اپنی کتاب "اکفار الملحدین" میں جمع کردیا ہے، ملاحظہ فرمائیے۔

۱..... ولانزاع فی کفر اهل القبلة المواظب طول العمر علی الطاعات باعتقاد قدم العالم ونفی الحشر ونفی العلم بالجزئیات ونحو ذالک وکذا بصد ورشئی من موجبات الکفر عنه. (شرح مقاصد ج۲ ص۲۶۸ تا ۲۷۰، از اکفار الملحدین ص۷ اطبع کراچی)

۲..... فمن انکر شیا من ضروریات لم یکن اهل القبلة ولو کان مجاهداً بالطاعات وکذا من باشر شیئا من امارات التکذیب کسجود الصنم والاهانة بامر شرعی والاستهزاء علیه فلیس من اهل القبلة" (ردالمحتار، از اکفار الملحدین ص۱۱)

جو شخص اسلامی احکام کی پابندی وبجا آوری دائمی طور پر کرتا ہو لیکن حدوث عالم، قیامت، توحید الٰہی وغیرہ جیسے ضروریات دین کا منکر ہے یا موجبات کفر، توہین انبیاء وغیرہ کا مرتکب ہے تو ایسا شخص مسلمان نہیں۔ ملخصاً۔

اب ان مرزائیوں کے عقائد واعمال نامہ کو دیکھنا چاہئے جو بظاہر نہ صرف مسلمان کہلاتے ہیں بلکہ ایمان واسلام کے واحد اجارہ دار ہیں کہ اس میں کفر کی گندگی تو نہیں بھری ہوئی ہے، تو اس کے لئے میں ناظرین سے عرض کروں گا کہ اس کتاب کے گذشتہ اوراق پر نظر ڈالئے جس میں مرزائی عقائد کے چند ایسے نمونے دکھلائے گئے ہیں جس میں توحید الٰہی وختم نبوت، وجود ملائکہ کے انکار اور انبیاء علیہم السلام وسید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص کا ایک شرمناک مظاہرہ کیا گیا ہے۔ اس لئے مرزائیوں کا یہ ظاہری ایمان واسلام اور اس کی اشاعت کو گہوارۂ کفر سے نکالنے میں کچھ بھی موثر نہیں ہوسکتی۔ جیسے کہ اگر کسی گلاس کے صاف شفاف ٹھنڈے پانی میں ایک قطرہ پیشاب کا ڈالدیا جائے تو اس پانی کی صفائی اور ٹھنڈک وشیرینی اس کو نجاست سے باہر نہیں

کرسکتی، اسی طرح مرزائیوں نے جو اپنے عقائد کی گندگی اسلام میں ڈال دی ہے اس کی وجہ سے خود ان کا ہی ایمان واسلام گندہ وبجس ہوکر رہ گیا ہے۔ اور تاوقتیکہ اپنے گندے عقائد سے تائب نہ ہوں دنیائے کفر میں ان کی موت زیست رہے گی۔

ممکن ہے کہ فرنگیت وہی روشنی کے دلدادگان اس رسالہ کو (جو کفریات مرزا کا آئینہ ہے) دیکھ کر علماء حق پر اپنی پوری قوت کے ساتھ حملہ آور ہوجائیں اور ان کی یہ بدگمانی وغلط فہمی کہ علماء شب وروز تکفیر بازی کے مکروہ مشغلہ میں مصروف رہتے ہیں کہیں یقین کی صورت نہ اختیار کرے۔ لہٰذا ایسے مسلم دوستوں کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ آپ حضرات بلا تامل اپنے متاع اخلاق کو علماء حق کی شان میں گستاخی کرکے ضائع کرتے ہیں۔ کیوں کہ علماء حق جب کسی کو کافر بے ایمان خارج از اسلام کہتے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ شخص جو اپنے افعال واقوال کے باعث کافر بن چکا دنیائے اسلام میں اس کے کفر کو ظاہر کرتے اور بتاتے ہیں۔

الغرض علمائے حق از خود کسی کو کافر نہیں بناتے بلکہ کافر کے کفر کو عیاں کرتے ہیں۔ مثلاً مرزائیوں کے عقائد باطلہ وکفریات کو ظاہر کرکے دنیائے اسلام پر یہ امر روشن کیا گیا ہے کہ یہ نام نہاد مسلمان قادیانی، اپنے عقائد واعمال کے سبب حدود اسلام سے باہر ہوچکے ہیں۔ ان کے دام فریب میں مت آؤ۔ اور ان کے ظاہری اسلام سے دھوکہ مت کھاؤ اور بس! **والسلام علی من اتبع الھدیٰ**

فردوس میں اقبال سے ملاقات

حکیم شرق کو میں نے اترسوں خواب میں دیکھا — محمد مصطفےٰ کی بارگاہ قدس میں پایا

کہاں میں اور کہاں وہ عرش سے نزدیک تر گوشہ — ملائک نے مجھے اقبال کی محفل میں پہنچایا

کہا میں نے کہ میں ہوں آپ کے لاہور کا شہری — مرے افکار پر ہے آپ کے افکار کا سایا

قلم ہو یا زباں کہتا ہوں وہ جو آپ نے لکھا — مری باتیں سنیں تو شاعر مشرق نے فرمایا

تمہارے ہاں ابھی تک سارق ختم نبوت ہیں — سمجھ میں کیا تمہاری دین پیغمبر نہیں آیا؟

شورش کاشمیری

انگریزی حکومت کی تائید وحمایت اور جہاد کی حرمت

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں ندویؒ

"کسی بھی مسلک ومذہب اور کسی بھی شخصیت پر کوئی تنقید کی جائے اور وہ کوئی نبی ہو یا کسی کو ملعون کیا جائے اور یہ جواز موجود نہ ہو یا کسی پر کوئی الزام عائد کیا جائے اور دلیل نہ ہو تو ایسے طعن وتشنیع اور الزامات کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

مجاہدین تحفظ ختم نبوت اور دین متین کی اولوالعزم شخصیات نے "قادیانیت" کے سلسلہ میں جو بھی بات کی قرآن وسنت کی روشنی میں کی ان کے پاس صرف دعوے نہیں تھے بلکہ دلائل لائن لگا کر صف بستہ کھڑے نظر آتے تھے۔

مرزا صاحب کی انگریز دوستی، انگریزی مراعات، انگریز کی چاپلوسی، اس کی تائید وحمایت، جہاد کی مخالفت اور اس کی اطاعت وفرمانبرداری کو جزو ایمان بنائے رکھنا قادیانیوں کا طغرائے امتیاز رہا ہے۔

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ نے ذیل کے مضمون میں انگریزوں کے ساتھ قادیانیوں کی وفاداری اور دین اسلام سے قادیانیوں کی غداری پر تحقیقی گفتگو فرمائی ہے۔ (ناصر الدین مظاہری)

قرآن مجید کی روشن تعلیمات اور روح اسلام کے بالکل برخلاف اور انبیاء ومرسلین صحابہ وتابعین اور ان کے متبعین کے اسوۂ حسنہ کے برعکس مرزا غلام احمد صاحب جن کو مامور من اللہ اور مرسل من عنداللہ ہونے کا دعوی ہے، اپنے عہد کے طاغوت اکبر انگریز کی تعریف میں رطب اللسان ہیں، وہ اسی حکومت کی تائید وحمایت میں سرگرم نظر آتے ہیں، جو اسلامی حکومت کی غاصب اور اسلامی اقتدار کی سب سے بڑی حریف اور اپنے زمانے میں فساد والحاد کی سب سے بڑی علمبردار تھی وہ ایسے کھلے لفظوں میں اس حکومت کی مدح وثنا کرتے ہیں جس کیلئے ایک صاحب ضمیر انسان تیار نہیں ہوسکتا، ان کو شروع سے اس مسئلے کا اتنا اہتمام تھا کہ ان کی کوئی تصنیف مشکل سے اس سے خالی نظر آتی ہے، انہوں نے اپنی پہلی اور سب سے اہم تصنیف "براہین احمدیہ" کے حصہ اول میں جس طرح اس حکومت کی تعریف وتوصیف کی ہے، اور اس کے احسانات وخدمات گنائے ہیں، اور جس طرح اسلامی انجمنوں کو مسلمانوں کی طرف سے وفاداری کا محضر پیش کرنے اور جہاد کو منسوخ وممنوع قرار دینے کا مشورہ دیا ہے، (اس کی تفصیلات کتاب قادیانیت، تحلیل وتجزیہ میں مطالعہ فرمائیں) یہ سلسلہ آخر وقت تک جاری رہا اس موضوع پر انہوں نے ایک وسیع کتب خانہ تیار کردیا جس میں انہوں نے بار بار اپنی وفاداری اور اخلاص اور اپنی خاندانی خدمات اور انگریزی حکومت کی تائید وحمایت میں اپنی سرگرمی اور انہماک کا ذکر کیا ہے، اور ایک ایسے زمانے میں جب مسلمانوں میں دینی حمیت کو بیدار کرنے کی سخت ضرورت تھی۔ بار بار جہاد کے حرام وممنوع ہونے کا اعلان کیا، یہاں پر نہایت اختصار کے ساتھ صرف چند عبارتیں اور اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں، ایک جگہ لکھتے ہیں:

"میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید وحمایت میں گزرا ہے، اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں، کہ اگر وہ اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں، میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب، مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچادیا ہے، میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہوجائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں، ان کے دلوں سے معدوم ہوجائیں" (تریاق القلوب ص ۱۵)

اپنی کتاب "شہادت القرآن" کے آخر میں لکھتے ہیں:

"میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں، یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں، ایک یہ کہ خدائے تعالیٰ کی اطاعت کرے، دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سائے میں پناہ دی ہو، سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے" (اشتہار گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ص ۳ کتاب الشہادۃ القرآن کے آخر میں)

ایک درخواست میں جو لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کو ۲۴ر فروری ۱۸۹۸ء کو پیش کی گئی تھی، لکھتے ہیں:

"دوسرا امر قابل گزارش یہ ہے کہ میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو تقریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں، اپنی زبان اور قلم سے اہم کام میں مشغول ہوں تاکہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کے دور کروں جو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں، اور میں دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں پر میری تحریروں کا بہت ہی اثر ہوا اور لاکھوں انسانوں میں تبدیلی پیدا ہوگئی" (تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص ۱۰)

ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں:

"میں نے بیسیوں کتابیں عربی، فارسی اور اُردو میں اس غرض سے تالیف کی ہیں کہ اس گورنمنٹ محسنہ سے ہرگز جہاد درست نہیں بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے، چنانچہ میں نے یہ کتابیں بصرف زر کثیر چھاپ کر بلاد اسلام میں پہنچائیں اور میں جانتا ہوں کہ ان کتابوں کا بہت سا اثر اس ملک پر بھی پڑا ہے اور جو لوگ میرے ساتھ مریدی کا تعلق رکھتے ہیں، وہ ایک ایسی جماعت تیار ہوتی جاتی ہے کہ جن کے دل اس گورنمنٹ کی سچی خیر خواہی سے لبالب ہیں، ان کی اخلاقی حالت اعلیٰ درجہ پر ہے، اور میں خیال کرتا ہوں کہ وہ تمام اس ملک کے لئے بڑی برکت ہیں، اور گورنمنٹ کیلئے دلی جاں نثار"

(عریضہ بحالی خدمت گورنمنٹ عالیہ انگریزی من جانب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص ۱۵ موسومہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں:

"مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلاد اسلام میں اس مضمون کے شائع کئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گزار اور دعا گو رہے، اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں یعنی اردو، فارسی، عربی میں تالیف کرکے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلادیں، یہاں تک کہ اسلام کے دو مقدس شہروں مکے اور مدینے میں بھی بخوبی شائع کردیں، اور روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ اور بلاد شام اور مصر اور کابل اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا، اشاعت کردی گئی جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے

وہ غلیظ خیالات چھوڑ دے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے، یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی ہے کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھا نہیں سکتا" (ستارہ قیصر ص ۳)

مرزا صاحب کی خصوصی توجہ مسئلہ جہاد پر مرکوز تھی جو انگریزی حکومت کے لئے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ تمام ممالک اسلامیہ میں (جن کا بڑا حصہ برطانیہ کے زیر اقتدار آچکا تھا) خاص تشویش اور اضطراب کا باعث تھا، مرزا صاحب نے جہاد کے دائمی طور پر منسوخ اور ممنوع ہو جانے کا اعلان فرمایا اور اس کو اپنے مسیح موعود ہونے کا نشان قرار دیا، چنددہ منارۃ المسیح کے اعلان میں فرماتے ہیں:

"تیسرے وہ گھنٹہ جو اس مینارہ کے کسی حصہ دیوار میں نصب کرایا جائے گا اس کے بجے یہ حقیقت کھلی ہے کہ تا کہ لوگ اپنے وقت کو پہچان لیں کہ آسمان کے دروازوں کے کھلنے کا وقت آگیا اب سے دینی جہاد بند کئے گئے اور لڑائیوں کا خاتمہ ہو گیا جیسا کہ حدیثوں میں لکھا گیا تھا کہ جب مسیح آئے گا تو دین کے لئے لڑنا حرام کیا جائے گا، سو آج سے دین کیلئے لڑنا حرام کیا گیا اب اس کے بعد جو دین کے لئے تلوار اٹھاتا ہے اور غازی نام رکھ کر کافروں کو قتل کرتا ہے وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے صحیح بخاری کو کھولو اور اس حدیث کو پڑھو جو مسیح موعود کے حق میں ہے یعنی یضع الحرب جس کے یہ معنی ہیں کہ جب مسیح آئے گا تو جہادی لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائیگا، سو مسیح آچکا اور یہی ہے جو تم سے بول رہا ہے" (اشتہار چنددہ منارۃ المسیح ب ت ضمیمہ خطبہ الہامیہ)

جہاد کے اس موقوف ہونے کو وہ اپنی "بعثت" کا مقصد اعظم قرار دیتے ہیں، "تریاق القلوب" کے ضمیمہ "اشتہار واجب الاظہار" میں لکھتے ہیں:

"غرض میں اس لئے ظاہر نہیں ہوا کہ جنگ و جدل کا میدان گرم کروں بلکہ اس لئے ظاہر ہوا ہوں کہ پہلے مسیح کی طرح صلح اور آشتی کے دروازے کھول دوں، اگر صلح کاری کی بنیاد درمیان نہ ہو تو پھر ہمارا سارا سلسلہ فضول ہے، اور اس پر ایمان لانا بھی فضول"۔

ایک جگہ اور بھی صفائی اور اختصار کے ساتھ لکھا ہے:

"میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے" (تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص ۱۷)

انگریزی حکومت کا قلعہ اور تعویذ

مرزا صاحب نے اپنے عربی رسالہ "نور الحق" میں پوری صفائی اور وضاحت کے ساتھ یہاں تک لکھ دیا ہے کہ ان کا وجود انگریزی حکومت کے لئے ایک قلعہ اور حصار اور تعویذ کی حیثیت رکھتا ہے، اپنی خدمات گناتے ہوئے لکھتے ہیں۔

فلی ان ادّعی التفرّد فی هذه الخدمات ولی ان اقول انی وحیدفی هذه التائیدات ولی ان اقول انی حرز لها وحصن حافظ من الآفات وبشرر ربی وقال ماکان الله لیعذبهم وانت فیهم فلیس للدولة نظیری ومثلی فی نصری وعونی وستعلم الدّولة ان کانت من المتوسّمین .(نور الحق ص ۳۴)

"مجھے حق ہے کہ میں دعوی کروں کہ میں ان خدمات میں منفرد ہوں اور مجھے حق ہے کہ میں یہ کہوں کہ میں اس حکومت کیلئے تعویذ اور ایسا قلعہ ہوں جو اس کو آفات و مصائب سے محفوظ رکھنے والا ہے اور میرے رب نے مجھے

بشارت دی اور فرمایا کہ اللہ ان کو عذاب نہیں دے گا جب تک تم ان میں ہو پس حقیقۃ اس حکومت کے پاس میرا کوئی ہمسر اور نصرت وتائید میں میرا کوئی مثیل نہیں، اگر خدا نے اس حکومت کو نگاہ اور مردم شناسی عطا کی ہے تو وہ اس کی تصدیق کرے گی۔"

خود کاشتہ پودا

مرزا صاحب نے اس درخواست میں جو لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کو ۲۴ر فروری ۱۸۹۸ء میں پیش کی تھی، یہاں تک لکھا ہے:

"یہ التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس سال کے متواتر تجربے سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کر چکی اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کی خیر خواہ اور خدمت گزار ہے اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت تزم واحتیاط اور تحقیق وتوجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں"۔ (تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص ۱۹)

کسی درخواست میں اپنے اور اپنی جماعت کے لئے "سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور موروثی مراہم گورنمنٹ" کے الفاظ آئے ہیں۔

پادریوں کے مناظرے میں جوش اور تیزی کی وجہ

مرزا صاحب کو انگریزی حکومت کے ساتھ ایسا اخلاص اور اس کی خیر خواہی کا ایسا جذبہ تھا کہ مسلمانوں کے جوش نفرت کو کم کرنے کے لئے مختلف تدبیریں کرتے تھے، انہوں نے عیسائی مناظرین اور پادریوں کے مقابلے میں جس جوش اور سرگرمی کا اظہار کیا، اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ ان عیسائی پادریوں نے اسلام کی تردید اور پیغمبر اسلام کی توہین میں ایسا رویہ اختیار کیا تھا جس سے مسلمانوں میں جوش واشتعال پیدا ہو جاتے اور حکومت وقت کو نقصان پہنچنے کا خطرہ تھا، اس لئے میں نے بھی مصلحۃً وقصداً ان کی تردید میں جوش وتاثر کا اظہار کیا تا کہ مسلمانوں کا جوش طبیعت فرو ہو جائے اور ان کو تسکین ہو، وہ لکھتے ہیں:

"میں اس بات کا بھی اقراری ہوں کہ جب کہ بعض پادریوں اور عیسائی مشنریوں کی تحریریں نہایت سخت ہو گئیں اور حد اعتدال سے بڑھ گئی اور بالخصوص پرچہ "نور افشاں" جو ایک عیسائی اخبار لدھیانہ سے نکلتا ہے نہایت گندی تحریریں شائع ہوئیں، اور ان مولفین نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت نعوذ باللہ ایسے الفاظ استعمال کئے تو مجھے ایسی کتابوں اور اخباروں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دل میں پیدا ہوا کہ مبادا مسلمانوں کے دلوں میں جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے، ان کلمات کا کوئی سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو، تب میں نے ان جوشوں کو ٹھنڈا کرنے کے لئے صحیح اور پاک نیت سے یہی مناسب سمجھا کہ اس عام جوش کو دبانے کے لئے حکمت عملی یہی ہے کہ ان تحریرات کا کسی قدر سختی

سے جواب دیا جائے تا سریع الغضب انسانوں کے جوش فرو ہو جائیں اور ملک میں کوئی بے امنی پیدا نہ ہو"

(ملاحظہ ہو ضمیمہ نمبر ۳ منسلک کتاب تریاق القلوب ص ۳۱ بعنوان "حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست")

انگریزی حکومت کے رضا کار اور جاسوس

ان تعلیمات اور اس عقیدہ اور تبلیغ کا قدرتی نتیجہ یہ تھا کہ انگریزی حکومت کی وفاداری اور اخلاص اور اس کی خدمت کا جذبہ قادیانی جماعت کے ذہن اور اس کی سیرت و اخلاص کا ایک جزو بن گیا اور انگریزی حکومت کو اس جماعت میں سے ایسے مخلص خادم اور ایسے مستعد رضا کار ہاتھ آئے جنہوں نے ہندوستان اور ہندوستان سے باہر حکومت کی گراں قدر خدمات انجام دیں اور اس کی خاطر اپنا خون بہانے سے بھی دریغ نہیں کیا، افغانستان میں عبداللطیف قادیانیت کا ایک پر جوش داعی تھا جو جہاد کی برملا تردید کرتا تھا، وہ افغان قوم کے اس جذبۂ جہاد کو فنا کرنے کے درپے تھا، جس نے کبھی اس ملک میں کسی غیر مسلم فاتح یا حکمران کے قدم جمنے نہیں دیئے اور جو انگریزی حکومت کو ہمیشہ پریشان کرتا رہا ہے، اسی بنا پر حکومت افغانستان نے اس کو قتل کر دیا۔

مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے خود اس کا ایک اطالوی مصنف کی کتاب کے حوالے سے ذکر کیا ہے وہ فرماتے ہیں:

"وہ اطالوی مصنف لکھتا ہے کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو اس وجہ سے شہید کیا گیا کہ وہ جہاد کے خلاف تعلیم دیتے تھے، اور حکومت افغانستان کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ اس سے افغانوں کا جذبۂ حریت کمزور پڑ جائے گا، اور اس پر انگریزوں کا اقتدار اچھا جائے گا"۔ (اخبار "الفضل" مورخہ ۶ راگست ۱۹۲۵ء)

اسی خطبہ میں وہ ارشاد فرماتے ہیں:

"اگر ہمارے آدمی افغانستان میں خاموش رہتے اور وہ جہاد کے باب میں جماعت احمدیہ کے مسلک کو بیان نہ کرتے تو شرعی طور پر ان پر کوئی اعتراض نہ تھا مگر وہ اس بڑھے ہوئے جوش کا شکار ہو گئے جو انہیں حکومت برطانیہ کے متعلق تھا، اور وہ اسی ہمدردی کی وجہ سے مستحق سزا ہو گئے جو قادیان سے لے کر گئے تھے"۔ (ایضاً)

اسی طرح ملا عبدالحلیم و ملا نور علی قادیانی کے پاس سے ایسی دستاویزیں اور خطوط برآمد ہوئے جن سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ افغانی حکومت کے غدار اور انگریزی حکومت کے ایجنٹ اور جاسوس ہیں۔

اخبار "الفضل" نے افغانی اخبار "امان افغان" کے حوالے سے اس اطلاع کو شائع کیا، وہ لکھتا ہے:

"افغان گورنمنٹ کے وزیر داخلہ نے مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے:

کابل کے دو اشخاص ملا عبدالحلیم چہار آسیائی اور ملا نور علی دوکاندار قادیانی عقائد کے گرویدہ ہو چکے تھے، اور لوگوں کو اس عقیدہ کی تلقین کر کے انہیں صلاح کی راہ سے بھٹکا رہے تھے جمہور نے ان کی اس حرکت سے مشتعل ہو کر ان کے خلاف دعوی دائر کر دیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجرم ثابت ہو کر عوام کے ہاتھوں پنجشنبہ ۱۱ رجب کو عدم آباد پہنچائے گئے، ان کے خلاف مدت سے ایک اور دعوی دائر ہو چکا تھا اور مملکت افغانیہ کے مصالح کے خلاف غیر ملکی لوگوں کے سازشی خطوط ان کے قبضے سے پائے گئے جن سے پایا جاتا ہے کہ وہ افغانستان کے دشمنوں کے ہاتھ بک چکے تھے" (الفضل مورخہ ۳ رمارچ ۱۹۲۵ء)

مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے اپنے اس سپاسنامہ میں جو ۱۹ر جنوری ۱۹۲۲ء کو پرنس آف ویلز کو پیش کیا تھا، ان واقعات کا فخریہ ذکر کیا اور ظاہر کیا کہ یہ سب قربانیاں انگریزی حکومت کے ساتھ اخلاص و وفاداری کا نتیجہ ہیں"

(Royal Highess The Prince Of Wales(P.P.7-9) A Present To His)

بجرم عشق تو ام می کشند غوغا نیست
تو نیز برسرِ بام آکہ خوش تماشائیست

اندازہ کی غلطی

مرزا صاحب حکومت برطانیہ کا اقبال اور اس کی وسعت و استحکام دیکھ کر یقین رکھتے تھے کہ ہندوستان میں انگریزی حکومت کو کبھی زوال نہیں آئے گا ان کے نزدیک اس سے وفاداری کا اظہار اور اس کی قسمت سے اپنی قسمت کو وابستہ کر دینا ایک بڑی سیاسی دور بینی اور اعلیٰ درجہ کی تدبر کی بات تھی، حقیقت یہ ہے کہ جو شخص دینی فراست اور سیاسی بصیرت دونوں سے محروم ہو، اس کا یہی فیصلہ اور اندازہ ہوگا، ان کے علم و ادراک پر یہ بات بالکل مخفی رہی کہ ان کے انتقال پر نصف صدی نہ گزرنے پائے گی کہ یہ غیر متزلزل انگریزی حکومت جس کو وہ "سایۂ الٰہ" اور "دولت دیں پناہ" سمجھتے تھے، ہندوستان سے اس طرح کوچ کر جائے گی کہ جیسے کبھی یہاں اس کا وجود نہ تھا، اور نہ صرف ہندوستان میں بلکہ ساری دنیا میں اس کا ستارۂ اقبال غروب ہو جائے گا۔

مرزا غلام احمد صاحب نے اس غیر اسلامی اور مخالف اسلام حکومت سے جس طرح اپنی نیازمندی کا اظہار کیا ہے اور جس جوش کے ساتھ مسلمانوں کو محکومی اور غلامی کی زندگی کو نعمت سمجھنے کی تلقین کی ہے، اس کو اس منصب و مقام سے کچھ مناسبت نہیں جس کے وہ مدعی ہیں۔

اقبال مرحوم نے اسی بوالعجبی اور تضاد کی طرف اپنے اشعار میں اشارہ کیا ہے ؎

شیخ اوڑ فرنگی را مُرید گرچہ گوید از مقام بایزید
گفت دیں را رونق از محکومیست زندگانی از خودی محرومیست
دولت اغیار را رحمت شمرد
روسیہا گرد کلیسا کرد و مُرد

(لیکن چہ باید کرد اے اقوام شرق)

نبوت محمدی کے خلاف بغاوت

ختم نبوت انعام خداوندی اور امت اسلامیہ کاامتیاز ھے

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

یہ عقیدہ ہے کہ دین مکمل ہو چکا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری پیغمبر اور خاتم النبیین ہیں، اور یہ کہ اسلام خدا کا آخری پیغام اور زندگی کا مکمل نظام ہے، ایک انعام خداوندی اور موہبت الٰہی تھا جس کو خدا نے اس امت کے ساتھ مخصوص کیا، اسی لئے ایک یہودی عالم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے اس پر بڑے رشک اور حسرت کا اظہار کیا اور کہا کہ قرآن کی ایک آیت ہے جس کو آپ لوگ پڑھتے رہتے ہیں، اگر وہ ہم یہودیوں کی کتاب میں نازل ہوتی اور ہم سے متعلق ہوتی تو ہم اس دن کو جس میں یہ آیت نازل ہوئی ہے، اپنا قومی تہوار اور یوم جشن بنا لیتے، اس کی مراد سورۂ مائدہ کی اسی آیت "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا" سے تھی جس میں ختم نبوت اور تکمیل نعمت کا اعلان کیا گیا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس نعمت کی جلالت وعظمت سے اس اعلان کی اہمیت سے انکار نہیں کیا صرف اتنا فرمایا کہ ہمیں کسی نئے یوم مسرت اور تہوار کی ضرورت نہیں، یہ آیت خود ایسے موقع پر نازل ہوئی ہے جو اسلام میں ایک عظیم الشان اجتماع اور عبادت کا دن ہے، اس موقع پر دو دو عیدیں جمع تھیں، یوم عرفہ (۹ ذی الحجہ) اور روز جمعہ۔

ذہنی انتشار سے حفاظت

اس عقیدہ نے اسلام کو انتشار پیدا کرنے والی اور ملت کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے والی ان تحریکات اور دعوتوں کا شکار ہونے سے بچایا جو تاریخ اسلام کی طویل مدت اور عالم اسلام کے وسیع ترین رقبہ میں وقتاً فوقتاً سر اٹھاتی رہیں، اسی عقیدہ کا فیض تھا کہ اسلام ان مدعیان نبوت اور محرفین اسلام کا بازیچۂ اطفال بننے سے محفوظ رہا جو تاریخ کے مختلف وقفوں اور عالم اسلام کے مختلف گوشوں میں پیدا ہوتے رہے "ختم نبوت" کے اسی حصار کے اندر یہ ملت ان مدعیوں کے دستبرد اور یورش سے محفوظ رہی جو اس کے ڈھانچے کو بدل کر ایک نیا ڈھانچہ بنانا چاہتے تھے اور وہ ان تمام سازشوں اور خطرناک حملوں کا مقابلہ کر سکی جن سے کسی پیغمبر کی امت اس سے پہلے محفوظ نہیں رہی اور اتنے طویل عرصہ تک اس کی دینی اور اعتقادی وحدت اور یکسانی قائم رہی اگر یہ عقیدہ اور یہ حصار نہ ہوتا تو یہ امت واحدہ ایسی مختلف اور متعدد امتوں میں تقسیم ہو جاتی جن میں سے ہر امت کا روحانی مرکز

الگ ہوتا، علمی وتہذیبی سرچشمہ الگ ہوتا، ہر ایک کی الگ تاریخ ہوتی، ہر ایک کے الگ اسلاف اور مذہبی پیشوا اور مقتدا ہوتے، ہر ایک کا الگ ماضی ہوتا۔

ختم نبوت کا زندگی اور تمدن پر احسان

عقیدۂ ختم نبوت درحقیقت نوع انسانی کے لئے ایک شرف وامتیاز ہے، وہ اس بات کا اعلان ہے کہ نوع انسانی سن بلوغ کو پہنچ گئی ہے، اور اس میں یہ لیاقت پیدا ہوگئی ہے کہ وہ خدا کے آخری پیغام کو قبول کرے، اب انسانی معاشرے کو کسی نئی وحی، کسی نئے آسمانی پیغام کی ضرورت نہیں اس عقیدے سے انسان کے اندر خود اعتمادی کی روح پیدا ہوتی ہے، اس کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ دین اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ چکا ہے، اور اب دنیا کو اس سے پیچھے جانے کی ضرورت نہیں، اب دنیا کو نئی وحی کے لئے آسمان کی طرف دیکھنے کے بجائے خدا کی پیدا کی ہوئی طاقتوں سے فائدہ اٹھانے اور خدا کے نازل کئے ہوئے دین واخلاق کے بنیادی اصولوں پر زندگی کی تنظیم کیلئے زمین کی طرف اور اپنی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے، عقیدۂ ختم نبوت، انسان کو پیچھے کی طرف لے جانے کے بجائے آگے کی طرف لے جاتا ہے، وہ انسان کے سامنے اپنی طاقتوں کو صرف کرنے کا جذبہ پیدا کرتا ہے، وہ انسان کو اپنی جدوجہد کا حقیقی میدان اور رُخ بتلاتا ہے، اگر ختم نبوت کا عقیدہ نہ ہو تو انسان ہمیشہ تذبذب وبے اعتمادی کے عالم میں رہے گا، وہ ہمیشہ زمین کی طرف دیکھنے کے بجائے آسمان کی طرف دیکھے گا، وہ ہمیشہ اپنے مستقبل کی طرف سے غیر مطمئن اور متشکک رہے گا، اس کو ہر مرتبہ ہر نیا شخص یہ بتلائے گا کہ گلشن انسانیت اور روضۂ آدم ابھی تک نامکمل تھا، اب وہ برگ وبار سے مکمل ہوا ہے۔ مرزا صاحب کا شعر:

روضۂ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تلک
میرے آنے سے ہوا کامل بحملہ برگ وبار

اور وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہوگا کہ جب اس وقت تک یہ نامکمل رہا تو آئندہ کی کیا ضمانت ہے اس طرح وہ بجائے اس کی آبیاری اور اس کے پھلوں اور پھولوں سے متمتع ہونے کے نئے باغباں کا منتظر رہے گا جو اس کو برگ وبار سے مکمل کرے۔

قادیانیت کی جسارت اور جدّت

اسلام کے خلاف وقتاً فوقتاً جو تحریکیں اٹھیں ان میں قادیانیت کو خاص امتیاز حاصل ہے وہ تحریکیں یا تو اسلام کے نظام حکومت کے خلاف تھیں یا شریعت اسلامی کے خلاف لیکن قادیانیت درحقیقت نبوت محمدی کے خلاف

ایک سازش ہے وہ اسلام کی ابدیت اور امت کی وحدت کو چیلنج ہے، اس نے ختم نبوت سے انکار کر کے اس سرحدی خط کو بھی عبور کر لیا، جو اس امت کو دوسری امتوں سے ممتاز و منفصل کرتا ہے اور جو کسی مملکت کے حدود کو حاضر کرنے کے لئے قائم کیا جاتا ہے، ڈاکٹر سر محمد اقبال نے اپنے ایک انگریزی مضمون میں جو ہندوستان کے مشہور اخبار (STATESMAN) میں شائع ہوا تھا، بڑی خوبی سے قادیانیت کی اس جسارت اور جدت کو واضح کیا ہے، وہ فرماتے ہیں:

''اسلام لازماً ایک دینی جماعت ہے جس کے حدود مقرر ہیں یعنی وحدت الوہیت پر ایمان، انبیاء پر ایمان اور رسول کریم کی ختم رسالت پر ایمان، دراصل یہ آخری یقین ہی وہ حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ امتیاز ہے اور اس امر کے لئے فیصلہ کن ہے کہ فرد یا گروہ ملت اسلامیہ میں شامل ہے یا نہیں مثلاً بہوسماج خدا پر یقین رکھتے ہیں اور رسول کریم کو خدا کا پیغمبر مانتے ہیں لیکن انھیں ملت اسلامیہ میں شمار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ قادیانیوں کی طرف وہ انبیاء کے ذریعہ وحی کے تسلسل پر ایمان رکھتے ہیں اور رسول کریم کی ختم نبوت کو نہیں مانتے جہاں تک مجھے معلوم ہے کوئی اسلامی فرقہ اس حد فاصل کو عبور کرنے کی جسارت نہیں کر سکا ایران میں بہائیوں نے ختم نبوت کے اصول کو صریحاً جھٹلایا لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ وہ الگ جماعت ہیں، اور مسلمانوں میں شامل نہیں ہیں، ہمارا ایمان ہے کہ اسلام بحیثیت دین کے خدا کی طرف سے ظاہر ہوا لیکن اسلام بحیثیت سوسائٹی یا ملت کے رسول کریم کی شخصیت کا مرہون منت ہے میری رائے میں قادیانیوں کے سامنے صرف دو راہیں ہیں یا وہ بہائیوں کی تقلید کریں یا ختم نبوت کی تاویلوں کو چھوڑ کر اس اصول کو پورے مفہوم کے ساتھ قبول کر لیں، ان کی جدید تاویلیں محض اس غرض سے ہیں کہ ان کا شمار حلقۂ اسلام میں ہوتا کہ انہیں سیاسی فوائد پہنچ سکیں۔'' حرف اقبال ص ۱۳۶-۱۳۷

ایک دوسرے مضمون میں لکھتے ہیں:

''مسلمان ان تحریکوں کے معاملہ میں زیادہ حساس ہے جو اس کی وحدت کے لئے خطرناک ہیں، چنانچہ ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو لیکن اپنی بناء نئی نبوت پر رکھے اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھے، مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے ایک خطرہ تصور کرے گا اور یہ اس لئے کہ اسلامی وحدت ختم نبوت سے ہی استوار ہوتی ہے۔''

آگے چل کر لکھتے ہیں:

''یہ ظاہر ہے کہ اسلام جو تمام جماعتوں کو ایک رسی میں پرونے کا دعویٰ رکھتا ہے، ایسی تحریک کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں رکھ سکتا جو اس کی موجودہ وحدت کیلئے خطرہ ہو اور مستقبل میں انسانی سوسائٹی کیلئے مزید افتراق کا باعث بنے۔'' (اقبال اور عصر حاضر)

دعویدارانِ نبوت

مرزا غلام احمد صاحب کی جدوجہد اور تحریک کا لازمی اور منطقی نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ نبوت کی حرمت وعظمت اور اس منصب کی آبرو اور شرف اٹھ جائے، انہوں نے نبوت کے اجراء و تسلسل پر جو زور قلم صرف کیا اور

اس کی جس طرح تبلیغ واشاعت کی انہوں نے الہام کو جو اہمیت دی اور اس پر جس طرح نبوت کی بنیاد رکھی، اس کا نتیجہ یہی ہونا چاہئے کہ نبوت بازیچۂ اطفال بن جائے وہ اگر چہ نبوت کے اجراء وتسلسل کی تقریر محض اپنی نبوت کے امکان وثبوت کے لئے کرتے ہیں، اور ختم نبوت کا انکار محض اپنی حد تک ہے ورنہ آنے والوں کے لئے وہ اپنے ہی کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں۔ علامہ اقبال کے بلیغ الفاظ میں:

"خود بانی احمدیت کا استدلال جو قرون وسطی کے متکلمین کے لئے زیبا ہوسکتا ہے یہ ہے کہ اگر کوئی دوسرا نبی نہ پیدا ہو سکے تو پیغمبر اسلام کی روحانیت نامکمل رہ جائے گی، وہ اپنے دعوے کے ثبوت میں کہ پیغمبر اسلام کی روحانیت میں پیغمبر خیز قوت تھی، خود اپنی نبوت کو پیش کرتا ہے لیکن آپ اس سے پھر دریافت کریں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت ایک سے زیادہ نبی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے؟ تو اس کا جواب نفی میں ہے، یہ خیال اس بات کے مترادف ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی نہیں، میں آخری نبی ہوں، اس امر کے سمجھنے کے بجائے کہ ختم نبوت کا اسلامی تصور نوع انسان کی تاریخ میں بالعموم اور ایشیا کی تاریخ میں بالخصوص کیا تہذیبی قدر رکھتا ہے، بانی احمدیت کا خیال ہے کہ ختم نبوت کا تصور ان معنوں میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی پیرو نبوت کا درجہ حاصل نہیں کرسکتا، خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو نامکمل پیش کرتا ہے جب میں بانی احمدیت کی نفسیات کا مطالعہ ان کے دعوائے نبوت کی روشنی میں کرتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے دعوی کے ثبوت میں پیغمبر اسلام کی تخلیقی قوت کو صرف ایک نبی یعنی تحریک احمدیت کے بانی کی پیدائش تک محدود کر کے پیغمبر اسلام کے آخری نبی ہونے سے انکار کر دیتا ہے، اس طرح یہ نیا پیغمبر چپکے سے اپنے روحانی مورث کی ختم نبوت پر متصرف ہو جاتا ہے۔" (حرف اقبال ص ۱۵۰، ۱۵۱)

لیکن لوگوں کا ذہن اس نکتہ کے سمجھنے سے قاصر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت آفرینی کی قوت ایک فرد واحد کے لئے مخصوص اور اس کی ذات تک محدود ہو اور نہ اس سے پہلے اس قوت نے اپنا فعل کیا ہو اور نہ اس شخص کے بعد (جو بعثت محمدی کے تیرہ سو سال بعد آیا ہے اور اس کے بعد معلوم نہیں دنیا کو کتنے ہزار سال تک رہنا ہے) فعل کر سکے، چنانچہ دوسروں کا ذکر خود مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے لکھا ہے کہ:

"خدا تعالیٰ کافروں کی نسبت کہتا ہے مَاقَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ یعنی انہوں نے خدا تعالیٰ کی قدر کو نہیں سمجھا اور یہ سمجھ لیا ہے کہ خدا کے خزانے ختم ہو گئے اس لئے کسی کو کچھ دے نہیں سکتا، اسی طرح یہ کہتے ہیں کہ خواہ کتنا ہی زہد اور اتقا میں بڑھ جائے، پرہیزگاری اور تقوی میں کمی نبیوں سے آگے گذر جائے، معرفت الٰہی کتنی ہی حاصل کرے لیکن خدا اس کو کبھی نبی نہیں بنائے گا اور کبھی نہیں بنائے گا، ان کا یہ سمجھنا خدا تعالیٰ کی قدر کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے، ورنہ ایک نبی کیا میں تو کہتا ہوں ہزاروں نبی ہوں گے۔" (انوار خلافت ص ۶۲)

چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب کے بعد لوگوں کو نبوت کا دعوی کرنے کی عام جرأت ہوگئی، ہم کو کم سے کم ہندوستان کی تاریخ میں جو خاصی حد تک تفصیل کے ساتھ محفوظ ہے، اکبر کے سوا کسی شخصیت کا علم نہیں جس نے ختم نبوت کے انکار اور دین جدید کے ظہور کی جسارت کی ہو، اکبر نے بھی اس منظم اور واضح طریقہ پر جدید نبوت کا دعوی نہیں کیا

تھا، لیکن مرزا صاحب کے بعد یہ دروازہ عمومی طور پر کھل گیا، پروفیسر الیاس برنی صاحب نے ۱۳۵۵ھ ۱۹۳۶ء تک سات مدعیان نبوت کا حوالہ دیا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر زیادہ اہتمام سے ان مدعیان نبوت کی ''مردم شماری'' ہو تو صرف پنجاب میں اس سے بہت زیادہ تعداد ثابت ہوگی، ان مدعیان نبوت کی کثرت اور خام خیالی پر خود مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے احتجاج فرمایا، انہوں نے ایک تقریر میں فرمایا:

''دیکھو ہماری جماعت میں ہی کتنے مدعی نبوت کھڑے ہوگئے ہیں، ان میں سے سوائے ایک کے سب کے متعلق یہ خیال رکھتا ہوں کہ وہ اپنے نزدیک جھوٹ نہیں بولتے واقعہ میں ابتدا میں انہیں الہام ہوئے اور کوئی تعجب نہیں کہ اب بھی ہوتے ہوں، مگر نقص یہ ہوا ہے کہ انہوں نے اپنے الہاموں کو سمجھنے میں غلطی کھائی ہے، ان میں سے بعض سے مجھے ذاتی واقفیت ہے اور میں گواہی دے سکتا ہوں کہ ان میں اخلاص پایا جاتا تھا، خشیت الٰہی پائی جاتی تھی آگے خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ میرا یہ خیال کہاں تک درست ہے مگر ابتداء میں ان کی حالت مخلصانہ تھی، ان کے الہاموں کا ایک حصہ خدائی الہاموں کا تھا، مگر نقص یہ ہوگیا کہ انہوں نے الہاموں کی حکمت کو نہ سمجھا اور ٹھوکر کھا گئے۔''

لہ انوار خلافت، ص ۶۲ ۔ ۲ الفضل یکم جنوری ۱۹۳۵ء

غدار وطن اس کو بتاتے ہیں برہمن
انگریز سمجھتا ہے مسلماں کو گدا گر
پنجاب کے ارباب نبوت کی شریعت
کہتی ہے کہ یہ مومن پارینہ ہے کافر
آوازۂ حق اٹھتا ہے کب اور کدھر سے
مسکیں دلکم ماندہ دریں کشمکش اندر
(علامہ اقبالؒ)

تضاداتِ مرزا

حضرت علامہ نور محمد صاحب ناظمی

"آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی جس طرح عقائد کے سلسلہ میں ڈانواڈول بلکہ ڈھل مل یقین تھا اسی طرح اس کے دعاوی اور الہامات میں اس قدر تضاد بیانیاں، خلاف واقعہ تاویلات اور جہل مرکب سے عبارت معرکہ آرائیاں ہیں کہ ایک شریف اور سنجیدہ انسان کو ایسے شخص کے فاسد عقائد و خیالات سے گھن محسوس ہونے لگتی ہے۔

ذیل کے مضمون میں مرزا صاحب کی تضاد بیانیوں کا اختصار و جامعیت کے ساتھ احاطہ کیا گیا ہے

(ناصر الدین مظاہری)

بوئے گل، نالہ دل دود چراغ محفل
جو تیری بزم سے نکلا وہ پریشاں نکلا

محدث ہونے کا اقرار

"یہ عاجزی خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کیلئے محدث ہو کر آیا ہے"۔

(توضیح المرام ۹ و ۱۰ از ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام ص ۱۰)

ازالہ کلاں ۱/۱۸۴، آئینہ کمالات اسلام ص ۳۶۷۔ حمامۃ البشریٰ ص ۴۳۔ شہادت القرآن ص ۶۱ میں مرزا قادیانی کو اپنی محدثیت کا اقرار ہے۔ اب اس کے برخلاف دیکھئے۔

محدث ہونے سے انکار

"اگر غیب کی خبر پانے والے کا نبی نام نہیں رکھتا تو پھر اللہ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہئے۔ تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی کسی اللہ کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے مگر نبوت کے معنی اظہار غیب ہے۔"

(ایک غلطی کا ازالہ خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۹)

اور حقیقت الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۴ میں محدثیت کی بجائے دعویٰ نبوت موجود ہے۔

مہدی ہونے کا اقرار

"یہ وہ ثبوت ہیں جو میرے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے پر کھلے کھلے دلالت کرتے ہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ خزائن ج ۱۷ ص ۲۶۴)

اور خطبہ الہامیہ حاشیہ خزائن ج ۱۶ ص ۲۴ تذکرۃ الشہادتین خزائن ج ۲۰ ص ۳ میں مہدویت کا اقرار ہے۔

مہدی ہونے سے انکار

"میرا یہ دعویٰ نہیں کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق من ولد فاطمة ومن عترتی وغیرہ ہے۔"
(ضمیمہ براہین احمدیہ خزائن ج۲۱ ص۳۵۶)

مسیح موعود ہونے کا اقرار

۱..... "اب ثبوت اسبات کا کہ وہ مسیح موعود جس کے آنے کا قرآن کریم میں وعدہ دیا گیا ہے یہ عاجز (مرزا) ہی ہے" (ازالہ اوہام خ ج۳ ص۴۶۸)

۲..... "اب جو امر کہ خدا تعالیٰ نے میرے پر منکشف کیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ مسیح موعود میں ہی ہوں۔"
(ازالہ خزائن ج۳ ص۱۲۲)

اور ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۴۶۹، اتمام الحجۃ خزائن ج ۸ ص ۲۷۵، شہادت القرآن خزائن ج ۶ ص ۳۷۱، خطبہ الہامیہ خ ج ۱۶ ص ۲۴، کشتی نوح خزائن ج ۱۹ ص ۵۰، تحفۃ الندوہ خزائن ج ۱۹ ص ۹۵، دافع البلاء خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۶ میں دعویٰ مسیحیت مذکور ہے۔

مسیح موعود ہونے سے انکار

"اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے، جس کا کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھتے ہیں۔ (الی ان قال.....) میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں۔" (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۹۲)
نشان آسمانی خزائن ج ۴ ص ۳۹۷ میں مسیحیت کا انکار ہے۔

نبی ہونے کا اقرار

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں" (ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷، اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۹ء)

"سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا" (دافع البلاء خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)

تتمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳، تجلیات الٰہیہ ص ۴۵، اربعین نمبر ۴ خ ج ۱۷ ص ۴۳۵، حاشیہ حقیقۃ الوحی خ ج ۲۲ ص ۷۶، تریاق القلوب خ ج ۱۵ ص ۲۸۳ میں بھی نبوت کا اقرار کیا گیا ہے اور اسی وجہ سے مرزا محمود خلیفہ قادیان معہ اپنی جماعت کے مرزا قادیانی کو سچا حقیقی نبی و رسول مانتے ہیں۔

(حقیقۃ النبوۃ ص ۱۷۴۔)

نبی ہونے سے انکار

۱..... ''میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر''۔
(اشتہار مورخہ ۲/ اکتوبر ۱۹۱۹ء، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳۰)

۲..... ''اور خدا کی پناہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں نبوت کا مدعی بنتا'' (حمامۃ البشریٰ خزائن ج ۷ ص ۲۹۷)

۳..... ''سوال۔ رسالہ فتح اسلام میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے''۔

اما الجواب۔ نبوت کا دعویٰ نہیں'' (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۳۲۰)

تحفہ بغداد خزائن ج ۷ ص ۹، ۳۳، حمامۃ البشریٰ خزائن ج ۷ ص ۲۴۳، ایام الصلح خزائن ج ۱۴ ص ۲۷۹، حاشیہ انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۲۸، حاشیہ کتاب البریہ خزائن ج ۱۳ ص ۲۱۵، میں پرزور الفاظ میں نبوت کا انکار کیا گیا ہے۔

مرزا قادیانی کے اقوال ودعاوی کو دیکھ کر مسٹر محمد علی لاہوری، مرزا قادیانی کی نبوت کے منکر ہیں اور ان کے مجدد ہونے کے قائل؛ اور اس کے لیے آپ نے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد (مرزا ئی) و پارٹی الگ بنائی ہے اور لطف یہ کہ ان دونوں پارٹیوں میں شدید عداوت وتکفیر بازی کا ایک محبوب مشغلہ جاری ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں جماعتوں کی تمام تر عداوت وفساد کے واحد ذمہ دار مرزا قادیانی کی ذات گرامی ہے۔ سچ ہے کہ:

سارے جہاں میں مجھے بدنام کردیا
نکلا تمہارے منہ سے نہ کوئی سخن درست

نبی تشریعی وحقیقی ہونے کا اقرار

۱..... ''ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی''۔ (اربعین نمبر ۴ خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

۲..... ''چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے''[1]

(حاشیہ اربعین نمبر ۴ خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

---

[1] اگرچہ مرزا قادیانی کے دعویٰ تشریعی نبوت کے ثابت کرنے کے لیے خود مرزا قادیانی کے الفاظ کافی ہی زائد ہیں۔ تاہم میں آپ کو یہ بھی دکھلانا چاہتا ہوں کہ مرزا قادیانی اپنی امت کی نظر میں کون اور کیسے تھے؟۔ چنانچہ ظہیر الدین اروپی، مرزا قادیانی کو نبی مستقل رسول حقیقی اور صاحب الشریعت والکتاب مانتے ہیں اور لا الہ الا اللہ احمد جری اللہ ان کا کلمہ طیبہ ہے اور قادیانی مسجد اقصیٰ اور قادیان کو قبلۂ عبادت سمجھتے ہیں۔ (دیکھو رسالہ المبارک) اور مرزا محمود خلیفہ قادیانی معہ اپنی ذریت کے مرزا قادیانی کو نبی تشریعی اور رسول حقیقی جانتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:

۱..... ”تیسری یہ بات بھی موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا (مرزا قادیانی) نام نبی رکھا۔ پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے۔ اس کے معنی سے حضرت (مرزا قادیانی) صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں“ (حقیقۃ الوحی ص ۷۴)۔

۲..... ”خدا تعالیٰ نے صاف لفظوں میں آپ (مرزا قادیانی) کا نام نبی اور رسول رکھا اور کہیں بروزی وظلی نہیں کہا پس ہم خدا کے حکم کو مقدم کریں گے اور آپ کی تحریریں جن میں انکساری اور فروتنی کا غلبہ ہے اور جو نبیوں کی شان ہے۔ اس کو ان الہامات کے ماتحت کریں گے۔“ (اخبار الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۱۴ء)۔

اس کے علاوہ اخبار ”الفضل قادیان“ جلد ۲ ص ۶۔ ۳ رجون ۱۹۱۵ء، کلمۃ الفصل ۳/۱۴ حاشیہ الہدیٰ وفی القرآن باب اول ص ۴۷۔ اور حقیقۃ النبوۃ حصہ اول ص ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۸۱، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، انوار خلافت ص ۳۸، ۵۰، میں بھی مرزا قادیانی کو حقیقی وتشریعی نبی تسلیم کیا گیا ہے۔ جس سے مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت تشریعی پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ مصنف

نبی تشریعی وحقیقی ہونے سے انکار

”جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔“ (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۰)

”من نیستم رسول دنیاوردہ ام کتاب“ اس کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں“ (ایک غلطی کا ازالہ خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۱، اخبار بدر ۱۹۰۸ء ص ۳)

مسیح موعود کی نبوت کا اقرار

۱..... ”جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے۔ اس کا انہیں حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا کہ وہ نبی بھی ہوگا“ (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۳۱)

۲..... ”اسی لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا۔“ (ایک غلطی کا ازالہ خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۹)

اور تتمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۰، اور ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۳۹۲، میں مسیح موعود کی نبوت کا اقرار موجود ہے۔

مسیح موعود کی نبوت کا انکار

”وہ ابن مریم جو آنے والا ہے کوئی نبی نہیں ہوگا بلکہ فقط امتی لوگوں میں سے ایک شخص ہوگا۔“

(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۴۴۹)

اتمام الحجہ خزائن ج ۸ ص ۲۹۴، ایام الصلح خزائن ج ۱۴ ص ۲۹۳، توضیح المرام خزائن ج ۳ ص ۵۶، تحفہ بغداد خزائن ج ۷ ص ۳۳، میں بھی مسیح موعود کی نبوت کا انکار کیا گیا ہے۔

مرزا قادیانی کے علاوہ اور مسیح بھی آسکتا ہے۔

''اس عاجز کی طرف سے بھی یہ دعویٰ نہیں کہ مسیحیت کا میرے وجود پر ہی خاتمہ ہے اور آئندہ کوئی مسیح نہیں آئے گا بلکہ میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آسکتا ہے'' (ازالہ اوہام خزائن ج۳ ص۱۵۹)

مرزا قادیانی کے علاوہ اور کوئی مسیح نہیں آسکتا

''پس میرے سوا اور دوسرے مسیح کے لیے میرے زمانہ کے بعد قدم رکھنے کی جگہ نہیں''

(خطبہ الہامیہ خزائن ج۱۶ ص۲۴۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا اقرار اور ان کے صعود و نزول سماوی سے انکار

(۱) ''قرآن میں تیس کے قریب ایسی شہادتیں ہیں جو مسیح ابن مریم کے فوت ہونے پر دلالت بین کر رہی ہیں غرض یہ بات کہ مسیح جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا اور اسی جسم کے ساتھ اترے گا نہایت لغو اور بے اصل بات ہے'' (ازالہ اوہام خزائن ۳/۲۵۴)

۲..... ''بلکہ قرآن شریف کے کئی مقامات میں مسیح کے فوت ہو جانے کا صریح ذکر ہے''

(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۲۵)

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم خزائن ج۲۱ ص۳۳۲، کشتی نوح خزائن ج۹ ص۱۶، ۶۵ الاستفتاء خزائن ج۲۲ ص۶۶۵، میں وفات مسیح کا ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے انکار اور ان کے صعود و نزول کا اقرار

۱..... ''اب ہم پہلے صفائی بیان کے لئے یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کے رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے۔ دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔ ان دونوں نبیوں کی نسبت عہد قدیم اور جدید کے بعض صحیفے بیان کر رہے ہیں کہ وہ دونوں آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور پھر کسی زمانہ میں زمین پر اتریں گے اور تم ان کو آسمان سے آتے دیکھو گے۔ ان ہی کتابوں سے کسی قدر الفاظ ملتے جلتے الفاظ احادیث نبویہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔'' (توضیح المرام خزائن ج۳ ص۵۲)

۲..... ''اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا'' (براہین احمدیہ حاشیہ خزائن ج۱ ص۵۹۳)

۳..... "اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے" (براہین احمدیہ حاشیہ خزائن ج ۱ ص ۲۰۱)

اور اس کے علاوہ ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۴۲، میں حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول وحیات کا اقرار کیا گیا ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام سے کلی فضیلت کا اقرار

۱..... "خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے"۔ (دافع البلاء خزائن ۱۸ ص ۲۳۳)

۲۔ لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا سب سے بڑھ کر مقام احمدؐ ہے
ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمدؐ ہے
(دافع البلاء خزائن ۱۸ ص ۲۳۰)

حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲، ۱۵۸، ۱۵۹، ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۸۰، کشتی نوح خزائن ج ۱۹ ص ۱۷، تذکرۃ الشہادتین ج ۲۰ ص ۲۴، چشمہ مسیحی خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۴، میں مرزا قادیانی نے اپنے کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تمام شان میں افضل قرار دیا ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام سے کلی فضیلت کا انکار

۱..... "اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے" (تریاق القلوب خ ج ۱۵ ص ۴۸۱)

۲..... "یہ تو ثابت ہے کہ اس مسیح (مرزا قادیانی) کو اسرائیلی مسیح پر ایک جزئی فضیلت حاصل ہے"

(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۴۵۰، حقیقت الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳، معراج منیر خزائن ج ۱۲ ص ۶)

حضرت مسیح علیہ السلام صاحب معجزہ تھے

"ہمیں حضرت مسیح علیہ السلام کے صاحب معجزات ہونے سے انکار نہیں بے شک ان سے بھی بعض معجزات ظہور میں آئے ہیں..... قرآن کریم سے بہر حال ثابت ہوتا ہے کہ بعض نشان ان کو دیئے گئے تھے"

(شہادت القرآن خ ج ۶ ص ۳۷۳)

اس کے برخلاف

"مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا..... اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا"

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰، ۲۹۱)

اس کے علاوہ ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۵۸ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲ میں نہایت مسخرہ پن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار کیا گیا ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی چڑیوں کا پرواز کرنا قرآن کریم سے ثابت ہے

"اور حضرت مسیح علیہ السلام کی چڑیاں باوجود یہ کہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے"

(آئینہ کمالات اسلام خزائن ج ۵ ص ۶۸)

اس کے برخلاف

"یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی پایہ ثبوت نہیں پہنچتا" (ازالہ اوہام حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۷)

حضرت مسیح علیہ السلام مسمریزم (جادوگری) میں کامل تھے

"اور اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن وحکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب (سفلی جادوگری) میں کمال رکھتے تھے" (ازالہ اوہام حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۷)

اس کے برخلاف

۱..."انجیل پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کو بھی کسی قدر علم مسمریزم میں مشق تھی مگر کامل نہیں تھے"

(تصدیق النبی ص ۲۲)

۲..."جو میں نے مسمریزمی طریق کا عمل الترب نام رکھا جس میں حضرت مسیح بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے"

(ازالہ اوہام حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۹)

حضرت مسیح علیہ السلام متواضع اور نیک تھے

"حضرت مسیح تو ایسے خدا کے متواضع اور حلیم اور عاجز اور بے نفس بندے تھے۔ جو انہوں نے یہ بھی روا نہ رکھا۔ جو کوئی ان کو نیک آدمی بھی کہے"۔ (براہین احمدیہ حاشیہ خزائن ج ۱ ص ۹۲)

اس کے برخلاف

"یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی اور یہ خراب

چال چلن.....ہے" (ست بچن حاشیہ خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۶)

نوٹ! پہلے حوالہ میں مسیح کے نیک نہ ہونے کی وجہ تواضع، حلم، عاجزی و بے نفسی کو قرار دیا ہے اور دوسرے میں شراب نوشی و بدچلنی بتائی ہے۔ مرزائیوں! کہو یہ کون دھرم اور کیسا نبی ہے؟۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا بوقت مصیبت قبول ہوئی

"جب مسیح کو یقین ہوگیا کہ یہ خبیث یہودی میری جان کے دشمن ہیں اور مجھے نہیں چھوڑتے تب وہ ایک باغ میں رات کے وقت جا کر زار زار رویا اور دعا کی کہ یا الٰہی اگر تو یہ بلا مجھ سے ٹال دے تو تجھ سے بعید نہیں تو جو چاہتا ہے کرتا ہے.....اسقدر رویا کہ دعا کرتے کرتے اس کے منہ پر آنسو رواں ہوگئے، اس کی دعا سنی گئی"۔ (تذکرۃ الشہادتین خزائن ج ۲۰ ص ۲۸)

اس کے برخلاف

"حضرت مسیح علیہ السلام نے ابتلاء کی رات میں جس قدر تضرعات کی وہ انجیل سے ظاہر ہیں۔ تمام رات حضرت مسیح جاگتے رہے اور جیسے کسی کی جان ٹوٹتی ہے غم واندوہ سے ایسی حالت ان پر طاری تھی۔ وہ ساری رات رو رو کے دعا کرتے رہے کہ تا وہ بلا کا پیالہ کہ جو ان کے لئے مقدر تھا ٹل جائے۔ پر باوجود اس قدر گریہ وزاری کے پھر بھی دعا منظور نہ ہوئی۔ کیونکہ ابتلاء کے وقت کی دعا منظور نہیں ہوا کرتی"۔ (تبلیغ رسالت ص ۱۳۲، ۱۳۳، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۷۵ حاشیہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحب اولاد تھے

۱..."حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحب اولاد تھے اور بہ سبب اس بڑے لمبے سفر کے مسیح یعنی بڑا سیاح بھی کہلایا۔ چنانچہ سرحد پشاور پر عیسیٰ خیل وعیسیٰ اقوام اسی کی اولاد معلوم ہوتی ہے۔" (اخبار الحکم ص ۹ مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۰۶ء)

۲..."اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں بھی رہے ہوں گے اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی بھی کی ہو۔ افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے۔ کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی ہی اولاد ہوں"۔ (مسیح ہندوستان میں خزائن ج ۱۵ ص ۷۰)

اس کے برخلاف

۱..."اور ظاہر ہے کہ دنیوی رشتوں کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی آل نہیں تھی۔"

(تریاق القلوب حاشیہ خزائن ج ۱۵ ص ۳۶۳)

۲..... ''انجیل کے بعض اشارات سے پایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح بھی جورو کرنے کی فکر میں تھے مگر تھوڑی سی عمر میں اٹھائے گئے ورنہ یقین تھا کہ اپنے باپ داؤد کے نقش قدم پر چلتے'' (آئینہ کمالات اسلام حاشیہ خزائن ج۵ ص۲۸۳)

تبلیغ رسالت ص۱۱۴ ج۱، مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۱۵۵ حاشیہ، اس کے علاوہ الحکم ۱۰؍اپریل ۱۹۰۵ء ص۴، ۵ منظور الٰہی ص۱۶۶، اعلام الناس ص۵۹ ج۱، الفضل ۱۷؍جولائی ۱۹۱۸ء ص۵، تشحیذ الاذہان ص۴ ماہ نومبر ۱۹۶۱ء میں حضرت مسیح علیہ السلام کی اولاد کا انکار کیا گیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریعی نبی تھے

۱..... ''ہمارے ظالم مخالف ختم نبوت کے دروازوں کو پورے طور پر بند نہیں سمجھتے۔ بلکہ ان کے نزدیک مسیح اسرائیل نبی کے واپس آنے کیلئے ابھی ایک کھڑکی کھلی ہے۔ پس جب قرآن کے بعد ایک حقیقی[1] نبی آ گیا اور وحی نبوت کا سلسلہ شروع ہوا تو کہو کہ ختم نبوت کیونکر اور کیسا ہوا'' (سراج منیر خ ج۱۲ ص۵)

۲..... ''عیسیٰ علیہ السلام تو خود براہ راست خدا کے نبی تھے۔ کیا ان کی پہلی شریعت منسوخ ہو جائے گی''
(اخبار الحکم ۱۴؍جولائی ۱۹۰۸ء ص۱۲)

۳..... ''مسیح علیہ السلام صاحب کتاب و شریعت است'' (التاویل الحکم ص۷۵)

اس کے برخلاف

۱..... ''حضرت مسیح علیہ السلام اپنی کوئی نئی شریعت لے کر نہ آئے تھے۔ بلکہ تورات کو پورا کرنے آئے تھے''
(اخبار الحکم ج۷ نمبر۲ ص۳، ۱۷؍جنوری ۱۹۰۳ء اور منظور الٰہی ص۲۹۲)

۲..... ''حضرت مسیح علیہ السلام صاحب شریعت نہ تھے'' (اخبار الحکم ۱۰؍فروری ۱۹۰۴ء ج۸ ص۳ نمبر۵)

حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے

۱..... ''اور یہی سچ ہے کہ مسیح فوت ہو چکا اور سری نگر محلہ خانیار میں اس کی قبر ہے'' (کشتی نوح خزائن ج۱۹ ص۷۶)

۲..... ''اور تم یقیناً سمجھو کہ عیسیٰ بن مریم فوت ہو گیا ہے۔ اور کشمیر سری نگر محلہ خانیار میں اس کی قبر ہے۔''
(کشتی نوح خزائن ج۱۹ ص۱۶)

---

[1] مرزا قادیانی کی اصطلاح میں حقیقی نبی کے معنی تشریعی نبی کے ہیں، جیسا کہ وہ لکھتے ہیں کہ: ''لیکن وہ شخص غلطی کرتا ہے جو ایسا سمجھتا ہے کہ اس نبوت و رسالت سے مراد حقیقی نبوت و رسالت ہے جس سے انسان خود صاحب شریعت کہلاتا ہے'' (اخبار الحکم ۱۷؍اگست ۱۹۱۹ء ج۳ ص۲۹، ضمیمہ النبوۃ ص۳۹) مصنف

''اس کے علاوہ کشتی نوح حاشیہ خزائن ج ۱۹ ص ۷۵، تذکرۃ الشہادتین خزائن ج ۲۰ ص ۲۹، اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۷، تحفہ گولڑویہ خزائن ج ۱۷ ص ۱۰۰، ست بچن خزائن ج ۱۰ ص ۳۰۵، راز حقیقت خزائن ج ۱۴ ص ۱۷۲ میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے''

اس کے برخلاف

۱..... ''یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔ لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا پھر زندہ ہو گیا'' (ازالہ اوہام خ ۳ ص ۳۵۳)

۲..... ''ہاں بلاد شام میں حضرت عیسیٰ کی قبر کسی پرستش ہوتی ہے اور مقررہ تاریخوں پر ہزارہا عیسائی سال بسال اس قبر پر جمع ہوتے ہیں سو اس حدیث[1] سے ثابت ہوا کہ درحقیقت وہ قبر عیسیٰ علیہ السلام کی ہی قبر ہے''

(ست بچن حاشیہ در حاشیہ خ ج ۱۰ ص ۳۰۹)

۳..... ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلدہ قدس (یروشلم) میں ہے اور ابتک موجود ہے اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجاؤں سے بڑا ہے اور اس کے اندر حضرت عیسیٰ کی قبر ہے..... اور دونوں قبریں علیحدہ علیحدہ ہیں''

(اتمام الحجۃ خزائن ج ۸ ص ۲۹۹)

مرزا قادیانی مسیح علیہ السلام کے ایلچی تھے

۱..... ''وہ باتیں جو میں نے یسوع مسیح کی زبان سے سنیں۔ اور وہ پیغام جو اس نے مجھے دیا۔ ان تمام امور نے مجھے تحریک کی کہ میں جناب ملکہ معظمہ کے حضور میں یسوع مسیح کی طرف سے ایلچی ہو کر بادب التماس کروں''

(تحفہ قیصریہ خزائن ج ۱۲ ص ۲۷۵)

۲..... ''میں حضرت یسوع مسیح کی طرف سے ایک سچے سفیر کی حیثیت میں کھڑا ہوں''

(تحفہ قیصریہ خزائن ج ۱۲ ص ۲۷۴، تبلیغ رسالت ص ۲۲۱، ج ۲، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳۲)

اس کے برخلاف

۱..... ''خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی (مرزا) مسیح موسوی سے افضل ہے'' (کشتی نوح خزائن ۱۹ ص ۱۷)

۲..... ''خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔'' (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲)

---

[1] لعنۃ اللہ علی الیہود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیائہم مساجد (ست بچن ص ۳۰۹) ش

"اس کے علاوہ کشتی نوح خزائن ج ۱۹ ص ۱۴، حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۹، تریاق القلوب خزائن ج ۱۵ ص ۲۸۱، سراج منیر خزائن ج ۱۲ ص ۶، میں مرزا قادیانی نے افضلیت عیسیٰ کا دعویٰ کر کے اپنی ہتک ہونے سے انکار کیا ہے۔"

مرزا قادیانی نے عیسیٰ علیہ السلام کی توہین نہیں کی

۱..... "اور یہ لوگ افتراء سے کہتے ہیں کہ میں نبوت کا مدعی ہوں اور ابن مریم کے حق میں حقارت و استخفاف کے کلمات بولتا ہوں" (حمامہ البشریٰ خزائن ج ۷ ص ۱۸۴)

۲..... "میں نے تو مسیح پر مضحکہ اڑایا اور نہ اس کے معجزات پر استہزاء کیا" (حمامہ البشریٰ خزائن ج ۷ ص ۲۹۴)

۳..... "یاد رہے کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزت کرتے ہیں اور ان کو خدا تعالیٰ کا نبی سمجھتے ہیں۔"

(مقدمہ چشمہ مسیحی خزائن ج ۲۰ ص ۳۳۹، کشتی نوح خزائن ۱۹ ص ۷۱، سراج منیر خزائن ج ۱۲ ص ۶)

اس کے برخلاف

۱..... "مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا"

(مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۲)

۲..... "حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا" (چشمہ مسیحی خزائن ج ۲۰ ص ۳۴۶)

۳..... "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے" (اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱)

۴..... "حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے"

(کشتی نوح حاشیہ خزائن ج ۱۹ ص ۷۱)

۵..... "حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردانہ صفات کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب ہونے کے باعث ازواج سے بھی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے" (مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۸)

اس کے علاوہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲، تا ۱۵۵، دافع البلاء خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳، ۲۴۰، ۲۴۱، حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸ تا ۲۹۳، میں مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وجود مقدس پر ایسی ناپاک گالیاں و گندگیاں اپنے منہ سے اچھالیں ہیں کہ جس کے اظہار سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ والی اللہ المشتکی، واللہ عزیز ذو الانتقام!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لفظ نبی استعمال جائز نہیں

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پر نبی کے لفظ کا اطلاق بھی جائز نہیں'' (حاشیہ تجلیات الٰہیہ، ایران ج ۲۰ ص ۴۰۹)

اس کے برخلاف

۱..... ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں'' (ملفوظات احمدیہ ج ۱۰ ص ۱۲۷، اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

۲..... ''اور اس بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول رکھا''۔

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی نمبر ۳ ص ۲۷۲)

اور مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ نبوت اس قدر شہرت پذیر ہو چکا ہے کہ اب حوالہ کتب کی ضرورت نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نزول وحی و جبرئیل کا اقرار

۱..... ''یہ ظاہر ہے کہ وحی جس طرح نبیوں پر اترتی ہے اسی طرح ولیوں پر بھی اترتی ہیں اور وحی کے اترنے میں ولی کی طرف ہو یا نبی کی طرف کوئی فرق نہیں'' (تحفہ بغداد حاشیہ خزائن ج ۷ ص ۲۷ تا ۲۸)

۲..... ''جاننی آنہل و اختار، میرے پاس آئیل آیا اور اس نے مجھے چن لیا۔ اس جگہ آئیل خدا تعالیٰ نے جبرئیل کا نام رکھا ہے'' (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۶، آئینہ کمالات اسلام حاشیہ خزائن ج ۵ ص ۱۰۱)

۳..... ''اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر وحی بھیجے خواہ رسول ہو یا غیر رسول اور جس سے چاہے کلام کرے۔ خواہ نبی ہو یا محدثوں میں سے ہو'' (تحفہ بغداد حاشیہ خزائن ج ۷ ص ۲۱)

اس کے برخلاف

۱..... ''اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرئیل کو بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے لئے وحی نبوت کے لانے سے منع کیا گیا ہے یہ باتیں سچ اور صحیح ہیں'' (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۴۱۲)

۲..... ''اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے'' (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۴۳۲)

تحفہ گولڑویہ خزائن ج ۱۷ ص ۱۷۴، میں نزول وحی و جبرئیل کا انکار لکھا ہے۔

دعوی نبوت سے نبوت محمدی کی ہتک ہے

''مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا ہے کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے''

(الوصیۃ خزائن ج ۲۰ ص ۳۱۱)

اس کے برخلاف

۱..... ''نبی کا کمال یہ ہے کہ وہ دوسرے شخص کو ظلی طور پر نبوت کے کمالات سے متمتع کردے''

(چشمہ مسیحی خزائن ج ۲۰ ص ۳۸۸)

۲..... ''اللہ تعالیٰ نے اس شخص کا نام نبی اس لئے رکھا ہے تاکہ ہمارے سردار خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا کمال ثابت ہو'' (حاشیہ الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۶۳۷)

مرزا قادیانی کے کمالات وہبی ہیں کسبی نہیں

۱..... ''اب میں بموجب آیت کریمہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اپنی نسبت بیان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس تیسرے درجہ میں داخل کرکے وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر میں ہی مجھے عطا کی گئی ہے''

(حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۷۰)

اس کے برخلاف

۱..... ''مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت ومخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔'' (تتمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳)

۲..... ''کوئی مرتبہ شرف وکمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کرہی نہیں سکتے''۔ (ازالہ اوہام خزائن ص ۳ ص ۱۷۰)

۳..... ''اور یہ تمام شرف مجھے ایک نبی کی پیروی سے ملا ہے'' (چشمہ مسیحی خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۸، حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۷)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج جسمانی نہیں تھی

''اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت ﷺ کا معراج اس جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا جس کو درحقیقت بیداری کہنا چاہئے''۔ (حاشیہ ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۲۶)

اس کے برخلاف

۱..... ''آنحضرتؐ کے رفع جسمی کے بارہ میں یعنی اس بارہ میں کہ وہ جسم کے سمیت شب معراج میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے تقریباً تمام صحابہ کا یہی اعتقاد تھا۔'' (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۲۷)

۲..... "بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا چشم دید ماجرا بیان فرماتے ہیں کہ مجھے دوزخ دکھلایا گیا تو میں اکثر اس میں عورتیں دیکھیں" (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۸۱)

جسم عنصری آسمان پر جاسکتا ہے

۱..... "پھر مضمون پڑھنے والے نے قرآن شریف پر یہ اعتراض کیا کہ اس میں لکھا ہے کہ عیسیٰ مسیح معہ گوشت پوست آسمان پر چڑھ گیا تھا۔ ہماری طرف سے یہ جواب ہی کافی ہے کہ اول تو خدا تعالیٰ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں کہ انسان معہ جسم عنصری آسمان پر چڑھ جائے"۔ (چشمہ معرفت خ ۲۳ ص ۲۲۷، ۲۲۸)

۲..... "ایلیا نبی (اور ایس) جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھایا گیا اور چادر اس کی زمین پر گر پڑی"

(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۳۸)

۳..... "بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کے رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور اور ایس بھی۔ دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔" (توضیح المرام خزائن ج ۳ ص ۵۲)

اس کے برخلاف

۱..... "از انجملہ ایک یہ اعتراض ہے کہ نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرۂ زمہریر تک بھی پہنچ سکے۔ بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتیں اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑیوں کی چوٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوئی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں۔ پس اس جسم کا کرۂ ماہتاب یا کرۂ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔" (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۵۳)

۲..... "غرض یہ بات کہ مسیح جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا اور اسی جسم کے ساتھ اترے گا نہایت لغو اور بے اصل بات ہے"۔ (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

موسیٰ علیہ السلام کی اتباع سے ہزاروں نبی ہوئے

۱..... "حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے"۔

(اخبار الحکم ص ۵ ج ۶ کالم ۳ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء)

اس کے برخلاف

"اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں حضرت موسیٰ کی پیروی کا اس میں ذرہ کچھ داخل نہ تھا"۔

(حاشیہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۰)

قادیان میں طاعون نہیں آئے گا

۱...." تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر ۷۰ برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا" (دافع البلاء خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۰)

اس کے برخلاف

۱...." اور پھر طاعون کے دنوں میں جبکہ قادیان میں طاعون زور پر تھا میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا"

(حاشیہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۸۷)

۲...." جب دوسرے دن کی صبح ہوئی تو میر صاحب کے بیٹے اسحاق کو تیز تپ چڑھ گیا اور سخت گھبراہٹ شروع ہوگئی اور دونوں طرف بُن ران میں گلٹیاں نکل آئیں اور یقین ہوگیا کہ طاعون ہے۔"

(حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۳۳۴ ... [illegible] ... ص ۳۹۸)

مرزا قادیانی کا منکر کافر ہے

۱...." جو مجھے (مرزا قادیانی کو) نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیش گوئی موجود ہے"۔ (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۸)

۲...."اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہ (مرزا قادیانی) خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے"

(انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۶۲)

۳...." بہر حال جب کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔" ([illegible])

اس کے علاوہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۷، ۱۶۸، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۵، میں مرزا قادیانی

نے اپنے منکر و دشمن کو کافر و جہنمی قرار دیا ہے۔

اور آپ کے صاحبزادے مرزا محمود قادیانی خلیفہ قادیان و دیگر دام اقتداروں نے تقسیم کفر میں سخاوت سے کام لیا ہے کہ مرزا قادیانی کی زد سے امت محمدیہ کا اگر کوئی فرد باقی رہ گیا تھا تو صاحبزادوں و غلام زادوں کے تیر سے زخمی ہوا۔ چنانچہ مرزا محمود قادیانی ان تمام مسلمانوں کو جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن عاطفت میں پناہ گزیں ہیں اور اور مرزا قادیانی کے خانہ ساز نبوت کے منکر ہیں، یا متردد یا متوقف ہیں، بیک جنبش قلم اسلام سے خارج کر کے اسلام کے واحد اجارہ دار بنے بیٹھے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ:

۱..... "جو حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے"

(تشحیذ الاذہان ج ۶ ص ۱۴۰، نمبر ۴، از عقائد محمودیہ صفحہ ۴، اپریل ۱۹۱۱ء)

۲..... "آپ (مرزا قادیانی) نے اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کیلئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے"۔ (تشحیذ الاذہان ج ۶ ص ۱۴۰، نمبر ۴ ماہ اپریل ۱۹۱۱ء، عقائد محمودیہ نمبر ۱ ص ۴)

سبحان اللہ! اس کارگزاریاں اس مسیح کی ہیں دنیا میں اسلام کی اشاعت کے لیے آئے تھے، سچ ہے۔

جب مسیحا دشمن جاں ہوں تو کیا ہو زندگی
راہ کیوں کر مل سکے جب خضر بھٹکانے لگیں

اس کے برخلاف

۱..... "ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعوے کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہو سکتا"

(تریاق القلوب خزائن ج ۱۵ ص ۳۳۲)

۲..... "یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعوے کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدید لاتے ہیں"۔ (تریاق القلوب خزائن ج ۱۵ ص ۳۳۲)

نوٹ: اور یہ معلوم ہے کہ مرزا قادیانی بقول خود نبوت تشریعی کے مدعی تھے اس لیے ان کا منکر کافر ہے۔

الہام ملہم کی زبان میں ہوتا ہے

"یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے"۔ (چشمہ معرفت خزائن ج ۲۳ ص ۲۱۸، ملفوظات احمدیہ ص ۴۲)

اس کے برخلاف

۱..... ''بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ''۔ (نزول المسیح خزائن ج۱۸ص۴۳۵)

۲..... ''پھر بعد اس کے فرمایا ھو شعنا نعسا۔ یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔ پھر اس کے بعد دو فقرے انگریزی ہیں جن کے الفاظ کی صحت بباعث سرعت الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وہ یہ ہیں آئی نو یو۔ آئی شل گو یو ہلارج پارٹی اوف اسلام۔ چونکہ اس وقت یعنی آج کے دن اس جگہ کوئی انگریزی خواں نہیں اور نہ اس کے پورے پورے معنی کھلے ہیں اس لئے بغیر معنوں کے لکھا گیا۔''

(براہین احمدیہ حاشیہ خزائن ج۱ ص۶۶۴)

مرزائیو! دیکھتے ہو کہ تمہارا رگیلا نبی کیسی غیر معقول اور بیہودہ باتوں میں مبتلا ہے۔ کچھ تدبیر رہائی سوچ کر حق نمک ادا کرو!۔

رسول قادیانی کی رسالت
جہالت ہے جہالت ہے جہالت

حضرت مسیح کی عمر ایک سو بیس برس تھی

''حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک سو بیس برس کی عمر ہوئی تھی لیکن تمام یہود ونصاریٰ کے اتفاق سے صلیب کا واقعہ اس وقت پیش آیا تھا جبکہ حضرت ممدوح کی عمر صرف تینتیس برس کی تھی۔ اس دلیل سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب سے بفضلہٖ تعالیٰ نجات پا کر باقی عمر سیاحت میں گذاری تھی۔'' (راز حقیقت خزائن ج۱۴ص۱۵۴،۱۵۵)

اس کے برخلاف

۱..... ''احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ (صلیب) کے بعد عیسیٰ ابن مریم نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی''

(تذکرۃ الشہادتین خزائن ج۲۰ ص۲۹)

۲..... ''اور احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح کی عمر ایک سو پچیس برس کی ہوئی ہے۔'' (مسیح ہندوستان میں خزائن ج۱۵ص۵۵)

مرزا قادیانی چھٹے ہزار برس میں آئے

۱..... ''اور حضرت آدم کی پیدائش کے حساب سے الف ششم کا آخری حصہ آ گیا جو بموجب آیت اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ چھٹے دن کے قائم مقام ہے۔ سو ضرور تھا کہ اس چھٹے دن میں آدم پیدا ہوتا جو اپنی روحانی پیدائش کے رو سے مثیل مسیح ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے اس عاجز (مرزا قادیانی) کو مثیل مسیح اور نیز آدم الف ششم کر کے بھیجا''۔ (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۳۴۳)

۲..... ''کل انبیاء نے بتایا ہے کہ مسیح موعود دنیا کے چھٹے ہزار میں مامور اور مبعوث ہو کر اہل دنیا کو ضلالت بربادی سے بچائے گا۔ چنانچہ میں (مرزا قادیانی) اسی چھٹے ہزار میں مبعوث ہوا ہوں۔'' (ملخصاً از عربی رسالہ ما الفرق بین آدم و مسیح الموعود)

تحفہ گولڑویہ خزائن ج ۱۷ ص ۲۶۱، میں تصریح کی ہے کہ دنیا کے چھٹے ہزار برس مبعوث ہوا ہوں۔

اس کے برخلاف

۱..... ''طاعون جو ملک میں پھیل رہی ہے کسی اور سبب سے نہیں بلکہ ایک ہی سبب سے ہے اور وہ یہ ہے کہ لوگوں نے خدا کے اس موعود (مرزا قادیانی) کے ماننے سے انکار کیا ہے جو تمام نبیوں کی پیش گوئی کے موافق دنیا کے ساتویں ہزار میں ظاہر ہوا ہے'' (دافع البلاء خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۲)

۲..... ''تمام نبیوں کی متفق علیہ تعلیم ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہزار ہفتم کے سر پر آئے گا''

(لیکچر سیالکوٹ خزائن ج ۲۰ ص ۲۰۹)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی کے ان بے شمار مختلف و متعارض اقوال میں سے (جن کی وسعت پچاس سے زائد الماریوں کو بھی شرمندہ کر رہی ہیں) یہ چند مختلف اقوال مشتے از خروار پیش کیے گئے جو قرآن کریم کی مشہور آیت ''لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً'' (اگر یہ قرآن کسی غیر اللہ کے پاس سے ہوتا تو لوگ اس میں بڑا اختلاف پاتے) کی رو سے الہامی نہیں ہو سکتے اور جو شخص اس کو الہامی یا من جانب اللہ کہے اس کے مفتری اور ظالم اور کافر ہونے میں کیا شک ہے۔ جس سے مرزا قادیانی کے تمام تر دعاوی پیوند زمین ہو جاتے ہیں۔ لیکن ضرورت تھی کہ خود مرزا قادیانی اپنے بلند بانگ دعاوی کی تجہیز و تکفین کرتے ہوئے نظر آئے تو اس کے متعلق درج ذیل اقوال ملاحظہ فرمائیے:

۱..... ''ان جنم ساکیوں کے اکثر بیانات صرف غیر معقول ہی نہیں بلکہ ان میں اس قدر تناقض ہے اور اس قدر بعض بیانات سے متناقض پائی جاتی ہیں کہ ایک عقلمند کے لئے بجز اس کے کوئی چارہ نہیں۔ کہ اس حصہ کو جو غیر معقول اور قریب قیاس باتوں سے متضاد ہے۔ پایہ اعتبار سے ساقط کرے۔'' (ست بچن خزائن ج ۱۰ ص ۱۳۷)

۲..... ''بزرگوں کی کلام میں تناقض روا نہیں'' (ست بچن حاشیہ خ ۱۰ ص ۱۴۱)

۳..... ''اور ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق''

(ست بچن خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۳)

۴..... ''مگر صاف ظاہر ہے کہ سچے اور اور عقلمند اور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنوں یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے''۔ (ست بچن خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۲)

۵..... ''جو پرلے درجہ کا جاہل ہو۔ جو اپنے کلام میں متناقض بیانوں کو جمع کرے اور اس پر اطلاع نہ رکھے''

(ست بچن خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۱)

۶..... ''اور جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے مولوی صاحب کا بیان بھی تناقض سے بھرا ہوا ہے'' (ضمیمہ براہین احمدیہ خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۵)

۷..... ''تو پھر حضرت مسیح موعود کی کلام میں تناقض ماننا پڑے گا حالانکہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور تمام اہل علم کا مسلمہ اصول ہے کہ جھوٹے شخص کے کلام میں تناقض ہوتا ہے'' (عقائد احمدیہ ص ۲۴۰ از مدثر شاہ گیلانی پشاور)

۸..... ''یہ تمام اہل اسلام اور قانون دان دنیا پر روشن ہے کہ مدعی جس کے دعوے میں اضطراب اور تناقض ہو وہ عدالت شرعی اور قانون میں کبھی بھی قابل سماعت و قبول نہیں سکتا''

(اخبار پیغام صلح ص ۴ مورخہ ۳ر اکتوبر ۱۹۲۰ء)

ان حوالوں کی روشنی میں مرزا قادیانی بقول خود پرلے درجہ کے جاہل، پاگل، مجنون، منافق، کذاب، تیرہ درون، غیر معتبر ثابت ہوتے ہیں۔ جس سے ان کی نبوت بلکہ انسانیت و دیگر دعاوی کی سر بفلک عمارت مسمار ہو کر تو دہ ریت ہو جاتی ہے۔ فھو المراد!

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

اور مرزا قادیانی کے کیا ہی سچ کہا ہے کہ:

''قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ خدا کا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے کہ وہ بعض اوقات بے حیا اور سخت دل مجرموں کو سزا کے ہاتھ سے دلواتا ہے سو وہ لوگ اپنی ذلت اور تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں''

(استفتاء خزائن ج ۱۲ ص ۱۱۶)

ایک حیرت انگیز شبہ

مرزا قادیانی کے اس قسم کے اختلافات کا دیکھنے والا انسان سخت متحیر ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی جیسی شخصیت کا مالک جن کی پرواز سماء نبوت سے گذر کر عرش الوہیت تک پہنچی ہوئی ہو اور جو بقول خود تمام کمالات واوصاف کے واحد اجارہ دار ہوں ان سے ایسے اختلافات کا صدور جو پاگلوں اور مجنونوں سے بھی ممکن نہیں کیونکر ہوا۔ تو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ درحقیقت مرزا قادیانی دماغی امراض، دوران سر، مراق، جنون، میں فطرتی طور پر مبتلا تھے کہ وہ اپنے دماغی توازن وصحت کو قائم نہ رکھ سکے۔ جس سے ان بے سروپا دعاوی اور مختلف باتوں کا ان کے دماغی کشت زار سے پیدا ہونا ضروری تھا۔ جو نہ لائق تعجب ہے اور نہ باعث حیرت، جیسا کہ منشی احمد حسین غلمدی، فرید آبادی ایسے لوگوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

"پیسہ اخبار کے پچھلے پرچہ میں قاضی عبدالعزیز، تھامیسری نے اس امر کا اعلان کیا کہ میں خلیفہ وقت ہوں۔ جب میں نے اس شخص کا یہ مضمون پڑھا تو ہنس کر ٹال دیا کہ ایسے مراقی اور کمزور طبع آدمی کی بے ربط اور بے سروپا باتوں کا کیا نوٹس لیا جائے۔" (اخبار بدر، ۶ر دسمبر ۱۹۰۶ء)

اس لئے ناظرین کرام بھی اس اصول کے موافق مرزا قادیانی جیسے مراقی وکمزور طبع کے مختلف اقوال اور بے اصل دعاوی کو دیکھ کر فرمائشی قہقہہ لگائیں اور یہ کہیں کہ:

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

مرزا قادیانی مراقی تھے

۱..... "میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہوں۔ تاہم آج کل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کے مکان کے دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات تک اس کام کو کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے"

(منظور الٰہی ص ۳۲۸)

۲..... "میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح جب آسمان سے اترے گا۔ دو چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔ تو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول"

(ملفوظات ج ۸ ص ۳۳۵، اخبار بدر ۷ر جون ۱۹۰۶ء ص ۵، رسالہ تشحیذ الاذہان ماہ جون ۱۹۰۶ء ص ۵)

۳... ''مجھے مراق کی بیماری ہے''۔ (ریویو بابت اپریل ۱۹۲۵ء ص ۱۴۵)

اس کے علاوہ رسالہ احمدی خاتون ج ۲ ص ۳۳ نمبر ۴، حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۰، ضمیمہ اربعین نمبر ۳ ۴، خزائن ج ۱۷ ص ۴۷۱، سیرت المہدی ص ۱۳، ریویو نمبر ۸ ج ۲۵ ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶، میں مراق ودوران سر کا تذکرہ کیا ہے۔

ان تینوں حوالوں سے روز روشن کی طرح مرزا قادیانی کا بقول خود مراقی، دوران سر وخلل دماغ کا مریض ہونا ثابت ہوگیا۔ لیکن اب یہ بتانا ضروری ہے کہ مراقی اور دماغی امراض کا نہ نبوت کے رفیع مرتبہ پر فائز ہوسکتا ہے اور نہ دعوی الہام کرسکتا ہے۔

مراقی نبی ومدعی الہام نہیں ہوسکتا

میں اس کے ثبوت میں بھی مرزائیت کے دام افتادوں اور غلمدیت کے کاسہ لیسوں ہی کی شہادت پیش کرتا ہوں تاکہ اس گھر کو گھر کے چراغ سے آگ لگ جائے اور **شهد شاهد من اهلها** کی گواہی دہان دوز بن جائے۔

چنانچہ چودھری ڈاکٹر شاہنواز خاں مرزائی لکھتے ہیں کہ:

۱... ''ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہوجائے کہ اس کو ہسٹریا، مالیخولیا، مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعاوی کی تردید کے لئے پھر اور کسی ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ وبن سے اکھیڑ دیتی ہے'' (رسالہ ریویو نمبر ۸ ج ۲۵ ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶، ۷)

(۲) نبی میں توجہ بالارادہ ہوتا ہے اور جذبات پر قابو ہوتا ہے۔ (رسالہ ریویو نمبر ۵ ج ۲۶ ماہ مئی ۱۹۲۷ء ص ۳۰)

(۳) ''اور اس مرض مراق میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات وخیالات پر قابو نہیں رہتا'' (ریویو نمبر ۸ ج ۲۵ ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

ناظرین کرام! اسی اصول کے موافق اس گھر کے بھیدی نے مرزائیت کی لنکا کو اس طرح سے ڈھایا کہ مرزا قادیانی کی صداقت دعاوی کی سر بفلک عمارت بیخ وبن سے مسمار ہوکر ہموار زمین ہوگئی۔ اسی لیے کہ مرزا قادیانی مراقی تھے اور جو مراقی ہوتا ہے تو اس کے دعویٔ الہام ونبوت کی تردید کے لیے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہ جاتی اور اس کمزور دماغ ومراقی انسان کے دماغ سے ایسی بے جوڑ وبے ربط باتیں پیدا ہوتی ہیں کہ سوائے اس کے کہ ہنس کر ٹال دیا جائے، اس پر توجہ والتفات کرنا انسانی عقل وتدبیر کی ہتک ہے۔ یہی وجہ تھی کہ مرزا قادیانی کے اپنے ناہموار دماغ سے ایسی بے سروپا باتیں پیدا ہوئیں کہ اس زمانہ کے پاگل ومجنون بھی

شرمندہ ہیں اور مراق پینک میں کچھ اس انداز سے بے پر کی باتیں اڑائی ہیں کہ دنیا ان کو صحیح الدماغ انسانوں اور عقلمندوں کی صف میں کھڑے ہونے کی اجازت نہیں دیتی ہے چہ جائیکہ نبوت ورسالت کے درجہ پر فائز ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم تمام مسلمان مرزا قادیانی ہی کے فرمائے ہوئے القاب، پاگل، مجنون، منافق، سیاہ دل سے ان کو معتقدانہ حیثیت سے یاد کرتے ہیں۔ غلمدیو!

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

☆☆☆

اب نصاریٰ کے رضا کاروں کی تیاری بھی دیکھ

اے کہ ہے اپنی رواداری پہ تجھ کو فخر وناز
قادیاں میں کافروں کی مومن آزاری بھی دیکھ
خواجہ اجمیر کی درگاہ دیکھ آیا ہے تو !!
اب بہشتی مقبرہ کی چار دیواری بھی دیکھ
ترمذی اور بخاری کو رٹا تو کیا ہوا؟
قادیاں جا اور غلام احمد کی الماری بھی دیکھ
تو نے اپنی فوج کی دیکھی قواعد مدتوں
اب نصاریٰ کے رضا کاروں کی تیاری بھی دیکھ
کاٹنا مقصود ہے جس سے شجر اسلام کا
قادیاں کے لندنی ہاتھوں میں وہ آری بھی دیکھ
مشی فی النوم اور اس کے فلسفے پر کر نظر
قادیاں کے نازنینوں کی طرحداری بھی دیکھ
سن لے اپنے کان سے "الفضل" کی گالی گلوچ
لکھنؤ شرما گیا جس سے وہ بھٹیاری بھی دیکھ
آج آتا ہے نظر گو تجھ کو باطل سربلند
اپنی آنکھوں سے کل اس کی ذلت وخواری بھی دیکھ

آغا شورش کاشمیری

امراضِ مرزا

مولانا علامہ نور محمد صاحب تانڈوی

"روئے زمین پر کچھ لوگ تو وہ ہوتے ہیں جو وقتی ابتلاء و آزمائش میں صرف اس لئے ڈالے جاتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان و یقین کا امتحان لے کر اپنی سرخروئی سے سرفراز فرمائے لیکن کچھ لوگ وہ ہوتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ ان کے سیاہ کارناموں کے باعث ڈھیل دیتا ہے پھر جب اللہ کی پکڑ آتی ہے تو فرار کے تمام راستے مسدود ہو جاتے ہیں اور عاصی و طاغی شخص روئے زمین پر عبرت کا مرقع بن جاتا ہے۔

مرزا قادیانی بھی انہی لوگوں میں سے ایک تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے ڈھیل دی اور جب پکڑ فرمائی تو عاد و ثمود کی طرح مرزا قادیانی کا عبرت کا مجسمہ بن گیا اس کے گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے متضاد دعاوی کی طرح اس کو لاحق امراض بھی کچھ اس قسم کے تھے کہ یونان کے حکماء اور بنگال کے جادوگر بھی سر پکڑ کر بیٹھ جائیں۔

ذیل کے مضمون میں قادیانی صاحب کی مختلف النوع اور سب رنگ بیماریوں کی ایک جھلک پیش خدمت ہے۔"

(ناصر الدین مظاہری)

پنجاب کی سرزمین بھی عجیب و غریب چیز ہے کہ جہاں زرخیز ہے وہاں نبوت خیز مسیحیت انگیز بھی ہے کہ جس میں نبوت و مسیحیت کے کئی ایک مدعی گذرے ہیں ان میں سے خصوصی طور پر "مرزا غلام" احمد قادیانی کی ذات شریف بہت سی وجہوں سے نمایاں ہے آپ نے ۱۸۸۰ء سے ۱۹۰۸ء تک کے عرصہ میں نبوت و رسالت کے علاوہ اتنے مختلف دعوے کئے ہیں کہ بقول شخصے داڑھی سے مونچھیں بڑی، کے مصداق ہیں بلکہ یہاں تک آپ کی بلند پروازی ہوئی کہ فرمایا۔

(۱) میرا یہ قدم اس منارہ پر ہے جہاں تمام بلندیاں ختم ہیں۔ (خطبہ الہامیہ ص ۳۵)

(۲) میرا تخت سب تختوں سے اوپر بچھایا گیا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۸۹)

(۳) خدا نے مجھے (مرزا) وہ چیز دی ہے جو تمام عالم کے لوگوں کو نہیں دی۔ (حقیقۃ الوحی ص ۹۹)

(۴) اے (مرزا) اگر تو نہ ہوتا تو میں زمین و آسمان پیدا نہ کرتا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۸)

(۵) خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں تمام خبیث مرضوں سے بھی تجھ کو بچاؤں گا۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ اربعین ص ۳ ص ۳۷)

مرزا غلام احمد قادیانی کے چند حوصلہ مند مریدوں کے فیوض و برکات سے فائدہ اٹھا کر خود بھی نبوت کا درجہ حاصل کیا ہے تا کہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ مرزا صاحب کے نبوت کے کھیت کی پیداوار میں بڑی زیادتی و برکت ہے ان کی تعداد دو سات ہے۔ ''سالے کہ نکوست از بہارش پیداست''

(۱) مولوی یار محمد قادیانی (۲) احمد نور کابلی قادیانی (۳) عبداللطیف گناچوری، ضلع جالندھر (۴) چراغ دین جموی (۵) غلام محمد قادیانی (۶) عبداللہ تماپوری (۷) صدیق دیندار چن بسویشور، حیدرآباد دکن۔

لیکن مرزا صاحب کے ان بلند پروازیوں تعلیوں کو دیکھتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے اور کس کو باور ہو سکتا ہے کہ آپ بھی انحطاط و تنزل کی ذلتوں و رسوائیوں میں مبتلا ہو سکتے ہیں یا کسی مرض کے شکار ہو سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ایسے جھوٹے مدعیوں، کاذبوں، مفتریوں کی تکذیب و تذلیل کیلئے خود ان کے ہاتھوں سے اندر و باہر اتنا ویسا سامان مہیا کر دیتا ہے کہ اس گھر کو گھر کے چراغ ہی سے آگ آگ جاتی ہے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کاذب مدعیوں کے بلند بانگ دعوؤں کا وہ پرشکوہ منارہ اور اونچا تخت جس کی بلندیاں اپنی انتہاء کو پہونچ گئی ہیں یکا یک سرنگوں و منہدم ہو کر عبرتگہ عالم بنجاتا ہے جیسا کہ مرزا جی بھی اسی کی تائید کرتے ہیں قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ خدا کا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے کہ وہ بعض اوقات بے حیا سخت دل مجرموں کی سزا ان کے ہاتھ سے دلواتا ہے سو وہ لوگ اپنی ذلت و تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں۔ (اعتقاد اردو حاشیہ ص ۷۸)

چنانچہ اسی قانون قدرت کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی کے خانہ زندگی کی تلاشی لی گئی تو معلوم ہوا کہ خود مرزا صاحب بھی اپنے ہاتھوں سے اپنی ذلت و رسوائی و تباہی و بربادی کا اتنا بڑا ذخیرہ جمع کر گئے ہیں جس کی بڑائی سب سے اونچی ہے اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو بھی ایسی توفیق مرحمت فرمائی کہ قادیانیت کے اس اونچے ذخیرہ میں سے بڑی محنت و مشقت کے ساتھ کچھ حصہ نکال کر اور اس کو سلیقہ سے ترتیب دیکر ''کفریات مرزا'' ''اختلافات مرزا'' ''کذبات مرزا'' ''ملفوظات مرزا'' کے نام کتابی صورت میں شائع کر چکا ہے اور خدا کے فضل و کرم سے یہ کتابیں مرزائیت کے زہر ہلاہل کیلئے تریاق بن گئی ہیں اور عام و خاص ہر طبقہ میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھی گئی ہیں اور آج تک ان لاجواب کتابوں کے خلاف خود مرزائیوں کو بھی کچھ لکھنے کی ہمت نہیں پڑی کیونکہ اس کی وجہ سے براہ راست خود مرزا صاحب پر اس کی چوٹ پڑتی تھی اس لئے وہ بھی خاموش ہیں۔

اور آج بھی یہ عاجز اسی قادیانیت کے بڑے ذخیرہ میں جس کو مرزا صاحب قدرتی طور پر اپنے ہاتھ سے جمع کر گئے ہیں کچھ حصہ کو نکال کر ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ یہ کہ مرزا صاحب سے خدا نے یہ وعدہ کیا ہے کہ میں تمام خبیث مرضوں سے بھی تجھ کو بچاؤں گا۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۸)

اب اس الہامی وعدہ کے مطابق اس امر کی تحقیق و تفتیش کرنا ضروری ہے کہ کیا مرزا صاحب تمام مرضوں سے

بچائے گئے تو میں دیکھتا ہوں کہ اسی قانون قدرت کی صاف گواہی کے مطابق مرزا صاحب ہر خبیث مرض اور خطرناک بیماری میں مبتلا کیے گئے تاکہ دنیا یہ جان لے کہ مرزا صاحب اپنے ہر دعوی ہر الہام ہر فرمان میں یقینی جھوٹے ہیں جس پر قانون قدرت کی مہر لگی ہوئی ہے اس قدرتی اعلان کے باوجود جو لوگ مرزا صاحب کو نبی و رسول مانتے ہیں وہ سچ مچ قدرت الٰہیہ سے جنگ کرنے میں مصروف ہیں اور اس کا نتیجہ ذلت و رسوائی نامرادی و ناکامی کے علاوہ اور کچھ نہ ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے اب مرزا صاحب کے ان خطرناک امراض اور خبیث بیماریوں کی تفصیل کی جاری ہے جس کے متعلق خود مرزا صاحب اقرار کرتے ہیں کہ میں ان امراض کا نشانہ و شکار ہوں۔

دائیں ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی اخیر عمر تک کمزور رہا

(۱) بیان کیا مجھے مرزا سلطان احمد صاحب نے بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب (حال عبدالرحیم قادیانی) ایم۔اے نے ایک دفعہ والد صاحب (مرزا غلام احمد قادیانی) اپنے چوبارے کی کھڑکی سے گر گئے اور دائیں بازو پر چوٹ آئی چنانچہ اخیر عمر تک وہ ہاتھ کمزور رہا، خاکسار عرض کرتا ہے کہ والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ آپ کھڑکی سے اترنے لگے تھے سامنے اسٹول رکھا تھا وہ الٹ گیا اور آپ گر گئے اور دائیں ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی اور یہ ہاتھ اخیر عمر تک کمزور رہا۔ (سیرۃ المہدی ص ۱۹۸)

انگلی کٹ گئی

(۱) خاکسار (مرزا بشیر احمد صاحب کے ماموں ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ گھر میں ایک مرغی کے چوزہ کو ذبح کرنیکی ضرورت پیش آئی اور اس وقت گھر میں کوئی اور کام کرنے والا نہ تھا اس لئے حضرت مرزا صاحب اس چوزہ کو ہاتھ میں لے کر خود ذبح کرنے لگے مگر بجائے چوزہ کی گردن پر چھری پھیرنے کے غلطی سے اپنی انگلی کاٹ لی جس سے بہت خون گیا۔ (سیرۃ المہدی ص ۴)

دردِ دندان اور ڈاڑھوں میں کیڑا

(۱) دندان مبارک آپ کے (مرزا) آخر عمر میں کچھ خراب ہو گئے تھے یعنی کیڑا بعض ڈاڑھوں کو لگ گیا تھا جس سے کبھی کبھی تکلیف ہو جاتی تھی چنانچہ ایک دفعہ ایک ڈاڑھ کا سرا ایسا نوکدار ہو گیا تھا کہ اس سے زباں میں زخم پڑ گیا۔ (سیرۃ المہدی ص ۱۲۵ ج ۱)

(۲) ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہو گیا ایک دم قرار نہ تھا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۳۵)

مرض اعصابی

(۱) مخدومی وبکری اخویم.....(مولوی نورالدین صاحب)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

یہ عاجز پیر کے دن ۹ر مارچ ۱۸۹۱ء کو مع اپنے عیال کے لدھیانہ کی طرف جائیگا اور چونکہ سردی اور دوسرے تیسرے روز بارش بھی ہو جاتی ہے اور اس عاجز کو مرض اعصابی ہے، سرد ہوا اور بارش سے بہت ضرر پہنچتا ہے۔

(مکتوبات احمدیہ ص۲ جلد ۵۔)

عصبی کمزوری

(۱) حضرت (مرزا) صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر درد، کمی خواب، تشنج دل، بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا، اور وہ عصبی کمزوری تھا (رسالہ ریویو ماہ مئی ۱۹۲۷ء)

دل ودماغ کی کمزوری عارضہ اور بیہوشی

(۱) دوسرا بڑا نشان یہ ہے کہ جب شادی کے متعلق مجھ پر مقدس وحی نازل ہوئی تھی اس وقت میرا دل ودماغ اور جسم نہایت کمزور تھا۔ (نزول المسیح حاشیہ ص۲۰۸ حقیقۃ الوحی ص۳۰۶)

(۲) ایک ابتلاء مجھ کو اس شادی کے وقت یہ پیش آیا کہ باعث اس کے میرا دل ودماغ سخت کمزور تھا۔

(تریاق القلوب ص۳۵)

اللہ جل شانہٗ نے اس دعا کو قبول فرمایا اور ضعف قلب تو اب بھی مجھے اس قدر ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔

(۳) جس قدر ضعف دماغ کا عارضہ میں یہ عاجز (مرزا صاحب) مبتلا ہے مجھے یقین نہیں کہ آپ کو ایسا ہی عارضہ ہو۔ (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم ص۲ خط ۱۲)

(۴) ورنہ دل جو رئیس بدن ہے بہت ضعیف ہو گیا ہے۔ (مکتوبات ص۹۸ ج۴)

(۵) مرض ضعف دماغ کے سخت سخت دورے پڑتے تھے۔ (فتح الاسلام حاشیہ ص۲۷)

(۶) پہلے بھی کئی دفعہ ایسا ہوا کہ جب حضور سخت دماغی محنت کیا کرتے تو اچانک آپ کے دماغ پر ایک کمزوری کا حملہ ہوتا اور بیہوش ہو جاتے۔

اس وقت اچانک حضرت کو دماغ میں تکلیف محسوس ہوئی جس سے لیٹ گئے اور بیہوش ہو گئے۔

(مکتوبات ص:۳۷، ج:۱)

(۷) اکثر باعث ضعف میرے دل پر ایسے عوارض کا ہجوم ہوتا ہے کہ میں بہت کمزور ہو جاتا ہوں۔
(مکتوبات جلد ۵ ص ۳۷ ج ۱)

فالج کا اثر اور بدن کی بے حسی

(۱) ایک دفعہ نصف حصہ اسفل بدن میرا بیحس ہو گیا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۳۴)
(۲) دن کے وقت ایک دفعہ نصف حصہ اسفل بدن کا حرکت سے معطل ہو گیا اور ایک قدم اٹھانا مشکل تھا اور سخت درد ہوتی تھی خیال گذرا یہ فالج کی قسم نہ ہو۔ (اخبار بدر جلد ۲ ص ۳۳۱)

دردِ گردہ

(۱) مجھے ایک دفعہ اس دن برابر درد گردہ رہا اور میں درد کی وجہ سے موت کے قریب ہو گیا تھا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۳۵)

(۲) ایسا اتفاق ہوا کہ مجھے دردِ گردہ سخت پیدا ہو گئی۔ (تذکرۃ الشہادتین ص ۷۳)

کاربنکل کا اندیشہ

(۱) اور دونوں شانوں میں ایسے آثار نمودار ہو گئے جس سے کاربنکل کا اندیشہ تھا۔ (البشریٰ ص ۵۴ ج ۲)

کھانسی کی شدت اور ریزش کا زور

(۱) کھانسی کی شدت بہت ہوتی تھی اور بعض وقت حالت جاں کنی سی ہو جاتی تھی اور کوئی امید زندگی باقی نہ رہتی تھی۔ (بدر قادیان جلد ۳ ص ۲)
(۲) میری طبیعت آپ کے بعد پھر بیمار ہو گئی ابھی ریزش کا نہایت زور ہے۔ (مکتوبات احمدیہ ۲ جلد پنجم)

دردِ سر اور دوران سر

(۱) اور دو مرضین یعنی ذیابیطس اور دردِ سر معہ دوران سر قدیم سے میرے شامل حال تھیں۔ (تریاق القلوب ص ۳۵)
(۲) میں ایک دائم المریض آدمی ہوں..... ہمیشہ دردِ سر دوران سر اور کمی خواب اور ضعف دل کی بیماری دورہ کیساتھ آتی ہے۔ (ضمیمہ اربعین ۳ و ۴ ص ۴ حقیقۃ الوحی ص ۳۰۶)
(۳) مخدومی مکرمی اخویم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حالت صحت اس عاجز کی بدستور ہے کبھی غلبہ دوران

سر شدید ہو جاتا ہے کہ مرض کی جنبش شدید کا اندیشہ ہوتا ہے اور کبھی یہ دوران کم ہوتا ہے لیکن کوئی وقت دوران سر سے خالی نہیں گذرتا۔ (مکتوبات احمدیہ ص ۸۸ ج ۵/۳/۶)

(۶) مجھے دوران سر کی بہت شدت سے مرض ہوگئی ہے۔ (خطوط امام بنام غلام ص ۲ نزول المسیح ص ۴۰۹ کا حاشیہ)

حافظہ کی خرابی اور نسیان کی زیادتی

مکرمی اخویم سلمہٗ ..... میرا حافظہ بہت خراب ہے اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں یاددہانی عمدہ طریقہ ہے حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کرسکتا،،۔ (مکتوبات احمدیہ ص ۲۱ ۳ حاشیہ ۵)

(۲) حافظہ اچھا نہیں یاد نہیں رہا۔ (ریویو ماہ اپریل ۱۹۰۳ء ص ۱۵۳ نسیم دعوت ۷۱ کا حاشیہ)

قولنج زحیری اور خون کا دست

(۱) ایک مرتبہ میں قولنج زحیری سے سخت بیمار ہوا اور سولہ دن تک پاخانہ کی راہ سے خون آتا رہا اور سخت درد تھا جو بیان سے باہر ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۳۴)

(۲) چند روز سے میری طبیعت بعارضہ زحیر علیل ہے (مکتوبات احمدیہ ص: ۲۹ حاشیہ ۱)

خون کی قے اور ابکائی

(۱) پھر آپ محبت الٰہی پر تقریر فرمانے لگ گئے اور قریباً نصف گھنٹے تک جوش کے ساتھ بولتے رہے لیکن پھر یک لخت بولتے بولتے آپ کو ابکائی آئی اور ساتھ ہی قے ہوئی جو خالص خون کی تھی جس میں کچھ خون جما ہوا تھا اور کچھ بہنے والا تھا..... اس بڑھاپے میں اس طرح خون کی قے آنا خطرناک ہے۔ (سیرۃ المہدی ص ۴ ج ۱)

اسہال اور بدہضمی

(۱) باوجودیکہ مجھے اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی ایک دست آتے ہیں مگر جس وقت پاخانے کی حاجت ہوتی ہے تو مجھے افسوس ہی ہوتا ہے کہ الٰہی کیوں حاجت ہوئی۔ (منظور الٰہی ص ۳۳۹)

(۲) برادران جیسا کہ آپ سب صاحبان کو معلوم ہے حضرت امامنا ومولانا حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسہال کی بیماری بہت دیر سے تھی اور جب کوئی دماغی کام زور سے کرتے تھے تو بڑھ جاتی تھی حضور کو یہ بیماری کھانا نہ ہضم ہونیکی تھی۔ (ضمیمہ غیر معمولی اخبار الحکم قادیان ۲۸ رمئی ۱۹۰۸ء)

(۳) مرزا یعقوب بیگ صاحب کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ مجھے سخت اسہال کا دورہ ہوگیا ہے آپ کوئی دوا تجویز کریں۔ (حوالہ مذکورہ اور سیرۃ المہدی ص ۷ ج ۱۲۰)

(۴) یہ تو امر واقع ہے کہ حضرت صاحب کو بدہضمی اسہال اور دوران سر کی عموماً شکایت رہتی تھی۔

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ماہ اگست ۱۹۲۶ء)

نوٹ:۔ اسی اسہال و بدہضمی کی بیماری نے آخر میں ہیضہ کی شکل اختیار کر لی اور مرزا صاحب کے لئے جان لیوا ثابت ہوئی چنانچہ مرزا صاحب اسی دستوں و ہیضہ کی بیماری میں مبتلا ہو کر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو راہی ملک عدم ہوئے اور اپنے پیچھے ایک عبرت آموز یادگار چھوڑ گئے کہ مرزا صاحب طاعون و ہیضہ جیسی مہلک بیماریوں کو بطور عذاب قہر الٰہی اپنے دشمنوں کیلئے مخصوص کئے ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کو اس قہر و عذاب میں مبتلا کر کے بتلا دیا کہ خود مرزا صاحب ہی خدا اور رسول اور دین اسلام کے دشمن تھے۔

قے اور دست کی بیماری

اور حضرت مسیح موعود کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے بعد آیا تھا مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک اور دفعہ حاجت کیلئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو آپ نے ہاتھ سے مجھے جگایا میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے بیٹھ گئی تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا تم سب سو جاؤ میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں اتنے میں آپ کو ایک دست آ گیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ پاخانہ نہ جا سکتے تھے اس لئے چارپائی کے پاس ہی بیٹھ کر آپ فارغ ہوئے پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہو گیا تھا اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔ (سیرۃ المہدی ص: ۱۰۷)

(۲) جس مشن کے پورا کرنے اور جس عظیم الشان کام کے انصرام کیلئے آپ کی بعثت ہوئی تھی اس کام میں وہ برابر اخیر وقت تک نہایت مستعدی سے مصروف رہے یہاں تک کہ بیماری (دست اور قے) کے شدید حملے نے عاجز کر دیا اور قریباً ۱۲ گھنٹہ کی بیماری کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔

(رسالہ ریویو قادیان ص ۳۴۱، ۹ جلد ۳)

(۳) خاکسار مختصراً عرض کرتا ہے کہ..... میں خود بیدار ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب) اسہال کی بیماری سے سخت بیمار ہیں اور حالت نازک ہے ادھر اُدھر معالج اور دوسرے لوگ کام

میں لگے ہوئے ہیں جب میں نے پہلی نظر حضرت مسیح موعود کے اوپر ڈالی تو میرا دل بیٹھ گیا کیونکہ میں نے ایسی حالت آپ کی اس سے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی اور میرے دل پر بھی اثر پڑا کہ یہ مرض الموت ہے۔ (سیرۃ المہدی ص ۷ ج ۲)

دق وسل

(۱) حضرت اقدس (مرزا) اپنی بیماری دق کا بھی ذکر کیا ہے یہ بیماری آپ کو حضرت مرزا غلام مرتضی صاحب مرحوم کی زندگی میں ہوگئی اور قریباً چھ ماہ تک بیمار رہے۔ (حیات احمد ص ۷۹ ج ۲ ر ۱)

(۲) بیان کیا مجھے حضرت والدہ صاحبہ نے اک دفعہ تمہارے دادی کی زندگی میں حضرت صاحب (مرزا) کو سل ہوگئی تھی۔ (سیرۃ المہدی ص ۴۲ ج ۱)

(۳) اور علاوہ ذیابیطس اور دوراں سر اور تشنج قلب کے دق کی بیماری کا اثر بھی دور نہ ہوا تھا۔

(نزول المسیح ص ۳۹ کا حاشیہ)

ضعف باہ اور نامردی

(۱) اس نہایت درجہ کے ضعف میں جب نکاح ہوا تو بعض لوگوں نے افسوس کیا کیونکہ میری حالت مردی کالعدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی۔ (نزول المسیح ص ۲۰۹ کا حاشیہ تریاق القلوب ص ۱۰۵ و ۲۶۱)

(۲) ایک مرض مجھے نہایت خوفناک تھی کہ صحبت کے وقت لیٹنے کی حالت میں لغوذ (ایستادگی وخیزش) بھی جاتا رہتا تھا شاید قلت حرارت عزیزی اس کا موجب تھی۔ (مکتوبات احمدیہ ص ۱۴ ج ۵ ر ۲)

(۳) جب میں نے نئی شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں۔ (مکتوبات احمدیہ جلد دوم ص ۱۳)

دوران سر اور ہسٹریا کے سخت دورے

(۱) بیان کیا مجھے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (یعنی والد صاحب) کو پہلی دفعہ دوروں سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا..... اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہوگئے خاکسار نے پوچھا دوران میں کیا ہوتا تھا والدہ صاحبہ نے کہا کہ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوجاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھنچ جاتے تھے خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا، اس وقت آپ اپنے بدن کو سہار نہیں سکتے تھے شروع شروع میں یہ دورے بہت سخت ہوئے تھے پھر اس کے بعد کچھ تو دوروں کی ایسی سختی نہ رہی اور کچھ طبیعت عادی ہوگئی۔ (سیرۃ المہدی ص ۱۳ ج ۱)

(۲) خاکسار عرض کرتا ہے کہ جب شروع شروع میں حضرت مسیح موعود کو دوران سر اور بروا طراف کے

دورے پڑنے شروع ہوئے تو اس زمانے میں آپ بہت کمزور ہو گئے تھے اور صحت خراب رہتی تھی۔ (سیرۃ المہدی ص ۱۵)

(۳) ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹریا ہے بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے لیکن دراصل بات یہ ہے کہ آپ کو دماغ محنت اور شبانہ روز تصنیف کی مشقت کی وجہ سے بعض ایسی عصبی علامات پیدا ہو جایا کرتی تھیں جو ہسٹریا کے مریضوں میں بھی عموماً دیکھی جاتی ہیں مثلاً کام کرتے کرتے یک دم ضعف ہو جانا چکروں کا آنا ہاتھ پاؤں کا سرد ہو جانا گھبراہٹ کا دورہ ہو جانا ایسا معلوم ہوتا کہ ابھی دم نکلتا ہے یا کسی تنگ جگہ یا بعض اوقات زیادہ آدمیوں میں گھر کر بیٹھنے سے دل کا سخت پریشان ہونے لگنا وغیرہ ذٰلک۔ (سیرۃ المہدی ص ۵۵ ج ۲)

(۴) بیان کیا مجھے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دورے پڑنے شروع ہوئے تو آپ نے اس سال سارے رمضان کے روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا دوسرا رمضان آیا تو آپ نے روزے رکھنے شروع کیے مگر آٹھ نو روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ ہوا اس لئے باقی چھوڑ دئے اور فدیہ ادا کر دئے اس کے بعد جو رمضان آیا تو اس میں آپ نے دس گیارہ روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ کی وجہ سے روزے ترک کرنے پڑے اور آپ نے فدیہ ادا کر دیا اس کے بعد جو رمضان آیا یہ آپ کا تیرہواں روزہ تھا کہ مغرب کے قریب آپ کو دورہ پڑا اور آپ نے روزہ توڑ دیا اور باقی روزے نہیں رکھے مگر وفات سے دو تین سال قبل نہیں رکھ سکے اور فدیہ ادا فرماتے رہے۔ (سیرۃ المہدی ص ۵۱ ج ۱)

(۵) بیان کیا مجھے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ اوائل میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سخت دورہ پڑا کسی نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد کو بھی اطلاع دیدی اور وہ دونوں آ گئے پھر ان کے سامنے ہی حضرت (مرزا صاحب کو) دورہ پڑا۔ (سیرۃ المہدی ص ۲۲ ج ۱)

آنکھوں کی بیماری

(۱) مولوی شیر علی صاحب نے بیان کیا کہ باہر مردوں میں بھی حضرت مرزا صاحب کی یہی عادت تھی کہ آپ کی آنکھیں ہمیشہ نیم بند رہتی تھیں ..... ایک دفعہ حضرت (مرزا) صاحب مع چند خدام کے فوٹو کھنچوانے لگے تو فوٹو گرافر آپ سے عرض کرتا تھا کہ حضور ذرا آنکھیں کھول کر رکھیں ورنہ تصویر اچھی نہیں آئے گی اور آپ نے اس کے کہنے پر ایک دفعہ تکلیف کے ساتھ آنکھوں کو کچھ زیادہ کھولا بھی مگر وہ پھر اسی طرح نیند بند ہو گئیں۔
(سیرۃ المہدی ص ۷۷ ج ۲)

کثرت پیشاب اور ذیابیطس

(۱) مجھے کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری ہے، پندرہ بیس مرتبہ روز پیشاب آتا اور بوجہ اس کے کہ پیشاب میں شکر ہے کبھی کبھی خارش کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے اور بعض وقت سو سو دفعہ ایک دن میں پیشاب آتا اور کثرت پیشاب سے بہت ضعف تک نوبت پہنچی ہے۔ (نسیم دعوت ص ۶۷)

(۲) اور دوسری..... بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اسقدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔ (ضمیمہ اربعین ص ۳/۴)

(۳) دوسری مرض ذیابیطس تخمیناً بیس برس سے ہے جو مجھے لاحق ہے..... اور ابھی تک بیس دفعہ کے قریب ہر روز پیشاب آتا ہے اور امتحان سے بول ہیں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۶۳ سیرۃ المہدی ص ۳۲ ج ۱)

اس کے علاوہ رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ماہ جون ۱۹۰۶ ص ۵ اور اخبار بدر قادیان ۷ رجون ۱۹۰۶ء ص ۵ حقیقۃ الوحی ص ۳۰۶ رسالہ ریویو قادیان ماہ مئی ۱۹۲۷ء، نزول المسیح ۲۰۹ کا حاشیہ تریاق القلوب ص ۳۰ ج ۳۶ میں بھی کثرت پیشاب اور مرض ذیابیطس کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

عام خرابی صحت اور بیماریوں کی ہمیشگی

(۱) میں ایک دائم المرض آدمی ہوں..... ہمیشہ درد اور دوران سر اور کمی خواب اور دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ (ضمیمہ اربعین ۳/۴/۴)

(۴) میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا اور دو مرضیں یعنی ذیابیطس اور درد سر مع دوران سر قدیم سے میرے شامل حال تھیں۔ (تریاق القلوب ص ۳۵)

(۵) عرصہ تین چار ماہ سے میری طبیعت نہایت ضعیف ہوگئی ہے بجز دو وقت ظہر و عصر نماز کیلئے بھی نہیں جا سکتا اور اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں اور اگر ایک سطر بھی کچھ لکھوں یا فکر کروں تو خطرناک درد سر شروع ہو جاتا ہے، اور دل ڈوبنے لگتا ہے جسم بالکل بے کار ہو رہا ہے اور جسمانی قوی ایسے مضمحل ہو گئے ہیں کہ خطرناک حالت ہے گویا مسلوب القوی ہوں اور آخری وقت ہے ایسا ہی میری بیوی دائم المریض ہے امراض رحم و جگر دامن گیر ہیں۔
(اخبار بدر قادیان جلد ۲/۱۲ از آئینہ احمدیت ص ۱۸۶ مؤلفہ دوست محمد لاہوری)

(۱) بیان کیا مجھے مرزا سلطان احمد صاحب نے بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب۔ (حال عبدالرحیم قادیانی) ایم، اے کہ ایک دفعہ والد صاحب (مرزا جی) سخت بیمار ہو گئے اور حالت نازک ہو گئی اور حکیموں نے ناامیدی کا اظہار کر دیا اور نبض بھی بند ہو گئی۔ (سیرۃ المہدی ص ۲۰۳ ج ۱)

(۵) مخدومی مکرمی حضرت مولوی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اوراس عاجز کی طبیعت آج سے بہت علیل ہورہی ہے ہاتھ پاؤں بھاری اورزبان بھی بھاری ہورہی ہے مرض کے غلبے سے نہایت لاچاری ہے۔(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم ۲ص ۲۲۱)

(۶) مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل سے میری طبیعت علیل ہوگئی ہے کل شام کے وقت مسجد میں اپنے تمام دوستوں کے روبرو جو حاضر تھے سخت درجہ کا عارضہ لاحق حال ہوااورایک دفعہ تمام بدن سرداورنبض کمزوراورطبیعت میں سخت گھبراہٹ شروع ہوئی اورایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویازندگی میں ایک دودم باقی ہیں۔(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم ص ۲۸ حصہ اول)

(۷) عزیزی اخویم نواب صاحب سلمہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بباعث علالت طبع چندروز جواب لکھنے سے معذوررہا میری کچھ ایسی حالت ہے کہ ایک دفعہ ہاتھ پیر سرد ہوکراورنبض ضعیف ہوکرغشی کے قریب قریب حالت ہوجاتی ہے اوردوران خون ایک دفعہ ٹھہر جاتا ہے جس میں اگرخداتعالیٰ کا فضل نہ ہوتو موت کا اندیشہ ہوتا ہے تھوڑے دنوں میں یہ حالت دودفعہ ہوچکی ہے آج رات بھراس کا سخت دردہوا۔(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم ۴ص ۹۰۸)

(۸) بعض اوقات میں ایسا بیمار ہوگیا کہ یہ وہم گذرا کہ شاید دوتین منٹ جان باقی ہے اورخطرناک آثار ظاہر ہوگئے۔(حوالہ مذکورص ۱۱۵)

مراق اور ہسٹریا

(۱) مرزاصاحب فرماتے ہیں کہ دیکھومیری بیماری کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی کی تھی جواس طرح وقوع میں آئی آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترپڑے گا تو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی تو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کی دھڑکی اورایک نیچے کی دھڑکی یعنی مراق اور کثرت بول۔

(رسالہ تحفۃ الاذہان جلد۲/ربابت ماہ جون ۱۹۰۶ء، ۱۵اخبار بدر قادیان جلد۲/۲۳، جون ۱۹۰۶ء ص ۵ کالم)

(۲) میرا تو یہ حال ہے کہ باوجوداس کے کہ دوبیماریوں میں ہمیشہ سے مبتلا رہتا ہوں تاہم آج کل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بندکرکے بڑی بڑی رات تک بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اوردوران سر کا دورہ زیادہ ہوجاتا ہے۔

(کتاب منظورالٰہی ص ۳۴۸)

(۴) حضرت مرزاصاحب نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراق ہے۔(ریویو، اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

(۵) ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھے بیان کیا کہ بیٹے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹریا ہے بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔ (سیرۃ المہدی ص ۵۵ رجلد ۲)

مرزا صاحب کو کیوں مراق ہوا

(۱) مراق کا مرض (مرزا) صاحب میں موروثی نہ تھا بلکہ یہ خارجی اثر کے ماتحت پیدا ہوا اور اسکا باعث سخت دماغی محنت تفکرات، غم اور بدہضمی تھا جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا اور جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً دوران سر کے ذریعہ ہوتا تھا۔ (رسالہ ریویو ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۱۰)

(۲) حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، دردسر کمی خواب تشنج دل اور بدہضمی اسہال کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا وہ عصبی کمزوری تھا۔ (رسالہ ریویو قادیان ماہ مئی ۱۹۲۷ء ص ۲۶۷)

(۳) مرض مراق حضرت (مرزا) صاحب کو ورثہ میں نہیں ملا پس حضرت صاحب کی زندگی کے حالات کے مطالعہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان میں مراقی علامات کے دو بڑے سبب تھے اول کثرت سے دماغی محنت تفکرات قوم کا غم اور اس کی اصلاح کی فکر دوسرے غذا کی بے قاعدگی کی وجہ سے سوء ہضم اور اسہال کی شکایت۔ (رسالہ ریویو اگست ۱۹۲۶ء ص ۹)

مرض مراق کی خاندان مرزا شدید سے محبت

اس مرض مراق کو مرزا صاحب سے ایسی شدید محبت تھی کہ جنون کی حد سے گذر گئی تھی اور وہ کسی حال میں مرزا صاحب سے جدائی اور اس کی مصیبتوں کو گوارہ کرنے کیلئے تیار نہیں تھا، چنانچہ اس نے دیکھا کہ عنقریب مرزا صاحب معشوقانہ انداز میں اپنی بے وفائی کا ثبوت اس طرح دیں گے کہ اس دنیا کو چھوڑ کر وہ دوسری دنیا میں چلے جائیں گے تو اس نے ان کے جیتے ہی جی مرزا صاحب کی بیوی صاحبہ کا دامن پکڑ لیا اور ایک مدت تک وصال اور بستر عیش کی لذت آفرینوں سے مسرور و محظوظ ہوتا رہا اور جب اس نے دیکھا کہ ہمارا یہ معشوق بھی پہلے معشوق کے نقش قدم پر چل کر ہم کو چھوڑ دے گا اور جدائی کے صدموں میں مبتلا کر دے گا اس نے فوراً اپنی محبت اور پریم کا سلسلہ مرزا صاحب کے پیارے وچہیتے اور الہامی صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی سے جوڑ لیا اور الحمد اللہ آج تک ان دونوں (مرض مراق اور مرزا محمود صاحب) میں کسی قسم کی کوئی شکر رنجی و معمولی سی بھی کوئی کشیدگی نہیں ہوئی۔

اور دن عید اور رات شب برات کی طرح مسرت و شادمانی کے ساتھ گذر رہی ہے اللہ تعالیٰ نظر بد سے بچائے اور ان دونوں (مرض مراق و مرزا محمود) کی جوڑی کو دیر تک سلامت رکھے تاکہ مرزائیت کیلئے (این خانہ

ہمہ مراق است) کا فخریہ جملہ قایم ودائم رہے مرزا صاحب کے ساتھ مراق کی داستان محبت آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں اب آپ اس کی محبت جو آپ کی بیوی صاحبہ کے ساتھ تھی مرزا صاحب ہی کے منہ سے بادل نخواستہ حال رقیب سنئے تا کہ آپ مرض مراق کے بارے میں یہ کہہ سکیں کہ عمر بھر میں ایک ہی تو اس سے دانائی ہوئی۔

مرزا صاحب کی بیوی صاحبہ کے ساتھ مراق کی محبت

(۱) مرزا صاحب خود لکھتے ہیں.....

میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے کیونکہ طبی اصول کے مطابق اس کیلئے چہل قدمی مفید ہے۔ (اخبار الحکم مورخہ ۱۰ راگست ۱۹۰۱ ص ۱۴ کتاب منظور الٰہی ۲۴۴)

صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کے ساتھ مراق کا عشق

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (میاں محمود احمد قادیانی) نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔

(ریویو قادیان اگست ۱۹۲۶ء) ص ۱۱)

مراق کا تعلق خاندانی ہے۔

(۱) جب خاندان سے اس کی ابتدا ہو چکی تو پھر اگلی نسل میں بے شک یہ مرض منتقل ہوا، مضمون ڈاکٹر شاہ نواز صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو قادیان (اگست ۱۹۲۰ء ص ۱۱)

(۲) بیان کیا مجھے والدہ صاحبہ نے کہ حضرت (مرزا) صاحب کے ایک حقیقی ماموں تھے جن کا نام مرزا جمعیت بیگ تھا ان کے یہاں ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہوئی اور ان کے دماغ میں کچھ خلل آ گیا تھا لڑکے کا نام مرزا اعلیٰ بشیر تھا اور لڑکی کا نام حرمت بی بی لڑکی حضرت صاحب کے نکاح میں آئی اور اسی کے بطن سے مرزا سلطان احمد اور فضل احمد پیدا ہوئے۔ (سیرۃ المہدی ص ۲۰۶ جلد ۱)

مرض مراق کیا چیز اس پر ایک تحقیقی نظر

ناظرین کرام۔ مرزا صاحب اور ان کے حواریوں کو معتبر تحریروں وشہادتوں سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ مرزا صاحب دوران سر، دردسر، کی خواب، تشنج دل، بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب، ذیابیطس، دق سل، ضعف باہ، نامردی، غلبہ نسیان، خرابی حافظہ، ضعف دل ودماغ، ہسٹریا مراق وغیرہ جیسی خبیث بیماریوں کے

شکار تھے جیسا کہ آپ نے اس رسالہ میں تفصیل کے ساتھ ملاحظہ کیا ہے لیکن اس وقت ان بیماریوں میں سے صرف مراق کی تحقیق کرنا ہے کہ یہ کیا چیز ہے اور کیا کوئی مدعی نبوت اور صاحب الہام اس مراق میں مبتلا ہوسکتا ہے یا نہیں اور جو مدعی نبوت والہام اس میں مبتلا ہوجائے تو وہ اپنے دعوی نبوت الہام میں جھوٹا ہے یا سچا ان مندرجہ بالا امور پر ایک تحقیقی نظر ڈالی جاتی ہے ملاحظہ کیجئے سب سے پہلے ازروئے طب جانچ کی جاتی ہے کہ مراق کیا ہے۔ (شرح اسباب جلد اول ص ۴ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ میں ہے)

(۱) نوع من المالیخولیا یسمی المراقی والعلۃ النافخہ وذلک یکون من خلط سوداوی حادیجتمع فی المعدۃ ویحدث فیھا ورماً او فی الماء ساریقاً ویحدث فیھا سدواً اورورماً وفی ابطحال وفی المراق وترتقی منہ بخارات الی الدماغ فی ای عضو کان اجتماعہ۔

مالیخولیا کی ایک قسم جس کو مراق کہتے ہیں اور یہ مرض تیز سودا سے جو معدہ میں جمع ہوجاتا ہے پیدا ہوتا ہے اور اس میں ورم بارد پیدا کرتا ہے اور مایا ساریقا میں جمع ہوکر اس میں سدہ اور ورم پیدا کرتا ہے اور جس عضو میں یہ مادہ جمع ہوتا ہے اس سے سیاہ بخارات اٹھ کر دماغ کی طرف چڑھتے ہیں سرافیون کہتے ہیں چونکہ اس کی ابتداء غشاء مراق سے ہوتی ہے اس لئے اس کا نام مراق رکھا گیا اور مراق ایک جھلی ہے جو باہر کی جانب سے احشاء بطن کو استر لگاتی ہے اور یوحنا کی رائے یہ ہے کہ اس مرض مراق میں نفخ ہوجاتا ہے اس لئے اس مراق کہتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔

(۲) قال سرافیون لان ابتداء ویکون من المراق وھو بالتشدید الغشاء المبطن للاحشاء من خارج وقال یوحنا لانہ ینفخ المراق وشرح اسباب صفحہ ۴۷۔

حکیم نورالدین صاحب کو مرزائیت میں ایک اونچا مقام حاصل تھا اسی وجہ سے مرزا صاحب کے مرنے کے بعد وہ گدی نشین ہوئے اور خلیفہ اول کہلائے وہ اپنی کتاب بیاض نورالدین ص ۲۱۱ جلد ا میں مراق کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مراق مالیخولیا کی ایک شاخ ہے اور مالیخولیا مراقی میں دماغ کو ایذا پہونچتی ہے اس لئے مراق کو سر کے امراض میں لکھا ہے۔

(۳) ڈاکٹر شاہ نواز خانصاحب قادیانی مراق کی یہ تشریح کرتے ہیں یونانی میں مراق اس پردے کا نام ہے جو احشاء الصدر کو احشاء البطن سے جدا کرتا ہے اور معدے کے نیچے واقع ہوتا ہے اور فعل تنفس میں کام آتا ہے پرانے سوء ہضم کی وجہ سے تشنج سا ہوجاتا ہے بدہضمی اور اسہال ہی اس مرض میں پائے جاتے ہیں، اور سب سے بڑھ کر یہ اس مرض میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات وخیالات پر قابو نہیں رہتا۔ (ریویو قادیان ماہ اگست ۱۹۲۶ء)

تشریح مراق از روئے طب جدید

ڈاکٹر موصوف لکھتے ہیں۔

مراق کا دوسرا نام عربی میں جمود ہے اور انگریزی میں اس علامت کو (کٹیالاپسی) کہتے ہیں یہ بعض علامات کو مجموعی طور پر پکارنے کیلئے بولا جاتا ہے اور اس میں بازو اچانک سن ہو جاتا ہے اور جہاں رکھا ہو وہیں پڑا رہتا ہے یعنی اس میں اپنے ارادے سے حرکت دینے کی طاقت نہیں رہتی بازو بعض دفعہ تشنج ہو کر سخت ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ نرم دل کی حرکت کمزور ہو جاتی ہے نبض سست ہو جاتی ہے سانس مدہم پڑ جاتی ہے اور سخت ضعف ہو جاتا ہے بالعموم اس کا حملہ اچانک ہو جاتا ہے مگر بعض دفعہ سر درد اور متلی وغیرہ پہلے ہو جاتی ہے۔ (ربع مسکون ص ۸)

ڈاکٹر صاحب مرض مراق کی اس تشریح کے بعد بادل نخواستہ اس امر کا اقرار کرتے ہیں کہ مرزا صاحب اس خبیث مرض کے مریض تھے چنانچہ وہ اس طرح لکھتے ہیں کہ یہ امر واقعہ ہے کہ حضرت (مرزا) صاحب کو بدہضمی اسہال اور دوران سر کی عموماً شکایت رہتی ہے۔ (حوالہ مذکورہ ص ۶)

ناظرین کرام۔ طبی تحقیق و حکیم نورالدین صاحب و ڈاکٹر شاہ نواز خان اسسٹنٹ سرجن کی تشریحات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ مرض مراق (مالیخولیا کی ایک قسم ہے) اور اس مرض کے مریض عموماً بروا طراف اسہال و بدہضمی دوران سر میں مبتلا ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے خیالات و جذبات پر کوئی قابو نہیں رکھتے جیسا کہ مرزا صاحب کی رات شریف اس کی زندہ مثال ہے اب یہ معلوم کرنیکی ضرورت ہے کہ مالیخولیا کس کو کہتے ہیں تو اس کے متعلق طبی اور مرزائی تحقیق ملاحظہ کیجئے۔

مالیخولیا کس کو کہتے ہیں؟

(۱) قال الشیخ انما قال مالیخولیا کان حدوثه عن سوداء غیر محترقه تسمیة له باسم السبب لان معناه بالیونانیه با یالخلط الاسود قال یوحنا ابن سرافیون معناه الفزع فیکون تسمیة باسم عرضه۔ (حدود الامراض ص ۱۵ مطبوعہ مجتبائی)

شیخ الرئیس فرماتے ہیں کہ اس کو مالیخولیا اس لئے کہتے ہیں کہ اس کا حدوث غیر محترقہ سودا سے ہوتا ہے اور یوحنا ابن سرافیون نے کہا کہ اس کے معنی ڈر اور خوف کے ہیں (اس کے عوارض ہیں) اس لئے بہ سبب ان عوارض کے مرض جنس کا نام مرض کے عرض کے نام پر رکھا گیا۔

حقیقت واسباب مرض

(۲)تغیر الظنون والفکر عن المجری لطبعی الی الفساد والخوف المزاج سوداوی وتوحش الروح ویفزع ولایوذی احداً بخلاف جنون السبعی ونوع منه یقال لهٗ المراقی وهوان یکون بشرکته المراق. (حوالہ مذکور بالا)

سوداوی مزاج انسان کے ظنون وافکار طبعی خوف وفساد کی طرف مائل ہوجاتے ہیں اس کی روح وحشت وخوف محسوس کرتی ہے یہ مریض کو ایذا نہیں دیتی بخلاف جنون سبعی کے، مالیخولیا کی ایک قسم وہ ہے جسے مالیخولیا مراقی کہتے ہیں یہ مرض مراق کی شرکت سے ہوتا ہے۔

(۳)جب عشاء مراق کے سبب سے مالیخولیا ہو تب اسے مالیخولیا مراق کہتے ہیں۔(مخزن حکمت صفحہ ۱۲۵۱ جلد۲)

(۴)حکیم نورالدین صاحب خلیفہ اول قادیان لکھتے ہیں۔

مالیخولیا بہ سبب تین قسم پر ہے اوّل دماغی جس کا محل وقوع دماغ ہے اطباء اس کو شرالاحناف کہتے ہیں دوم قلب اور دماغ کے سوا جس کا محل تمام بدن ہو اور تمام بدن سے بخارات دماغ کی طرف چڑھیں یہ تمام اقسام مالیخولیا سے اسلم ہے سوم امعاء میں رویہ فضلات سے یا معدا کے سوداوی ردم سے یا باب الکبد کے ورم سے یا جگر اور امعاء دونوں سے یا عروق دقاق سے یا اما سار یقا کے سوداوی بلا ورم سدہ سے یا ماء ریقا کے ورم سے بخارات نکل کر عشاء مراق تک پہنچیں اور مراق سے الحکر بخارات دماغ کی طرف جائیں اور مالیخولیا پیدا کریں اسکو مالیخولیا مراقی کہتے ہیں(ف) چونکہ مالیخولیا جنون کا ایک شعبہ ہے اور مراق مالیخولیا کی ایک شاخ ہے اور مالیخولیا مراقی میں دماغ کو ایذا مہ پہونچتی ہے اس لئے مراق کو سر کے امراض میں لکھا گیا ہے۔

(بیاض نورالدین ص ۲۱۱ جلد۱)

مراقی نبی نہیں بن سکتا

ناظرین۔طبی ومرزائی تشریحات سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ مراق مالیخولیا کی ایک قسم ہے اور مالیخولیا جنون کی ایک قسم ہے اس لئے مراق جنون کی بھی ایک قسم ہوئی لہٰذا نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا صاحب کے مراقی مالیخولیا میں مبتلا ہونے کا معنی یہ ہوئے کہ وہ ایسے جنون ودیوانگی میں مبتلا تھے کہ ان کو اپنے خیالات وجذبات پر قابو نہ تھا اور نہ اپنی حرکات وسکنات میں توازن اسی وجہ سے وہ اپنے تمام دعاوی میں جھوٹے تھے کیونکہ جنون منافی

نبوت ہے جیسا کہ رسالہ ریویو ماہ قادیان بابتہ ماہ مئی ۱۹۲۷ء ص ۱۳ میں ہے کہ۔

(۱) نبی میں اجتماع توجہ بالارادہ ہوتا ہے جذبات پر قابو ہوتا ہے لیکن مریض مراق میں یہ بات نہیں ہوتی بلکہ سب سے بڑھ کر یہ اس مرض (مراق) میں تخیل (وہم خواسی) بڑھ جاتا ہے اور مرگی ہسٹریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔ (ریویو ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

اس لئے مراقی نہ نبی ہوسکتا ہے اور نہ ملہم چنانچہ اس سلسلہ میں مرزائیوں کی مزید شہادتیں ملاحظہ کیجئے۔

(۱) منشی احمد حسین مرزائی فرید آبادی مراقی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ پیسہ اخبار کے کسی پچھلے پرچے میں قاضی عبدالعزیز تھانیسری نے اس امر کا اعلان کیا ہے کہ میں خلیفہ وقت ہوں جب میں نے اس شخص کا یہ مضمون دیکھا تو ہنس کر ٹالدیا کہ ایسے مراقی اور کمزور طبع آدمی کی بے ربط اور بے سروپا باتوں کا کیا نوٹس لیا جائے۔

(اخبار بدر مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۰۶ء ص ۴)

(۲) اخبار پیغام صلح ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۵ء ص ۴ میں قادیانیوں کو مراقی کہہ کر ایک لاہوری مرزائی ان کی مذمت کرتا ہے بدقسمتی سے ہمارے قادیانی بھائی اس حد تک مرض بحث مباحثہ میں مبتلا ہو چکے ہیں کہ میں کہوں گا کہ MONO,MONIA (مونومونیا) تک پہونچ چکی ہے۔

یہ وہ عارضہ ہے جسے غالباً مراق کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک بات نے دل ودماغ پر قبضہ جمالیا تو باقی تمام دنیا جہان کی چیزیں اسی رنگ میں رنگین نظر آتی ہیں۔

(۳) قاضی یوسف قادیانی لاہوری مرزائیوں کو مراقی کہہ کر انکی تحقیر کرتے ہیں ۔

بگوش ہوش بشنوائے مراقی به میخانه نخواہی جام ساقی

(اخبار الفضل ۲۰ اپریل ۱۹۲۸ء ص ۷)

اس سے بھی عجیب تر بات یہ ہے کہ خود مرزا صاحب نے بھی مراق کے متعلق یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس کی باتیں وہمی ہوتی ہیں جس کو حقیقت سے کچھ بھی لگاؤ نہیں ہوتا مرزا صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے عقیدہ کی تردید ومذمت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "یہ بات یا تو بالکل جھوٹا منصوبہ ہے اور یا کسی مراقی عورت کا وہم"۔ (حاشیہ کتاب البریہ ص ۲۳۸/۲۳۹)

معلوم ہوا کہ مراقی کی باتیں بے سروپا اور وہمی ہوتی ہیں جن کو واقعات سے کوئی تعلق نہیں ہوتا بلکہ واقعات ہی اسکی تردید کرتے ہیں۔

چنانچہ مرزا صاحب کی تائید کرتے ہوئے مراق ومالیخولیا کی علامات کے سلسلہ میں مرزائیت کے ڈاکٹر شاہ نواز خانصاحب لکھتے ہیں۔

(۱) طرح طرح کے ایسے خیال ان (مریض مراق) کے دل میں آتے ہیں جنکی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔
(ریویو ماہ مئی ۱۹۲۷ء ص ۲۲)

(۲) مریض بعض دفعہ ایسا خیال کر لیتا ہے جس کی واقعات تردید کرتے ہیں۔
(حوالہ مذکور ص ۲۳ کا حاشیہ)

ان تحریروں سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اس مرض مراق ومالیخولیا میں جو لوگ مبتلا ہوتے ہیں وہ وہمی ہوتے ہیں انکی باتوں میں حقیقت کا توازن نہیں ہوتا اس لئے مرزا صاحب بھی جو بقول خود بھی مراق میں مبتلا تھے ان کی باتوں بھی حقیقت کی روشنی نہیں تھی اس لئے وہ بھی نہ نبی ہو سکتے ہیں اور نہ ملہم چنانچہ اس مرض کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ اس کا مریض بعض اوقات دعوی نبوت کرتا ہے اور بعض اتفاقی واقعات کو معجزہ قرار دیتا ہے۔

چنانچہ حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب اس مرض مراق ومالیخولیا کے علامات کے سلسلہ میں لکھتے ہیں کہ۔
بعض عالم اس مرض میں مبتلا ہو کر دعوی پیغمبری کرنے لگتے ہیں اور اپنے بعض اتفاقی واقعات کو معجزات قرار دینے لگتے ہیں۔ (مخزن حکمت ص ۳۵۲ جلد ۲ طبع ہفتم)

حکیم نورالدین صاحب جو مرزائیت کے خلیفہ اول تھے وہ بھی اس کی تائید کرتے ہیں مالیخولیا کا کوئی مریض خیال کرتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ میں پیغمبر ہوں یا کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ میں خدا ہوں کوئی موت سے ڈرتا ہے کوئی اس وہم میں مبتلا ہوتا ہے کہ مجھ کو کوئی زہر نہ دیدے۔ (بیاض نورالدین ص ۲۱۲ جلد ۱)

جب مراق اور مالیخولیا کی کرشمہ سازیوں میں سے یہ بھی ہے کہ ایسا مریض جو عالم ہوتے ہیں وہ نبوت کا بھی دعوی کرتے ہیں اور بعض اتفاقی واقعات کو اپنی پیغمبری کا نشان ومعجزہ قرار دیتے ہیں۔

تو مرزا صاحب کے بارے میں تو یہ بات خود ان کی اقراری تحریروں سے ثابت ہو چکی ہے کہ وہ مرض مراق اور مالیخولیا میں مبتلا تھے تو پھر آپ کا دعوی نبوت اور پیشگوئیوں وغیرہ کا نشان نبوت قرار دینا اس مرض کی کرشمہ سازیوں کا نتیجہ ہے اور کچھ نہیں چنانچہ جب مرزا صاحب نے اپنے دعوی نبوت سے نبوت کا دروازہ کھول دیا تو مرزا صاحب کے بعض مریدوں نے بھی آپ کی زندگی ہی میں نبوت ومہدویت کا دعوی کیا تو ان کی مذمت کرتے ہوئے ان کے دعوی کو خلل دماغ اور سوداوی مواد وخشکی مزاج کا نتیجہ اور نفس امارہ کی غلطیوں کی آمیزش قرار دیا جیسا کہ مرزا صاحب کا ایک حوصلہ مند مرید چراغ دین نامی نے بھی آپ کی ماتحتی میں نبوت کا دعوی کیا تو مرزا صاحب کو اس کی یہ حرکت ناشائستہ بہت ہی ناگوار گذری اور آپ نے مندرجہ ذیل عبارت میں اس کی سرزنش کی لکھتے ہیں۔

نفس امارہ کی غلطی سے اس کو (یعنی چراغ دین کو) خودستائی پر آمادہ کیا ہے پس آج کی تاریخ سے وہ ہماری جماعت سے منقطع ہے جب تک مفصل طور پر اپنا توبہ نامہ شائع نہ کرے اور اس ناپاک رسالت کے دعوی سے ہمیشہ کیلئے مستعفی نہ ہو جائے۔ (دافع البلاء ص ۲۲)

چراغ دین اس دعوی رسالت کی نفسیات اور پس منظر کی جو تحقیق و تشریح فرمائی ہے وہ قابل ملاحظہ ہے ایسے خیالات (دعوی نبوت وغیرہ) خشک مجاہدات کا نتیجہ یا تمنا اور آرزو کے وقت القاء شیطان ہوتا ہے اور یا خشکی اور سوداوی مواد (جسکو مراق و مالیخولیا بھی کہتے ہیں) کی وجہ سے کبھی الہامی آرزو کے وقت ایسے خیالات کا دل پر القاء ہو جاتا ہے اور چونکہ ان کے نیچے کوئی روحانیت نہیں ہوتی اس لئے الہی اصطلاح میں ایسے خیالات کا نام جیز بھی مراقی ہے ورنہ چیز کی کثرت سے دیوانگی کا اندیشہ ہے خدا ہر ایک کو اس بلا سے محفوظ رکھے۔ (دافع البلاء ص ۲۳)

مرزا صاحب کے ایک مرید مولوی عبداللہ ساکن تیماپور (ملک دکن) جنہوں نے یہ دعوی کیا تھا کہ میں مہدی موعود ہوں تو مرزا صاحب کے الہامی صاحبزادہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے ان کے اس دعوی کی تردید کرتے ہوئے اس کو خلل دماغ کا نتیجہ قرار دیا ہے چنانچہ وہ کہتے ہیں تیماپور ملک دکن کے ایک صاحب مولوی عبداللہ آجکل ایک ابتلاء میں مبتلا ہیں اور اس بات کے مدعی ہیں کہ اصل مہدی موعود وہی ہیں اور حضرت صاحب مسیح تھے اس میں کچھ شک نہیں کہ مفتری نہیں ہیں لیکن دماغی حالت کی وجہ سے بیمار و معذور ہیں۔

(تشحیذ الاذہان جلد ۶ ۱۱ ص ۴۱۴ و ۴۱۵ بیان محمود احمد)

اسی طرح سید احمد نور کابلی قادیانی کے بارے میں بھی وہ کہتے ہیں کہ ہر شخص جانتا ہے کہ وہ خود مدعی نبوت ہیں اور معذور اور بیمار آدمی ہیں پس ان کا نام ہماری طرف کس طرح منسوب کیا جا سکتا ہے۔

(خطبہ میاں محمود احمد مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۳۳ء)

معلوم ہوا کہ مرزا صاحب بھی نبوت وغیرہ کے دعوی کو خشکی دماغ اور سوداوی مواد کا نتیجہ کہتے ہیں اور اس قسم کے خیالات و دعاوی دیوانگی و جنون کے اثرات سے متاثر ہوتے ہیں حتی کہ اگر کوئی شخص نبوت جیسی پاک چیز کا بھی دعوی کرے تو وہ بھی بقول مرزا جی ناپاک ہو جاتی ہے اور اسکے خیالات و الہامات بھی شیطانی آمیزشوں سے خالی نہیں ہوتے اس لئے اس معیار پر چونکہ مرزا صاحب بقول خود ہی مراق ہسٹریا مالیخولیا جیسی خبیث بیماریوں میں مبتلا ہوں گے اور اس لئے اس کی وجہ سے مرزا صاحب کے بھی تمام دعوے ناپاک ہوں گے اور ان کے خیالات و الہامات شیطانی آمیزش میں ملوث ہوں گے چنانچہ حضرت حکیم الامۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی نے بھی مرزا صاحب کے دعوی نبوت پر اسی خیال کا اظہار فرمایا تھا جو مرزا جی اور ان کے بیٹے مرزا محمود احمد صاحب نے چراغ دین اور عبداللہ تیماپوری و احمد نور کابلی کے دعوی نبوت و دعوی مہدویت پر کیا ہے یعنی یہ سب کچھ دماغ

خلل اندازیوں اور بیماریوں کا نتیجہ ہے ملاحظہ فرمائے، حضرت مولانا موصوف" مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت ومسیحیت کی مذمت وتردید کرتے ہوئے اخیر میں یہ فرماتے ہیں کہ احقر کے نزدیک منشاء ان کے خیالات کا فساد قوت متخیلہ ہے جو اسباب خاص میں ہوگیا ہے جس کا سبب گاہے طول خلوت بھی ہوجاتا ہے اور گاہے اس میں کچھ کشف بھی ہونے لگتا ہے جیسا کہ شرح اسباب وغیرہ میں مذکور ہے۔ (الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی المسیح ص ۳)

اس کے بعد مرزا صاحب کے ایک بادفا مرید جو ڈاکٹر بھی ہیں اور مرزا صاحب کو مرض مراق ومالیخولیا وہسٹریا سے بچانے کی سعی لاحاصل بھی کی ہے لیکن ان کے قلم سے ایک ایسی عبارت نکل گئی ہے جس سے مرزا صاحب کے تمام دعوؤں کی پرشکوہ عمارت منہدم ہوکر پیوست زمین ہوجاتی ہے ملاحظہ فرمائیے۔

ڈاکٹر شاہنواز خانصاحب مرزائی اسسٹنٹ سرجن لکھتے ہیں۔

ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہوجائے کہ اسکو ہسٹریا مالیخولیا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوی کی تردید کیلئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ وبن سے اکھیڑ دیتی ہے۔ (رسالہ ریویو قادیان ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۷۶)

اسی معیار کے مطابق مرزا صاحب قادیانی جیسے مدعی نبوت والہام کے متعلق اپنی اقراری تحریروں ودیگر مرزائیوں کی معتبر شہادتوں سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوچکی ہے کہ وہ ہسٹریا مراق مالیخولیا ودیگر امراض دماغ میں مبتلا تھے تو اس کے دعوی کی تردید کیلئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ یہ ایک ایسی چوٹ ہے جو مرزا صاحب کی صداقت کی عمارت کو بیخ وبن سے اکھاڑ دیتی ہے۔ (فھو المراد)۔

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں زلیخا نے
کیا خود چاک دامن ماہ کنعاں کا

اگر ناظرین کرام اس کے ساتھ مندرجہ ذیل حوالجات کو بھی پیش نظر رکھیں تو مرزا صاحب کی صداقت کی وہ عمارت جو ابھی بیخ وبن سے اکھاڑی گئی ہے، غبار روزگار بن جاتی ہے۔

(۱) انبیاء کا حافظہ نہایت اعلیٰ ہوتا ہے۔ (ریویو ماہ جنوری ۱۹۲۹ء ص ۸)

(۲) ملہم کا دماغ نہایت اعلیٰ ہوتا ہے۔ (ریویو ماہ جنوری ۱۹۳۰ء ص ۲۶)

(۳) ملہم کے دماغی قوی کا بہت مضبوط اور اعلیٰ ہونا بھی ضروری ہے۔ (ریویو ماہ ستمبر ۱۹۲۹ء ص ۴)

(۴) براہین احمدیہ میں ایک یہ بھی پیشین گوئی ہے **یعصمک اللہ من عندہ ولم یعصمک الناس** یعنی خدا تجھے (اے مرزا) آپ تمام آفات سے بچائیگا اگرچہ لوگ نہیں چاہیں گے کہ تو آفات سے بچ جائیگا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۳۰)

(۵) میں ہر ایک خبیث مرض سے تجھے (اے مرزا) محفوظ رکھوں گا۔ اب اس جگہ مرزا صاحب کے ان

امراض کا ایک اجمالی نقشہ پیش کیا جا رہا ہے جس کی تفصیل اس کتاب میں مذکور ہے تاکہ مندرجہ بالا حوالجات کی روشنی میں یہ واضح ہو جائے کہ مرزا صاحب کا دماغ باوجود دعوی نبوت والہام اعلیٰ و بہتر نہیں تھا اور وہ اپنے الہامی وعدہ کے مطابق خبیث امراض سے بھی محفوظ نہیں رہ سکے اس لئے بھی ان کے تمام دعوے وخیالات مالیخولیائی دماغ کی پیداوار ہونے کی وجہ سے واقعات کے مطابق نہیں ہیں بلکہ وہ سراسر وہمیات ہیں جس میں شیطان کی کاروائیوں کی کافی آمیزش ہے جیسا کہ خود مرزا صاحب کہتے ہیں جو شخص ایسی بات کہے جس کی شرع میں کوئی اصل نہ ہو خواہ وہ شخص ملہم یا مجتہد ہی کیوں نہ ہو سمجھ لینا چاہئے کہ شیطان اس سے کھیلتا ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۱)

(نقشہ اجمالی) برائے امراض مرزا

ناظرین کی تفریح طبع اور دلچسپی کے لئے مرزا صاحب کے امراض کا یہ حساب حروف تہجی انتخاب کیا گیا ہے جس کی شمار کی تعداد سو ہوتی ہے اور جس کو دیکھ کر یہ کہا جا سکتا ہے

ع۔ کہ پنبہ کجا کجا نہم تن ہمہ داغ داغ شد

اور یہ بھی حیرت کا مقام ہے کہ مرزا صاحب جیسے لوگ جنکی زندگی ہمہ داغ داغ ہے وہ بھی آرزوئے نبوت کر رہے ہیں سچ ہے۔

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

الف	اصابت مرض	انگلی زخمی	اسہال	اپاہجی	ایڑی کی...	آنکھوں کی بیماری	امراض کا انکشاف	اندیشۂ نبوت
ب	بول بکثرت	بدہضمی	برد اطراف	بدن کی بے حسی	بندش بول	بے خوابی		
ت، ٹ	تنگی دل	تھرتھراہٹ کی زیادتی						
ج	جان کندنی	جسمانی قوی کا اضمحلال	جسم کا ثقل	جنون	چکر آنا			
ح	حافظہ کی خرابی		حافظہ اچھا نہیں					
خ	خواب کی کمی	خون کا دست	خون کی قے	خیالی الجھن رہنا	خرابی صحت	خطرناک آثار	خطرناک دورے	
د	دانت کا درد دق	داڑھ کا کیڑا دوروں کی بیماری	دل کی کمزوری دورہ اسہال	دماغ کی کمزوری دل کا بیٹھنا	درد گردہ دستوں کی بیماری	درد سر دوران خون کی کمی	دوران سر	دائم المریض
ڈ	ڈیابیطس							
ر	ریزش							
ز	زحیر	زبان کی گرانی	زندگی کا خاتمہ					
س	سل	سخت دورے	سردرد	سخت بیماری	سخت عارضہ	سوء ہضم	ضعف کی زیادتی	

ش	شدت مرض	[illegible]						
ص ض	ضعف دل	ضعف دماغ	ضعف عقل	ضعف علم	ضعف حلم	ضعف کی زیادتی	ضعف باہ	
ط ظ	ضعف طبیعت	طبع علالت	[illegible]					
ع	عارضہ بیہوشی	علالت طبع	عصبی کمزوری	عصبی بیماری				
غ	[illegible]	غشی						
ف	فالج کا اثر							
ق	[illegible]	[illegible]						
ک	[illegible]	کھانسی کی شدت	کثرت پیشاب	کم اکل	کمزوری جسم			
ل								
م	مراق	مالیخولیا	مرض کا غلبہ	[illegible]	مرض الموت			
ن	نامردی	[illegible]	نسیان کی زیادتی	[illegible]	[illegible]	نازک حالت	ناامیدی زندگی	
و								
ہ	[illegible]	ہسٹریا	ہیضہ	[illegible]				
ی							[illegible]	[illegible]

ایک اور طرح سے مرزا صاحب کی نبوت والہام کی تردید کی جارہی ہے مرزا صاحب نے اپنی کئی کتابوں میں اس بات کا اظہار کیا ہے کہ میں عکس اور بروز محمد ہوں چنانچہ وہ اپنے بارے میں کہتے ہیں۔

(۱) خدا نے مجھ کو آدم بنایا اور مجھ کو وہ سب چیزیں بخشیں جو ابوالبشر آدم کو دی تھیں اور مجھ کو خاتم النبیین اور سید المرسلین کا بروز بنایا۔ (خطبہ الہامیہ ص ۱۶۷)

(۲) خدا نے مجھ پر اس رسول کا فیض اتارا اور اس کو پورا اور مکمل کیا اور میری طرف اس رسول کا لطف اور وجود پھیرا یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا، پس اب جو کوئی میری جماعت میں داخل ہوگا وہ میرے سردار خیر المرسلین کے اصحاب میں داخل ہو جائیگا اور یہی معنی ہیں وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ کے۔ (خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱)

ایک دوسری جگہ اس آیت وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں اور چونکہ آنحضرت ﷺ حسب آیت وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ دوبارہ تشریف لانا بجز صورت بروز غیر ممکن تھا اس لئے آنحضرت ﷺ کی روحانیت نے ایک ایسے شخص کو اپنے لئے منتخب کیا جو خلق اور خو اور ہمت اور ہمدردی خلائق میں اس کے مشابہ تھا اور مجازی طور پر اپنا نام احمد اور محمد اس کا عطا کیا تا یہ سمجھا جائے کہ گویا اس کا ظہور بعینہ آنحضرت ﷺ کا ظہور تھا۔ (یعنی مرزا صاحب قادیانی) (تحفہ گولڑویہ ص ۱۰۱)

(۳) سو اس طرح سے خدا نے میرا نام نبی رکھا یعنی نبوت محمدیہ میرے آئینہ نفس میں منعکس ہوگئی اور ظلی

طور پر نہ اصلی طور پر مجھے یہ نام دیا گیا تا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض کا کامل نمونہ ٹھہروں۔

(چشمہ معرفت ص ۳۲۴)

(۴) مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اس بناء پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اسی لحاظ سے میرا نام محمد احمد ہوا پس نبوت و رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔

محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ (ایک غلطی کا ازالہ بحوالہ قادیانی مذہب ص ۱۸۷)

کیا اصل اور بروز میں کچھ فرق ہوتا ہے

مرزا صاحب نے اپنی کئی ایک کتابوں میں اس مضمون کا اعادہ فرمایا ہے کہ میں تصویر محمد ہوں اور ہو بہو اور مجھ میں حضور ﷺ میں کوئی فرق نہیں یہاں نقل مطابق اصل ہے چنانچہ اس کی تصدیق ملاحظہ کیجئے۔

(۱) بروز کے معنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود لکھے ہیں کہ اصل اور بروز میں فرق نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ آپ جب آنحضرت ﷺ کے ساتھ غلامی کی نسبت بیان کرتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ میں یک قطرہ ز آب زلال محمدم لیکن جب آپ بروز کی رنگت میں جلوہ نما ہوتے ہیں تو فرماتے ہیں من فرق بینی وبین المصطفی فما عرفنی وما رای کہ جو مجھ میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں ذرا بھی فرق کرتا ہے اس نے نہ مجھے دیکھا اور نہ مجھے پہچانا۔ (تقریر سید سرور شاہ قادیانی مندرجہ اخبار الفضل جلد ۲۶۳/۸۳/۱۹۱۶ء جنوری)

(۲) الغرض مسیح موعود کی تحریر ان سے یہ بات پختہ طور سے ثابت ہو رہی ہے کہ حضرت مسیح موعود یقیناً محمد تھے اور آپ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروزی وجود عطا کیا گیا تھا اس لئے آپ عین محمد تھے اور آپ کے اندر جمیع کمالات محمدیہ کامل طور پر منعکس تھے پس اس لئے آپ کے عین محمد ہونے میں کوئی شک نہیں اور ایسا ہونا قدیم سے مقدر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک بروز محمد جمیع کمالات محمد کے ساتھ مبعوث ہوگا۔ (الفضل قادیان جلد ۳/۳۷ مورخہ ۱۶/ستمبر ۱۹۱۵ء)

(۳) الغرض ان تمام باتوں کا لب لباب وہی الفاظ ہیں جو کہ میرے مضمون کیلئے اصل شاہراہ کا کام دے رہے ہیں یعنی یہ کہ مسیح موعود محمد است وعین محمد است۔ (حوالہ مذکور مورخہ ۲۰/اکتوبر ۱۹۱۵ء)

ان تحریروں سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ مرزا صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل بروز و مکمل تصویر تھے اور تمام کمالات محمدیہ اور اوصاف نبویہ کامل طور پر آپ کے اندر ..... منعکس تھے اس لئے کامل مشابہت اور اکمل بروزیت کی وجہ سے مرزا غلام احمد قادیانی محمد است وعین محمد است ہیں اب اسکا لازمی نتیجہ یہ

ہونا چاہئے تھا کہ مرزا صاحب ان جملہ عوارض وامراض سے پاک وصاف ہوتے جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات قدسی صفات پاک وصاف تھی کیونکہ جب نبوت کی اصل شکل جو بصورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھی اس میں یہ امراض خبیثہ مذکورہ بالا نہیں تھے اور نہ ہو سکتے تھے تو حیرت اور بالائے حیرت یہ ہے کہ نبوت کی نقلی وبروزی شکل جو بصورت مرزا غلام احمد قادیانی تھی اس میں یہ امراض خبیثہ وعوارض غلیظہ کہاں سے اور کیسے آ گئے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یقینی طور پر نبوت کی یہ نقل بھی جھوٹی وجعلی ہے اور اس کا نقال بھی ایک جھوٹا وجعلساز نقال ہے جس کو قدرت نے نقل کا بھی شعور کامل نہیں دیا سچ ہے کہ عیب کردن راہنرے باید کہ اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب میں اتنا بھی شعور نہیں مرحمت فرمایا ہے کہ وہ نبوت کی سچی واصلی نقل کر کے دنیا کے سامنے آتے تاکہ ان کا سارا بھرم چھپ جاتا لیکن مرزا صاحب کی اس جھوٹی نقالی کے باوجود یاروں کا ان کی بابت یہ کہنا کہ مرزا قادیانی محمد است وبین محمد است اور اسقدر اتحاد وکامل وحدت کا دعوی کرنا یہ سب کچھ اس دماغ کی پیداوار ہے جو مراق مالیخولیا بلکہ جنون کے اثرات سے کافی متاثر ہو چکا ہے۔ (فھو المراد)

کیا خود مسیح مریض ہے

ایک اور طرح سے مرزا صاحب کی نبوت والہام کی تردید کی جارہی ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی کئی کتابوں میں یہ دعوی کیا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور کہیں یہ لکھا ہے کہ نہیں بلکہ میں مثل مسیح ہوں اب دونوں دعوؤں کے حوالے پیش کئے جارہے ہیں۔

مرزا صاحب کا دعویٰ مسیحیت

(۱) اور وہ یہی راقم (مرزا) ہے جو خادم نوع انسان ہے جو مسیح موعود ہو کر مسیح علیہ السلام کے نام پر آیا اور مسیح نے میری نسبت انجیل میں خبر دی ہے۔ (مسیح ہندوستان میں ص ۳۶)

(۲) آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۳۹)

(۳) منم مسیح زماں ومنم کلیم خدا منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد۔ (تریاق القلوب ص ۳)

(۴) اور ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اسی وقت جو ظہور مسیح موعود کا وقت ہے کسی نے بجز اس عاجز (مرزا قادیانی) کے دعوی نہیں کیا کہ مسیح موعود ہوں۔ (ازالہ اوہام ص ۶۸۳ جلد ۲)

(۵) مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افترا کرنا لعنتوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔ (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ مندرجہ تبلیغ رسالت ص ۱۸ر جلد ۱۰)

(۶) میرا دعوی یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیشین گوئیاں ہیں کہ وہ آخر زمانے میں ظاہر ہوگا۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۱۹۵)

مرزا صاحب کا مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ

(۱) اور مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعوی نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔
(تبلیغ رسالت ص ۲۱ جلد ۲)

(۲) اس عاجز (مرزا) نے جو مثیل ہونے کا دعوی کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں..... میں نے یہ دعوی ہرگز نہیں کیا کہ مسیح ابن مریم ہوں۔ (ازالہ وہام کلاں ص ۷۷ ج ۱)

(۳) اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے۔ (براہین احمدیہ ص ۴۹۹)

(۴) اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔ (کشتی نوح ص ۴۹)

نوٹ:۔ مرزا صاحب کی ایک عبارت تشبیہ کے بارے میں قابل دید ہے اہل علم حضرات ملاحظہ فرمائیں اور مرزا صاحب کی علمیت کی داد دیں لکھتے ہیں کہ مشبہ اور مشبہ بہ میں مشابہت تامہ ضروری ہے۔
(تبلیغ رسالت ص ۱۸ جلد ۴) (ست بچن کا حاشیہ ص ۱۶۴ ص ب)

مرزا صاحب نے مندرجہ بالا عبارت میں مسیح موعود اور مثیل مسیح ہونے کا دعوی کیا ہے اگرچہ ان دونوں دعوؤں کا اختلاف وتضاد ہی مرزا صاحب کے مراقی ومالیخولیائی ہونے کی ایک کھلی ہوئی دلیل ہے لیکن مجھ کو اس وقت اس اختلاف دعوی سے کوئی سروکار نہیں بلکہ خواہ وہ مسیح ہوں یا مثیل ان دونوں صورتوں میں یہ دیکھنا ہے کہ مسیح ابن مریم کی جگہ پر مرزا صاحب مسیح مثیل مسیح بنکر آئے ہیں قدرتی طور پر ان کی نمایاں خصوصیت شفا بخشی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو احیاء موتی کے ساتھ ہی ساتھ دست شفاء کا بھی معجزہ عطا فرمایا تھا اسی وجہ سے وہ سراپا شفاء مسیح زمان تھے اور ہزاروں مایوس العلاج اور پیچیدہ امراض کے مریض محض آپ کے دست مبارک سے شفایاب ہوجاتے تھے چنانچہ آج بھی ان طبیبوں اور حکیموں کو جن کے ہاتھوں سے اکثر وبیشتر مریض وبیمار صحت یاب ہوتے ہیں ان کو مسیح زمان، مسیح الملک، مسیحائے وقت کے معزز خطاب سے سرفراز کیا جاتا ہے یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ اس میں مسیح ابن مریم کی مسیحائی وشفا بخشی کام کررہی ہے جب یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوچکی کہ مسیح ابن مریم قدرتی طور پر سراپا شفا اور مجسمہ صحت اور مسیحائے زماں تھے تو لامحالہ وہ ہر قسم کے امراض وبیماریوں خصوصیت کیساتھ "امراض خبیثہ" سے ضرور پاک وصاف ہوں گے نہیں بلکہ تھے ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف

سے ان کو شفا بخشی کا معجزہ بھی دیا جائے اور دوسری طرف وہ ہر قسم کے امراض کے شکار بھی ہوں تو یہ معجزہ کیا ہوا بلکہ ایک مضحکہ خیز تماشہ اور مذاق ہے اور دنیا یہ کہے گی کہ مژدہ باداے مرگ خود مسیحا آپ ہی بیمار ہیں اوروں کے بیماروں کا کیا علاج ہوگا جس مسیحائے کا "تن ہمہ داغ داغ اور چھلنی ہو رہا ہے اس لئے یہی حضرت مسیحائے علیہ الصلوۃ والسلام ہر قسم کے امراض بالخصوص امراض خبیثہ مثلاً دران سر، کثرت پیشاب، ذیابیطس مراق، مالیخولیا وغیرہ وغیرہ سے مبرہ ومنزہ تھے۔

لیکن مرزا غلام احمد قادیانی ایسے مسیح کی جگہ پر سراپا شفا اور ہر قسم کی بیماریوں سے پاک تھے مسیح موعود یا مثیل بن کر آنے کو تو آئے مگر سراپا مرض اور دائم المرض تھے اور گوناگوں امراض کے شکار اور متعدد عوارض کے نشانہ اور ان کی اس زبوں حالی، دائم المرضی بلکہ سراپا بیماری کو دیکھنے کے بعد یہ یقین ہو جاتا ہے کہ مرزا صاحب اپنے دعوی مسیحیت اور مثیلیت میں بھی جھوٹے تھے اور جب وہ اپنے اس دعوی مسیحیت میں جو دعوی نبوت سے ادنی درجہ رکھتی ہے وہ جھوٹے ثابت ہوئے تو دعوی نبوت جو کہ اس سے اعلی درجہ میں ہے بدرجہ اولی جھوٹے ہوں گے، بلکہ ہیں اور تمام یہ بے سروپا باتیں اور بے ربط دعوے اس لئے واقعات کے مطابق نہیں کہ یہ ایک ایسے دماغ سے نکلی ہیں جن میں مراق ومالیخولیا کی کارفرمائیاں جلوہ گر ہیں اسی وجہ سے خود مرزا صاحب بھی اپنے متعلق یہ لکھتے ہیں کہ ممکن ہے، (نہیں بلکہ واقع ہے) کہ کوئی لوگ میری ان باتوں پر (مثل دعوی مسیحیت ونبوت ودیگر تمام بے سروپا باتوں پر) ہنسیں گے یا مجھے پاگل اور دیوانہ قرار دیں۔ (ضرور کہیں گے) کیونکہ یہ باتیں دنیا کی سمجھ سے بڑھ کر ہیں اور دنیا ان کو شناخت نہیں کر سکتی۔ (کشف الخطاء ص ۱۲)

علاج مالیخولیا ایک اور طرح سے

اس امر کو ثابت کیا جا رہا ہے کہ مرزا صاحب مراق ومالیخولیا میں مبتلا تھے کیونکہ اس مرض کا علاج عموماً مفرحات، مقویات، دل ودماغ ودیگر ایسی چیزوں سے کیا جاتا ہے جو اعضاء رئیسہ کیلئے مفید ومقوی ہوتی ہیں چنانچہ طب کی کتابوں میں اس مرض کے مریض کے حسب حال کیا کیا چیزیں مفید ہوتی ہیں اس کا تذکرہ کیا جا رہا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) بہر حال از برائے صاحب مرض (مراق مالیخولیا) تفریح وانبساط واستراحت وتقویت قلب ودماغ تنویم نافع ترین اشیاء است۔ (اکبر اعظم ص ۱۹۰ جلد ۱)

(۲) وبالخاصیت مفرح ومقوی اعضاء رئیسہ وحرارت عزیزی واعضاء ظاہری وباطنی اندکی حواس باطنی ظاہری

از سامعہ و باصرہ و شامہ و ذائقہ و باندک کی وجہت مالیخولیا نافع است۔ (محیط اعظم ص ۸۸ جلد ۲) (بیان خواص مشک)

(۳) قانون علاج مالیخولیا آنست کے مبالغہ در ترطیب نمایند و معہ ذلک در استفراغ سودا قصور نکند۔

(اکسیر اعظم ص ۱۹۰)

(۴) ہموارۂ سر و کف پا و دست را بروغن بنفشہ و بادام و خشخاش و کدو و کاہو چرب دارند۔ (حوالہ بالا)

(۵) مالیخولیا کے لئے شراب نہایت مفید ہے۔ (ترجمہ موجز ص ۴۴ طبع اول از حکیم محمد حسین لاہوری)

طب کی مندرجہ بالا کتابوں کے ذریعہ یہ بات معلوم ہوگئی مرض مراق مالیخولیا میں مشک، عنبر، زعفران، روغن بادام، خشخاش، و دیگر مقویات و مفرحات کا استعمال ضروری ہے چنانچہ مرزا صاحب بھی تمام مقوی مفرح نیز دوائیں وہ چیزیں بڑی کشادہ دلی و سخاوت کے ساتھ استعمال کرتے تھے اس کیلئے مرزا صاحب کے ایک بادفا مرید حکیم محمد حسین مالک کارخانہ رفیق الصحت لاہور کا رسالہ خطوط امام بنام غلام پیش کیا جاتا ہے جن میں حکیم صاحب نے مرزا صاحب کے وہ تمام فرمائشی خطوط جو مشک وغیرہ و دیگر مقویات و مفرحات کیلئے لکھے گئے ہیں جمع کر دئے ہیں حکیم صاحب کی اپنی بنائی ہوئی ایک مایہ ناز دوا مفرح عنبری جس کے متعلق آپ کہتے ہیں کہ وہ یاقوت، مروارید، مرجان نسیب، کہربا، کستوری، زعفران، وغیرہ کا ہر دلعزیز مرکب مفرح عنبری بڑی محنت سے تیار ہوگیا ہے۔ قیمت ایک ڈبہ ۵ روپے۔ (خطوط امام بنام غلام ص ۲)

چونکہ یہ تمام اجزاء مذکور مالیخولیائے مراق کیلئے از بس مفید ہیں اس لئے ان اجزاء کا مرکب مفرح عنبری نامی دوا کا استعمال مرزا صاحب کثرت سے کیا کرتے تھے چنانچہ حکیم صاحب از راہ فخر و مباہات لکھتے ہیں کہ، میں اپنے مولی کریم کے فضل سے اس کو بھی اپنے لئے بے اندازہ فخر و برکت کا موجب سمجھتا ہوں کہ حضور (مرزا آنجہانی) اس ناچیز کی تیار کردہ مفرح عنبری کا بھی استعمال فرماتے تھے حضور کو چونکہ دورۂ مرض کے وقت اکثر مشک و دیگر مقوی دل ادویات کی ضرورت رہتی تھی جو اکثر میری معرفت جایا کرتی تھیں۔ (خطوط امام ص ۸)

مراق مالیخولیا کیلئے مشک مفید ہے

جیسا کہ کتب طب کے حوالہ مذکورہ نمبر ۲ سے آپ حضرات کو معلوم ہے کہ اس مرض کے لئے مشک بیحد مفید و مقوی ہے اس کے استعمال سے اعضاء رئیسہ خواص ظاہری و باطنی کو کافی تقویت پہنچتی ہے چنانچہ مرزا صاحب بڑی دریا دلی سے مشک عنبری استعمال کرتے تھے اس کے لئے حکیم محمد حسین مرزائی کو لکھتے ہیں کہ۔

(۱) آپ براہ مہربانی ایک تولہ مشک خالص جسم میں ریشہ اور جھلی اور صوف نہ ہوں اور تازہ خوشبودار ہو بذریعہ ریلوے پارسل ارسال فرمائیں کیونکہ پہلی مشک ختم ہو چکی ہے اور باعث دورہ مرض (مراق مالیخولیا)

ضرورت رہتی ہے۔(خطوط امام ص ۶)

(۲) پہلی مشک ختم ہو چکی ہے اس لئے پچاس روپیہ بذریعہ منی آرڈر آپ کی خدمت میں ارسال ہیں آپ دو تولہ مشک خالص دو شیشیوں میں علیحدہ علیحدہ یعنی تولہ تولہ ارسال فرمائیں۔(خطوط امام ص ۲)

(۳) آپ بیشک ایک تولہ مشک بقیمت (۳۶) روپیہ خرید کر کے بذریعہ وی پی بھیج دیں ضرور بھیج دیں۔
(خطوط امام ص ۳)

(۴) پہلی مشک جو لاہور سے آپ نے بھیجی تھی وہ اب نہیں رہی آپ جاتے ہی ایک تولہ مشک خالص جس میں چھچھڑا نہ ہو اور بخوبی جیسا کہ چاہیے، خوشبودار ہو ضرور ویلو کرا کر بھیج دیں جس قدر قیمت ہو مضائقہ نہیں (کیونکہ مال مفت دل بے رحم بھی تو ہے) مگر مشک اعلیٰ درجہ کی ہو چھچھڑا نہ ہو اور جیسا کہ عمدہ اور تازہ مشک میں تیز خوشبو ہوتی ہے وہی اس میں ہو۔(ص ۶)

(۵) اور اس عاجز (مرزا آنجہانی) کی طبیعت آج بھی علیل ہو رہی ہے ہاتھ پاؤں بھاری اور زبان بھی بھاری ہو رہی ہے مرض کے غلبے سے نہایت لاچاری ہے مجھ آن مکرم نے کسی قدر مشک دیا تھا وہ نہایت خالص تھا اور مجھ کو بہت فائدہ ہوا بازاری چیزیں مشوش ہوتی ہیں خاص کر مشک یہ تو مشوش ہونے سے خالی نہیں ہوتی چونکہ میری طبیعت گری جاتی ہے اور ایک سخت کام کی سخت سر پر ہے اس لئے تکلیف دیتا ہوں کہ ایک خاص توجہ اس طرف فرمائیں اور مشک کو ضرور دستیاب کریں بشرطیکہ وہ بازاری نہ ہو کیونکہ بازاری کا تو چند دفعہ تجربہ ہو چکا ہے اگر مشک دو ماشے یا تین ماشے ہو وہ بالفعل کفایت کرے گا مگر عمدہ ہو اگر اصلی مافہ جو مصنوعی نہ ہو مل جائے تو نہایت اچھا ہے مگر جلد ہو۔(خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۴ راگست ۱۸۹۲ء مکتوبات احمدیہ ۲ ر ۱۲۱ جلد ۵)

(۶) کل سے میری طبیعت علیل ہو گئی ہے کل شام کے وقت مسجد میں اپنے تمام دوستوں کے روبرو جو حاضر تھے سخت درجہ کا عارضہ لاحق حال ہوا اور ایک دفعہ تمام بدن سرد اور نبض کمزور اور طبیعت میں سخت گھبراہٹ شروع ہوئی..... ایسے وقتوں میں ہمیشہ مشک کام آتی ہے اس وقت مشک جو بمبئی سے آپ نے منگوا کر بھیجی تھی لیکن طبیعت کی سخت سرگردانی اور دل کے اضطراب کی وجہ سے وہ مشک کھونے کے وقت زمین پر متفرق ہو کر رہ گئی اور ہوا چل رہی تھی ضائع ہو گئی اس لئے مجھے دوبارہ آپ کو تکلیف دینی پڑی یہ مشک بڑی عمدہ تھی اس دوکان سے ایک تولہ مشک لیکر جہاں تک ممکن ہو جلد ارسال فرمائیں کہ دورۂ (مرض مراق) کا سخت اندیشہ ہے۔(مکتوبات احمدیہ ص ۲۸ ر جلد ۵)

(۷) یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس قدر سخت حملوں سے وہ بچا لیتا ہے کل کی تاریخ عنبر بھی پہنچ گیا۔(مکتوبات ۶۷)

(۸) عنبر سفید درحقیقت بہت ہی نافع معلوم ہوا تھوڑی خوراک سے دل کو قوت دیتا ہے اور دوران خون

تیز کر دیتا ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ایسی بیماری مراق وغیرہ دامن گیر ہے کہ ان چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ (مکتوبات ۶۸ مکتوبات احمدیہ ص ۲۶ ر ۳۷ ج ۱ حصہ اول)

(۹) آج رات پھر اس کا سخت دورہ ہوا اس حالت میں صرف عنبر یا مشک فائدہ کرتا ہے، رات دس خوراک کے قریب مشک کھایا پھر بھی دیر تک مرض کا جوش رہا۔ (مکتوبات احمدیہ ص ۹۸ ج ۵ ر مکتوبات ۴)

(۱۰) سر کے دورے اور سردی کی تکلیف کیلئے سب سے زیادہ آپ مشک یا عنبر استعمال فرمایا کرتے تھے اور ہمیشہ نہایت اعلیٰ قسم کا منگوایا کرتے تھے یہ مشک خریدنے کی ڈیوٹی آخری ایام میں محمد حسین صاحب لاہوری موجد مفرح عنبری کے سپرد تھی عنبر اور مشک دونوں مدت تک سیٹھ عبدالرحمٰن مدراسی کی معرفت بھی آتے رہے مشک کی تو اب اس قدر ضرورت رہتی کہ بعض اوقات سامنے رومال میں باندھ رکھتے تھے کہ جس وقت ضرورت ہوئی فوراً نکال لیا۔ (سیرۃ المہدی ص ۱۳۷ ر ج ۲)

چونکہ مراق مالیخولیا میں از روئے طب مشک عنبر کا استعمال بیحد مفید ہے اس لئے مرزا صاحب نے بڑی دریا دلی ان دونوں چیزوں کا استعمال کرتے رہے تا کہ اس مرض کے حملوں اور دوروں سے محفوظ رہیں لیکن بقول مرزا صاحب اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ایسی بیماری دامنگیر ہے کہ ان چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے مگر باوجود ان چیزوں کے کثرت استعمال کے پھر بھی مرض کا جوش باقی رہتا ہی رہا تا کہ دنیا دیکھ لے کہ ظالم مجرموں سے ذلیل در سوا کرتی ہے۔

روغن کا استعمال مالیخولیا کیلئے بے حد مفید ہے

چونکہ مالیخولیا اور مراق ایک سوداوی بیماری ہے اس میں مادہ سودا کی زیادتی ہوتی ہے اس لئے اس کے ازالہ کے لئے مرطبات یعنی تر چیزیں زیادہ مفید ہیں چنانچہ حکیم اعظم خانصاحب لکھتے ہیں۔

(۱) قانون علاج مالیخولیا آنست کہ مبالغہ و ترطیب نمائند و معہ ذلک در استفراغ سوداقصور نکند۔

(اکسیر اعظم ص ۱۹۰)

(۲) ہموارہ سر و کف پا و دست را بروغن بنفشہ و بادام و خشخاش و کدو و کاہو چرب دارند اکسیر اعظم۔

چنانچہ اسی وجہ سے مرزا صاحب روغن بادام کا بھی استعمال بغرض علاج کیا کرتے تھے اسی کے متعلق حکیم محمد حسین صاحب کو وہ لکھتے ہیں۔

(۱) ایسی حالت میں روغن بادام سر اور پیروں ہتھیلیوں پر ملنا اور پینا فائدہ مند محسوس ہوتا ہے اس لئے میں مولوی یار محمد صاحب کو بھیجتا ہوں کہ آپ خالص تلاش سے ایسا روغن بادام کہ جو تازہ ہو اور کہنہ نہ ہو اور نیز اس کے ساتھ کوئی ملوٹی نہ ہو ایک بوتل خرید کر بھیجدیں قیمت اس کی ارسال ہے۔ (خطوط امام ص ۵)

(۲) بادام روغن میری بیماری کیلئے خریدا جائیگا نیا اور تازہ ہو اور عمدہ ہو یہ آپکا خاص ذمہ ہے۔ (حوالہ بالا ص ۷)

مالیخولیائے مراقی کیلئے شراب کا استعمال مفید ہے

اس مرض میں شراب کا استعمال اگر چہ عارضی طور پر فائدہ مند ہوتا ہے کیونکہ دماغی قوی تیز ہو جاتے ہیں غم واندوہ دور ہو جاتے ہیں سرور ونشاط کی مستانہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ حکیم محمد حسین صاحب جو مرزا صاحب کے ایک معتمد علیہ شخص ہیں کتاب موجز کے ترجمہ میں لکھتے ہیں شراب سے دو طرح کے فائدے ہیں نفسانی اور بدنی شراب کے نفسانی فائدے میں کوئی چیز اس کے برابر نہیں ہے اور وہ فوائد یہ ہیں کہ سرور لاتی ہے طبیعت میں انبساط وتقویت پیدا کرتی ہے امیدوں اور آرزوں میں اضافہ کرتی ہے نفس کو شجاع وجری بنا دیتی ہے، بخل، وغم اور فکر فاسد کو زائل کرتی ہے نیز مالیخولیا کیلئے شراب نہایت مفید ہے، کیونکہ اس کی فرحت سودا کی وحشت کے بالکل مخالف ہوتی ہے۔ (ترجمہ موجز ص ۴۴ طبع اول)

اسی بنیاد پر مرزا صاحب اس نایاب ولطیف شے کو بھی استعمال کرتے تھے اور اس دخت رز کے "دجل" کی شانہ کیفیتوں سے سرشار رہا کرتے تھے چنانچہ مرزا صاحب حکیم محمد حسین صاحب کے پاس اس کی فرمائش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

مجی اخویم حکیم محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے آپ اشیاء خریدنی خود خریدیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دکان سے خریدیں مگر ٹانک وائن چاہئے اس کا لحاظ رہے باقی خیریت ہے۔ والسلام۔ (مرزا غلام احمد علی عنہ، خطوط امام ص ۵)

ٹانک وائن کیا چیز ہے اس کی حقیقت پلومر کی دوکان واقع لاہور سے معرفت ڈاکٹر عزیز احمد صاحب معلوم کی گئی ہے تو اس کا حسب ذیل جواب ملا ٹانک وائن ایک قسم کی طاقت اور نشہ دینے والی شراب ہے۔ جو ولایت سے سربند بوتلوں میں آتی ہے۔ (اس کی قیمت سو روپے مرزا حاشیہ ص ۳۹)

خود مرزا صاحب ہی لکھتے ہیں کہ وائن شراب کا نام ہے۔ (ازالہ وہام ص ۲۰۷ طبع دوم)

تو اب ٹانک وائن کے معنی طاقت شراب کے ہوئے، جس کو مرزا صاحب خوب دیکھ بھال وجانچ پڑتال کے بعد پیتے تھے تا کہ مالیخولیا دور ہو جائے مگر افسوس کہ مرزا صاحب نے شراب بھی پی اور مرض بھی نہ گیا سچ ہے تیلی بھی کیا اور روکھا بھی کھایا لیکن مرزا صاحب کے اس شراب نوشی پر ان کی امت وجماعت نہ تو خود نادم وشرمندہ ہے اور نہ مرزا صاحب کے اس ارتکاب جرم پر کچھ ملامت کرتی ہے بلکہ مرزا صاحب کے اس شراب نوشی کا بڑے فخر وبرکت کے ساتھ اقرار کرتے ہوئے دنیا کے سامنے بڑی بے باکی کے ساتھ پیش کرتی ہے اور کہتی ہے کہ ہمارا نبی وہ نبی ہے جو علی الاعلان شراب پیا کرتا تھا اور اس کی وجہ سے اس کی نبوت میں تو کیا تقدس

میں ہی کوئی فرق نہیں آیا سچ ہے کہ رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی۔ ملاحظہ فرمائیے اور مریدوں کی اندھی ارادتمندی کی داد دیجئے۔

(۱) ڈاکٹر بشارت احمد مرزائی ..... مرزا صاحب کے اس شراب نوشی پر کس چراغ داشتہ جرأت کے ساتھ تحریر کرتے ہیں پس ان حالات میں اگر حضرت مسیح موعود پر انڈی اور رم کا استعمال بھی اپنے مریضوں سے کرواتے یا خود ہی مرض کی حالت میں کر لیتے تو وہ خلاف شریعت نہ تھا چہ جائیکہ ٹانک وائن جو ایک دوا ہے اگر اپنے خاندان کے کسی ممبر یا دوست کیلئے جو کسی لمبے مرض سے اٹھا ہو اور کمزور ہو یا بالفرض محال خود اپنے لئے بھی منگوائی ہو اور استعمال کی ہو تو اس میں کیا حرج ہو گیا اب آپ کو ضعف کے دورے ایسے شدید پڑتے تھے کہ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے تھے نبض ڈوب جاتی تھی میں نے خود ایسی حالت میں آپ کو دیکھا ہے نبض کا پتہ نہیں ملتا تھا تو اطبا یا ڈاکٹروں کے مشوروں سے آپ نے اور ٹانک وائن کا استعمال اندرین حالت کیا ہو تو عین مطابق شریعت آپ تمام دن تصنیفات کے کام میں لگے رہتے تھے راتوں کو عبادت کرتے تھے بڑھاپا ہی تھا ضعف پڑتا تھا تو اندرین حالت اگر ٹانک وائن بطور علاج کر بھی لی تو کیا قیامت لازم آ گئی۔ (اخبار پیغام صلح مورخہ ۳ر مارچ ۱۹۳۵ء، ۱۱ر اکتوبر ۱۹۳۵ء)

بہر حال جہاں تک علاج و معالجہ کا تعلق ہے اس کے ذریعہ سے بھی یہ بات ثابت ہو گئی کہ مرزا صاحب مراق و مالیخولیا میں مبتلا تھے اور اس کیلئے آپ نے ایک حرام شئے شراب بھی استعمال کی جس کے متعلق مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کا اقراری بیان اوپر درج ہو چکا ہے لیکن قدرت نے اس کے باوجود مرزا صاحب کو اس مبارک مرض (مراق و مالیخولیا) سے نہیں نجات بخشی تا کہ دنیا کو معلوم ہو جائے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کامل کے بعد نبوت کے دعویٰ کرنیوالوں کا یہی حشر ہوتا ہے اور اسی طرح دنیا میں ذلیل و رسوا ہوتے ہیں۔

الغرض تمام حوالجات کے پیش نظر مرزا صاحب قادیانی نہ نبی تھے نہ رسول نہ مجدد تھے نہ مسیح نہ ملہم نہ محدث بلکہ اگر کچھ تھے تو بس مراقی مالیخولیائی تھے دائم المرضی تھے ماؤف الدماغ تھے مفلوج القلب تھے اس وجہ سے مرزا صاحب کا اپنے بارے میں یہ کہنا کہ لوگ مجھے پاگل اور دیوانہ قرار دیں گے سچ ہے۔

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود چاک دامن ماہ کنعان کا

اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو مرزائیوں کیلئے مشعل راہ ہدایت بنائے اور اس احقر کو تبلیغ دین اور اشاعت اسلام کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائیں۔

☆☆☆

ختم نبوت

جناب مولوی محمد نعیمی مظاہری استاذ دارالعلوم شاہ بہلول سہارنپور

امت مسلمہ کا عقیدہ ہے کہ مکلفین (جن وانس) کی رشد وہدایت کیلئے حق جل مجدہٗ نے بعثت انبیاء علیہم السلام کا جو سلسلہ ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام سے شروع فرمایا اس کو آقائے نامدار سرکار دو عالم حضرت محمد ﷺ کی ذات اقدس پر مکمل فرمادیا لہٰذا تا قیام قیامت اب کسی کو از سر نو یہ منصب دے کر دنیا میں نہیں بھیجا جائے گا یہ عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کا وہ متفقہ بنیادی اصولی عقیدہ ہے جس پر پورے دین کی حفاظت اور بقاء کا مدار ہے جو انتہائی بدیہی اور قطعی مسئلہ ہے جس پر دلائل کا جمع کرنا بحث اور مباحثہ کرنا اور اس کا ثبوت پیش کرنا ایک بدیہی کو نظری اور ایک کھلی ہوئی حقیقت کو پیچیدہ بنانے کے مرادف ہے ہمارا یہ عقیدہ اتنا مستحکم اور مضبوط ہے کہ تقریباً ایک سو آیات قرآنیہ اور دو سو سے زائد احادیث نبویہ ایسی ہیں جن میں سے بعض تو صراحۃً اور بعض دلالۃً اس کی تائید کرتی ہے مزید یہ کہ ختم نبوت کے ثبوت پر اجماع امت ہے لہٰذا اس مسئلہ ختم نبوت پر دلائل وشواہد کا پیش کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی شخص مسلمان کے سامنے کلمۂ توحید کا ثبوت پیش کرے لیکن چونکہ بعض ایمان فروش، پیشہ ور لوگ ہمارے ناخواندہ، نادان، مسلمانوں کو مشکوک وشبہات میں ڈالتے ہیں ان کے ایمان پر ڈاکہ زنی کرتے ہیں اپنے ساتھ ان کی بھی عاقبت برباد کرنے کی سعی کرتے ہیں تو مناسب معلوم ہوا کہ اس مسئلہ کو دلائل قطعیہ (قرآن وحدیث واجماع) کی روشنی میں پیش کیا جائے تاکہ ہمارے ناسمجھ، کج فہم، کم علم مسلمان ان مکاروں کی مکاری اور دغابازوں کی دغابازی اور ان کی ریشہ دوانیوں سے بچ سکیں لہٰذا میں اولاً قرآن مقدس سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں، قارئین کرام، قرآن کریم وہ مقدس اور عظیم کتاب ہے جس کے ایک حکم پر اہل اسلام اپنی جان ومال قربان کرنے کیلئے ہمہ وقت تیار ہیں مسئلہ ختم نبوت پر ایک دو آیت کا نازل فرمادینا بھی کافی وافی تھا لیکن حق تعالیٰ شانہٗ عالم الغیب والشہادۃ علم رکھتا ہے کہ کونسا مسئلہ زیادہ قابل اہتمام ہے اور کن چیزوں کی آئندہ ضرورت پڑنے والی ہے اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس مسئلہ کا ہر پہلو مختلف اسالیب کے ساتھ انتہائی وضاحت کے ساتھ ذکر فرمایا کہ ایک ادنیٰ فہم وشعور رکھنے والا مسلمان، خوف خدا سے مرعوب، جس کے دل میں کلام الٰہی کی کچھ عظمت اور وقعت ہو اس کے لئے ادنیٰ سے شبہ کی بھی گنجائش نہ رہے چنانچہ حق تعالیٰ نے پہلے پارے کے پہلے رکوع کی ابتداء میں کامیاب وکامران مؤمنین کا تذکرہ فرمایا ہے جس میں ساتھ ہی ساتھ ان کی کچھ شرطوں کا بھی ذکر ہے

منجملہ ان شرائط کے ایک شرط یہ بھی ہے والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک کہ فلاح یاب وہ مسلمان ہیں جو دو وحیوں پر ایمان لائے ایک وہ وحی جو آپ ﷺ پر نازل کی گئی دوسری وہ وحی جو آپ ﷺ سے پہلے انبیاء علیہم السلام پر نازل کی گئی جس سے صاف طور پر معلوم ہو گیا کہ مکمل فلاح یابی، کامیابی وکامرانی ،سعادت دارین ان لوگوں کے لئے ہے جو دو وحیوں پر ایمان رکھتے ہیں اگر آپ ﷺ پر نبوت ختم نہ ہوتی اور آپ ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی جدید آتا جس پر وحی آتی اور اس پر ایمان لانا ضروری ہوتا تو من قبلک کے ساتھ ساتھ من بعدک کا بھی تذکرہ ہوتا کہ آپ کے بعد جو وحی نازل ہوگی اس پر بھی ایمان لانا کامیابی وکامرانی کے لئے ضروری ہے پھر آپ سے پہلی وحیوں کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آج وہ اپنی اصل حالت پر موجود نہیں ہیں اور وہ منسوخ بھی ہو چکی ہیں اس کے باوجود ان کا تذکرہ قرآن مقدس میں درجنوں مقامات پر موجود ہے تعجب ہے جس وحی سے امت محمدیہ کو سابقہ پڑنا تھا اور جس کی انہیں ضرورت بھی تھی اس کا پورے قرآن پاک میں ایک مقام پر بھی کوئی تذکرہ نہیں ہے، لہٰذا معلوم ہوا کہ آپ آخری نبی اور رسول ہیں دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (الآیہ سورہ نساء) اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اس کے بعد اپنے اولوالامر کی اطاعت کرو۔

اس آیت کریمہ کا صاف حکم یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت آپ کے بعد اولوالامر یعنی ائمہ امت اور خلفاء اسلام کی اطاعت کرے، جن لوگوں کے پاس عقل وشعور، فہم وتدبر کا ادنیٰ سا بھی حصہ ہے وہ ذرا دھیان دیں اگر آپ کے بعد کسی قسم کا نبی جدید اس دنیا کے اندر مبعوث ہونے والا ہوتا تو کیا یہ ضروری نہ تھا کہ آپکے بعد بجائے اولوالامر کی اطاعت کے اس نبی کی اطاعت کا حکم دیا جاتا کیونکہ اسمیں کسی کا کوئی اختلاف نہ ہوگا کہ اولوالامر کی اطاعت سے نکلنا کفر نہیں ہے مگر ایک نبی کی اطاعت سے نکلنا کفر ہے جو مخلد فی النار ہونے کا سبب ہے اگر آنحضرت ﷺ کے بعد کسی قسم کا نیا نبی پیدا ہونے والا تھا تو عجیب تماشہ ہوگا کہ قرآن کریم لوگوں کو اولوالامر کی اطاعت وپیروی کی طرف تو بلاتا ہے اور بعد میں آنے والے نبی کی خبر تک بھی نہیں دیتا قرآن کریم کی فصاحت وبلاغت علوم ومعارف اسلوب بیان کا کیا کہنا کہ اسنے مختلف اسالیب سے اس مسئلہ کو بے غبار کیا مثلاً (۱) آپ ﷺ سے قبل جتنے انبیاء کرام تشریف لائے وہ صرف یا تو ایک قوم یا ایک برادری یا ایک شہر یا ایک بستی یا ایک خطہ کیلئے نبی بنا کر مبعوث کیے گئے چنانچہ قرآن شاہد ہے والی ثمود اخاھم صالحا والی عاد اخاھم ھودا واذقال عیسی ابن مریم یبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم ،لیکن اللہ نے اپنے حبیب حضرت محمد عربی ﷺ کیلئے بجائے ان اسالیب مذکورہ کے فرمایا۔ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین۔

(۲) دین مصطفیٰ کی تکمیل کا اعلان فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم جب کہ دیگر ادیان کو یہ شان حاصل نہیں (۳) آپؐ کے دین کی حفاظت کا اعلان انا نحن نزّلنا الذکر وانا له لحافظون جب کہ پہلے ادیان اس اعلان سے بھی عاری ہیں جو کہ آج تک ترمیم وتحریف وتنسیخ کے مراحل سے دوچار ہیں (۴) آپ کی امت کو دعوت وتبلیغ کی اجازت ہے، دعوت وتبلیغ جو کہ انبیاء کرام کا سب سے اہم اور مقدم فریضہ ہے، جب آپؐ پر سلسلہ نبوت کا اختتام فرمادیا تو آپ کا یہ فرض آپ کی امت کے سپرد کیا گیا چنانچہ ارشاد باری ہے کنتم خیر امة اخرجت للناس ۔(الآیۃ) ولتکم منکم امة یدعون الی الخیر (الآیۃ) اگر سلسلہ نبوت جاری ہوتا تو یہ کام اس امت کے ذمہ نہ لگایا جاتا (جیسا کہ اس امت سے پہلی امتوں کے ذمہ نہیں تھا اور نہ ان کو اس کی اجازت تھی) بلکہ یہ فریضہ آپ کے بعد تشریف لانے والے انبیاء کے ذمہ ہوتا۔

دلائل قطعیہ میں دوسرا نمبر حدیث مبارک کا ہے اس باب کے اندر اگر چہ دوسو سے زائد احادیث کا ایک مبارک ذخیرہ کتب احادیث کے اندر موجود ہے مگر مضمون کے طویل ہوجانے کے خوف سے صرف چند احادیث قارئین کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں عن ابی ھریرةؓ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال ان مثلی ومثل الانبیاء من قبل کمثل رجل بنی بیتا فاحسنه واجمله الاموضع لبنة من زاویة فجعل الناس یطوفون به ویعجبون له ویقولون هلا وضعت هذه اللبنة وانا خاتم النبیین (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء ومسلم ۲/۲۴۸ فی الفضائل)۔

حضرت ابوہریرہؓ آنحضرتؐ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ میری مثال مجھ سے پہلے انبیاء کے ساتھ ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اس کو بہت عمدہ اور آراستہ وپیراستہ بنایا مگر اس کے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ تعمیر سے چھوڑ دی پس لوگ اس کے دیکھنے کو جوق در جوق آتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی (تاکہ مکان کی تعمیر مکمل ہوجاتی) چنانچہ میں نے اس جگہ کو پر کیا اور مجھ سے ہی قصر نبوت مکمل ہوا اور میں ہی خاتم النبیین ہوں، یا مجھ پر تمام رسل ختم کردئے گئے۔ اس حدیث شریف میں ختم نبوت کے مضمون کو ایک محسوس مثال دے کر سمجھایا گیا ہے کہ جب قصر نبوت کی آخری اینٹ آپ کی ذات بابرکت ہے تو اب کسی قسم کی نبوت کی اینٹ کی گنجائش کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(۲) عن ثوبان قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم انه سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ۔(رواہ ابوداؤد ص ۳۴۸)

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں، اس حدیث کے

اندر آپ نے اپنی امت کے اندر ہر مدعی نبوت کو کذاب فرمایا ہے معلوم ہوا کہ سچے انبیاء کی آمد کا جو سلسلہ جاری تھا وہ آپ کے بعد بالکل بند ہوگیا (۳) **عن ضحاک بن نوفلؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا نبی بعدی ولا امة بعدامتی** (رواہ البیہقی فی کتاب الرؤیا) حضرت ضحاک بن نوفلؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور میری امت کے بعد کوئی امت نہیں ہوگی ان تمام روایات سے سلسلہ نبوت کا ختم ہونا صاف طور پر معلوم ہوگیا اور پھر قرآن وحدیث میں کسی جدید نبی کی آمد کی کوئی اطلاع بھی نہیں ہے قرآن جو کہ ایک ابدی کتاب، حق و باطل کے درمیان امتیاز کرنے والی اور تمام دنیا کے لئے واضح اعلان وبیان ہے، جس نے اصول دینی میں سے کسی اصول کو نظر انداز نہیں کیا، کسی نئے نبی کی آمد کی اطلاع سے بالکل ساکت ہے جب کہ یہ ایسا اہم مسئلہ ہے کہ سکوت تو درکنار کسی گول مول بات کا بھی کوئی موقع نہیں تھا جو کتاب نشانات قیامت اور اخیر زمانہ کے حوادث کا ذکر کرتی ہے وہ اس نبی کا ذکر کیوں نہیں کرتی جو اس امت میں مبعوث ہونے والا تھا، اس سے صاف صاف معلوم ہوگیا کہ کوئی نیا نبی آنے والا ہی نہیں جس کی خبر قرآن کریم دیتا۔

قرآن وحدیث کے بعد ہم اجماع امت کی طرف نظر ڈالتے ہیں تو یہ بات روز روشن کی طرح بالکل ظاہر وباہر ہے کہ ہر عہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انقطاع نبوت پر اجماع رہا ہے جیسا کہ امام غزالیؒ فرماتے ہیں **ان الامة فهمت بالاجماع من هذا اللفظ ومن قرائن احواله انه افهم عدم نبی بعده ابداً وعدم رسول الله ابداً وانه ليس فيه تاويل ولا تخصيص فمنكر هذالايكون الا منكر الاجماع** (الاقتصاد ص:۱۱۴)

بیشک امت نے اس لفظ (خاتم النبیین) سے اور قرائن احوال سے بالاجماع یہی سمجھا ہے کہ اس کا مفاد یہی ہے کہ آپ کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول اور یہ کہ نہ اس میں کوئی تاویل چل سکتی ہے اور نہ تخصیص پس اس کا منکر یقیناً اجماع کا منکر ہوگا نیز ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر ص:۲۰۳ پر ارشاد فرمایا ہے "**دعوی النبوة بعد نبینا کفر بالاجماع**"۔

بہر حال عقیدہ ختم نبوت اتنا مدلل اور مبرہن ہے جس کے ثبوت میں سو آیات قرآنیہ اور ان کے ذیل میں تقریباً ستائیس بڑے بڑے مفسرین کی تصریحات موجود ہیں اور تقریباً دوسو احادیث مبارکہ جن کو تقریباً ۸۰ بڑے بڑے صحابہ سے اعاظم محدثین نے نقل کیا ہے ان کے علاوہ حضرات فقہاء کی تصریحات اور حضرات متکلمین وصوفیاء کے اقوال زریں بھی ہیں جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں نیز کتب قدیمہ اور تورات وانجیل میں خاتم الانبیاء کا ذکر اطہر اور مسئلہ ختم نبوت پر انبیاء سابقین اور ان کی امتوں کی شہادتیں بھی قابل دید ہیں۔

قادیانی..... جہاد کا منکر

قادیانی جماعت کے بانی مرزا قادیانی کی ہر بات میں تضاد ہے لیکن حرمت جہاد ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اس میں مرزا قادیانی کی کبھی دو رائے نہیں ہوئیں کیونکہ یہ اس کا بنیادی مقصد اور غرض و غایت تھی۔ مرزا قادیانی نے اسلام کے خلاف مکروہ سازش کرتے ہوئے جہاد کو سختی سے حرام قرار دیا، چند حوالے نمونے کے طور پر ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) ''آج سے دین کیلئے لڑنا حرام کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو دین کیلئے تلوار اٹھاتا ہے اور غازی نام رکھ کر کافروں کو قتل کرتا ہے وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔'' (اشتہار چند منارۃ المسیح، صفحہ ب، ت، ضمیمہ خطبہ الہامیہ)

(۲) ''میں نے بیسیوں کتابیں عربی، فارسی اور اردو میں اس غرض سے تالیف کی ہیں کہ ہرگز جہاد درست نہیں بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ چنانچہ میں نے یہ کتابیں بصرف زر کثیر چھاپ کر بلاد اسلام میں پہنچائی ہیں اور میں جانتا ہوں کہ ان کتابوں کا بہت سا اثر اس ملک پر بھی پڑا ہے۔'' (تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۶۵)

(۳) ''ہر شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے، اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانے میں جہاد قطعاً حرام ہے۔'' (گورنمنٹ اور جہاد ضمیمہ صفحہ ۷)

۴:۔ اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال!
دین کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(ضمیمہ تحفہ گوروپ صفحہ ۴۲، مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۷۸، ۷۷ از مرزا قادیانی)

(۵) ''میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے، ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۱۹ از مرزا قادیانی)

(۶) ''یہی وہ فرقہ (قادیانی فرقہ) ہے جو دن رات کوشش کر رہا ہے کہ مسلمانوں کے خیالات میں جہاد کی بیہودہ رسم کو اٹھا دے۔'' (ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۵۳۷)

مرزا قادیانی نے اسلام کی بنیادوں کو متزلزل کرنے کیلئے جہاد حرام قرار دے دیا، آج کے قادیانی کا جہاد سے متعلق کیا خیال ہے؟

قادیانی.....اللہ تعالیٰ کے گستاخ

اللہ پاک کی ذات پر کامل ایمان ویقین کا نام عقیدۂ توحید ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا خالق ومالک ہے۔ مرزا قادیانی نے اللہ پاک کی شان میں بھی بے شمار گستاخیاں کیں ہیں جن میں سے کچھ درج کی جاتی ہیں۔

(۱)"میں (مرزا قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں، میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔"
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴، مندرجہ روحانی خزائن جلد ۵/صفحہ ۵۶۴/از مرزا قادیانی)

(۲)"میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔"
(کتاب البریہ صفحہ ۸۵، مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۳/صفحہ ۱۰۳/از مرزا قادیانی)

(۳)"وہ خدا جو ہمارا خدا ہے ایک کھا جانے والی آگ ہے۔" (سراج منیر ص ۵۹ مندرجہ روحانی خزائن ج ۱۲/ص ۵۰/از مرزا قادیانی)

(۴)"قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کیلئے بے شمار ہاتھ، بے شمار پیر اور ہر ایک عضو کی کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لاانتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحۂ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہے۔" (توضیح مرام صفحہ ۱۳، مندرجہ روحانی خزائن جلد ۳/صفحہ ۶۰/از مرزا قادیانی)

(۵)"کیا کوئی عقل مند اس بات کو قبول کرسکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ پھر بعد اس کے یہ سوال ہوگا کہ کیوں نہیں بولتا۔ کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہوگئی ہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم صفحہ ۱۳۲، مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۱/صفحہ ۳۴۲/از مرزا قادیانی)

(۶)"وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔" (روحانی خزائن ج:۲ص:۳۹۶)

(۷)"ایک بار مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ خدا قادیان میں نازل ہوگا اپنے وعدہ کے موافق۔"
(تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۳۸۲/طبع دوم/از مرزا قادیانی)

(۸)"سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (روحانی خزائن)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ سچے خدا کی نشانی صرف یہ ہے کہ اس نے مرزا قادیانی کو قادیان میں رسول بنا کر بھیجا ہے اور اگر مرزا قادیانی رسول نہیں ہے تو پھر خدا کی سچائی مشکوک ہے۔ (نعوذ باللہ)

(۹)"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، سمجھنے والے کیلئے اشارہ کافی ہے۔"

ممکن ہے شیطان نے ایک انتہائی بارعب اور وجیہ نورانی شخصیت کے روپ میں مرزا قادیانی کو ورغلا پھسلا کر رجولیت کی طاقت کا اظہار (یعنی عمل قوم لوط) کیا ہو اور پھر مرزا قادیانی نے اسے اللہ تعالیٰ سے منسوب کردیا ہو۔ جب سے یہ دنیا قائم ہوئی ہے، آج تک کسی شخص نے بھی اللہ تعالیٰ پر ایسا بے ہودہ، گھٹیا اور بدترین کفریہ الزام نہیں لگایا۔

(۱۰)"مریم کی طرح عیسیٰ علیہ السلام کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخری کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے۔ مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔" (کشتی نوح ص ۴ مندرجہ روحانی خزائن ۱۹/۱۵۰/از مرزا قادیانی)

قادیانی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور اس کی جملہ مخلوقات میں سب سے اعلیٰ، افضل اور رب العزت کے مقرب خاص ہیں۔

ع۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

لیکن مرزا قادیانی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنے بے لگام اور گستاخ قلم سے وہ دل خراش عبارتیں لکھیں کہ الامان والحفیظ، ہم اس کفر کو دل پر پتھر رکھ کر نقل کر رہے ہیں۔ آپ ان ملعون تحریروں کو دیکھ کر مرزائی اور مرزائی نوازوں کو آئینہ دکھائیں۔

(۱) ''پھر اس کتاب خدا میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص۹ ر مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۸ ر صفحہ ۲۰۷ از مرزا قادیانی)

(۲) ''خدا تعالیٰ نے آج سے چھبیس برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں محمد اور احمد رکھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔'' (حقیقۃ الوحی ص۹۷ ر مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۲ ر صفحہ ۳۰۲ از مرزا قادیانی)

(۳) ''میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت آخرین منھم لما یلحقوا بھم بروزی طور پر خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص۱۵ ر مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۸ ر صفحہ ۲۱۲ از مرزا قادیانی)

(۴) ''میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسمٰعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں ابن مریم ہوں، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۵۲ ر مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۲ ر صفحہ ۵۲۱ از مرزا قادیانی)

(۵) ''ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے کسی کو بہت کسی کو کم مگر مسیح موعود کو تو سب

نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات کو حاصل کرلیا اور اس قابل ہوگیا کہ ظلی نبی کہلائے پس ظلی نبوت نے مسیح موعودؑ کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔ (کلمۃ الفضل صفحہ ۱۱۳ از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

(۶) "مسیح موعودؑ خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔"

(کلمۃ الفضل صفحہ ۱۵۲ از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

۷:۔ محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھکر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(اخبار الفضل قادیان، ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

قاضی ظہور الدین اکمل، مرزا قادیانی کا خاص مرید تھا اس نے نظم لکھ کر مرزا قادیانی کو پیش کی جس کے دو شعر اوپر درج کئے گئے ہیں، مرزا قادیانی نے نظم پڑھ کر بے حد خوشی کا اظہار کیا اور اسے اپنے ساتھ گھر لے گیا۔

(۸) "یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتی کہ محمد رسول اللہ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔" (حضرت خلیفۃ المسیح، مرزا بشیر الدین محمود کی ڈائری، اخبار الفضل قادیان نمبر ۵، ۱۹، ۱۷ جولائی ۱۹۰۲ء)

(۹) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھالیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔" (مرزا قادیانی کا مکتوب، اخبار الفضل قادیان ۲۲ فروری ۱۹۲۳ء)

(۱۰) جو شخص مجھ میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں فرق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں جانا اور نہیں پہچانا۔

(غضب الہامیہ صفحہ ۲۰۰)

قادیانیوں سے درخواست ہے کہ مرزا قادیانی کو کسی بھی درجے میں رہبر و رہنما ماننے سے آپ بھی اس جرم میں برابر شریک ہوجائیں گے جو مرزا قادیانی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرکے کیا ہے۔

خدارا اپنی آخرت خراب ہونے سے بچالیں۔

☆☆☆

قادیانی

اہل بیت اور صحابہ کرامؓ کے گستاخ

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آسمان ہدایت کے ستارے قرار دیا اور اس گروہ پر طعن و تشنیع کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت کا مستحق قرار دیا ہے۔ مرزا قادیانی ایسا بدبخت اور نامراد ہے کہ صحابہ کرام کو بھی نہ چھوڑا، اس کی بدبختی کے چند نمونے پیش نظر ہیں۔

(۱) ''بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۸۵ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۸۵ از مرزا قادیانی)

(۲) ''جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے اس کو چاہئے کہ ابو ہریرہ کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۴۱۰ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۴۱۰ از مرزا قادیانی)

(۳) ''ابوبکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد (قادیانی) کی جوتیوں کے تسمہ کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔''

(ماہنامہ المہدی بابت جنوری، فروری ۱۹۱۵ء، ۲/۳ صفحہ ۵۷ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام)

(۴) ''پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت کرلو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے۔ اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔'' (ملفوظات احمدیہ جلد اول صفحہ ۴۰۰ از مرزا قادیانی)

(۵) کربلا است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

ترجمہ: میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے۔ سو 100 حسینؓ میری جیب میں ہیں۔

(نزول المسیح صفحہ ۹۹ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۷۷ از مرزا قادیانی)

(۶) ''اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ اور اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔'' (دافع البلاء صفحہ ۱۷ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۳ از مرزا قادیانی)

(۷) ''حضرت بی بی فاطمۃ الزہراؓ کی ذات کے بارے میں مرزا قادیانی نے جو بکواس کی ہے اسے قلم لکھنے سے قاصر ہے۔'' (ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ صفحہ ۱۱ مندرجہ روحانی خزائن حاشیہ صفحہ ۲۱۳ جلد ۱۹ از مرزا قادیانی)

قادیانیوں سے درخواست ہے کہ مرزا قادیانی کو کسی بھی درجے میں رہبر و رہنما ماننے سے آپ بھی اس جرم میں برابر شریک ہو جائیں گے جو مرزا قادیانی نے اہل بیت رضی اللہ عنہم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین کر کے کیا ہے۔ خدارا اپنی آخرت خراب ہونے سے بچالیں۔

قادیانی حضرت عیسیٰؑ کے گستاخ

نبی آخر الزماں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل اللہ تعالیٰ نے صاحب کتاب اور صاحب شریعت پیغمبر کی حیثیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دنیا کی ہدایت کیلئے بھیجا۔ مرزا قادیانی نے یہودیوں کی ہدایت کو دہراتے ہوئے سیّدنا مسیح علیہ السلام اور ان کی عظیم المرتبت والدہ محترمہ کے خلاف وہ وہ بہتان طرازیاں کیں کہ شاید یہود کی روح بھی شرما اٹھی ہو۔ مرزائی اور مرزائی نوازان تحریروں کا مطالعہ کر کے فیصلہ کریں یہ لکھنے والا انسان ہو سکتا ہے؟

(۱) ''آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثرت عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔'' (حاشیہ انجام آتھم صفحہ ۵ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۹ از مرزا قادیانی)

(۲) ''نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے، یہودیوں کی کتاب تلمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔'' (حاشیہ انجام آتھم ص ۶ مندرجہ روحانی خزائن نمبر ۱۱ ص ۲۹۰ از مرزا قادیانی)

(۳) ''عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا، اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔'' (حاشیہ انجام آتھم صفحہ ۵ مندرجہ روحانی خزائن نمبر ۱۱ صفحہ ۲۹۰ از مرزا قادیانی)

(۴) ''آپ عیسیٰ (علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کیلئے ایک شرط ہوگی۔''

(انجام آتھم صفحہ ۷ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۷۱ از مرزا قادیانی)

(۵) ''یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے، شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔'' (کشتی نوح حاشیہ ص ۷۳ مندرجہ روحانی خزائن ۱۹/۷۱ از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی چونکہ خود شراب پیتا تھا اس نے اپنا بھرم چھپانے کے لئے پیغمبر کی ذات اقدس کو نشانہ بنایا۔

(۶) ''ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کیلئے افیون مفید ہوتی ہے۔ پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی لیکن اگر میں ذیابیطس کیلئے افیون کھانے کی عادت کر لوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔'' (نسیم دعوت صفحہ ۶۹ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۴۳۵ از مرزا قادیانی)

(۷) ''خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔'' (دافع البلاء صفحہ ۱۳ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۳ از مرزا قادیانی)

قادیانی

حرمین شریفین کے گستاخ

مرزا قادیانی جیسے شاطر فریبی نے پاک اور مقدس شہروں کی نہ صرف توہین کی بلکہ اپنی جنم بھومی کو ان مقدس شہروں سے بہتر اور افضل قرار دے کر قادیان کی زیارت کو حج سے تعبیر کر کے بیت اللہ اور مناسک حج کو توہین کی ہے۔

(۱) ''قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت (انا انزلنہ قریبا من القادیان) لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے، مکہ اور مدینہ اور قادیان۔'' (ازالہ اوہام حاشیہ حصہ اول ۴۰۰ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۰ از مرزا قادیانی)

(۲) ''مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے ---- پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بٰرکنا حولہ۔'' (خطبہ الہامیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۱ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۱۴۱ از مرزا قادیانی)

(۳) ''لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان میں آنا، ناقل) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر، کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۵۲ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۵۲ از مرزا قادیانی)

(۴) ''حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو بار بار یہاں نہیں آتے، مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔ پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا۔ وہ کاٹا جائے، تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے، پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا۔ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے، کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۴ از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)

قادیانیوں سے درخواست ہے کہ مرزا قادیانی کو کسی بھی درجے میں رہبر و رہنما ماننے سے آپ بھی اس جرم میں برابر کے شریک ہو جائیں گے جو مرزا قادیانی نے حرمین شریفین کی توہین کر کے کیا ہے۔

خدارا اپنی آخرت خراب ہونے سے بچالیں۔

☆☆☆

آنجہانی غلام قادیانی کی

دماغی کیفیت

مفتی ناصر الدین مظاہری

متنبی پنجاب آنجہانی غلام قادیانی لغو دعاوی اور بدعات وخرافات کے ساتھ ساتھ انتہائی ہذیانی کیفیات میں مبتلا رہتے تھے انہیں خود اس اس کا پتہ نہیں رہتا تھا کہ میں نے ابھی کچھ دیر قبل کیا بات کی اور یہ کہ اب میں کیا کہہ رہا ہوں، مراق کی اس منزل پر پہنچ چکے تھے کہ ان کے نزدیک حق وباطل کا امتیاز ختم ہو چکا تھا ان کی لغویت اور خباثت دیکھئے کہ انہوں نے اپنے آپ کو "خدا کا نطفہ" "خدا کا بیٹا" "خدا کی بیوی" "مریم" بتلایا اور اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنے متعلق کہا کہ "مجھے حیض آتا ہے، اور ایک جگہ تو یہاں تک کہہ دیا کہ "مجھے دروازہ ہوا، اس کے علاوہ اور بھی فحش کلمات اور قبیح دعاوی موجود ہیں جن کو دیکھنے سے مرزا صاحب کی ذہنی حالت اور دماغی کیفیت پر شک ہونے لگتا ہے، چنانچہ یہ شک اس وقت یقین میں تبدیل ہو جاتا ہے جب خود مرزا صاحب کے مریدین متعلقین اس کی شہادت دیتے نظر آتے ہیں چنانچہ ذیل میں ہم مرزا صاحب کی دماغی حالت کے بارے میں چند اقتباسات پیش کرتے ہیں۔

گردنِ چوزہ اور انگلیٔ مرزا

مرزا بشیر احمد قادیانی اپنے والد متنبی پنجاب آنجہانی غلام قادیانی کی سیرت اور حالات پر مشتمل کتاب "سیرۃ المہدی" میں لکھتا ہے۔

"خاکسار کے ماموں ڈاکٹر میر مہدی محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ گھر میں ایک مرغی کے چوزہ کو ذبح کرنے کی ضرورت پیش آئی اور اس وقت گھر میں کوئی اور کام کو کرنے والا نہ تھا اسلئے حضرت مرزا صاحب اس چوزہ کو ہاتھ میں لے کر خود ذبح کرنے لگے مگر بجائے چوزہ کی گردن پر چھری پھیرنے کے غلطی سے اپنی ہی انگلی کاٹ لی جس سے بہت خون گر گیا اور آپ توبہ توبہ کرتے ہوئے چوزہ کو چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے پھر وہ چوزہ کسی اور نے ذبح کیا، حضرت مسیح موعود نے چونکہ کبھی جانور وغیرہ ذبح نہ کئے تھے اس لئے بجائے چوزہ کی گردن کے انگلی پر چھری پھیر لی"۔ (سیرۃ المہدی حصہ دوم ص: ۳ روایت ۳۰۷)

مرزا صاحب کی اس سادگی پر ماتم کرنے کو جی چاہتا ہے کہ ایک مرغی کے چوزے کو ذبح کرنے پر قادر نہ ہونے پائے تو وہ میدان جہاد میں جنگ کرنے اور لڑائی لڑنے کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتے، ان کی ان بزدلانہ حرکتوں اور حقیقتوں کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے۔

ولو ان مرغوثاً علی ظهر قملة
یکرّ علی صفی تمیم لولت

(ان کی نامرادی اس حد کو پہنچ گئی ہے کہ) اگر کوئی مچھر جوں کی پیٹھ پر سوار ہو کر قبیلہ تمیم کی دونوں صفوں پر حملہ کردے تو ان کی بھگدڑ بھاگنے کے اور کچھ بھی نہ بن پڑے)۔

سرکنڈے کا ذبیحہ

"والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ حضرت مرزا صاحب فرماتے تھے کہ ہم بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے اور چاقو نہ ہوتا تو تیز سرکنڈے سے ہی حلال کر لیتے تھے"۔ (سیرۃ المہدی حصہ اول ص: ۴۵ روایت ۵۱)

گھڑی اور چابی

"مرزا صاحب بچپن ہی سے بہت سادہ لوح تھے، دنیا کی چیزوں سے ناواقفیت اور استغراقی کیفیت شروع ہی سے ان میں نمایاں تھی ان کو گھڑی میں چابی دینا نہیں آتا تھا" (قادیانیت ص: ۲۱ بحوالہ یادایام، قادیانی مذہب)

گھڑی کا شوق

"جب گھڑی دیکھنا ہوتا تو گھڑی نکال کر ایک کے ہندسہ یعنی عدد سے گن کر وقت کا پتہ لگاتے تھے اور انگلی رکھ کر ہندسہ میں گنتے جاتے تھے، گھڑی دیکھتے ہی وقت نہ پہچان سکتے تھے"۔ (سیرۃ المہدی حصہ اول ص: ۴۵، روایت ۵۱)

روٹی پر راکھ

"ایک دفعہ بچپن میں اپنی والدہ سے روٹی طلب کی اور اس کے ساتھ ساتھ کچھ کھانے کو مانگا، انہوں نے کوئی چیز شاید "گڑ" بتایا کہ یہ لے لو، حضرت نے فرمایا نہیں میں یہ نہیں لیتا، انہوں نے کوئی اور چیز بتائی، حضرت نے اس پر بھی وہی جواب دیا، وہ اس وقت کسی بات پر چڑی ہوئی بیٹھی تھیں، سختی سے کہنے لگیں کہ جاؤ پھر راکھ سے روٹی کھالو، حضرت روٹی پر راکھ ڈال کر بیٹھ گئے اور گھر میں ایک لطیفہ ہو گیا"۔ (سیرۃ المہدی حصہ اول ص: ۴۴۵)

دائیں اور بائیں امتیاز

''ایک دفعہ کوئی شخص آپ کے لئے گرگابی لے آیا، آپ نے پہن لی مگر اس کے الٹے سیدھے پاؤں کا آپ کو پتہ نہیں لگتا تھا، بعض دفعہ الٹی پہن لیتے تھے اور پھر تکلیف ہوتی تھی بعض دفعہ آپ کا الٹا پاؤں پڑ جاتا تو تنگ ہو کر فرماتے ان کی کوئی تھی چیز اچھی نہیں ہے، والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی سہولت کے لئے الٹے سیدھے پاؤں کیلئے نشان لگا دئے تھے مگر اس کے باوجود آپ اُلٹا سیدھا پہن لیتے تھے اس لئے آپ نے اسے اتار دیا۔'' (سیرۃ المہدی ص: ۶۷ روایت ۱)

اس سادگی پہ.....

نئی جوتی جب پاؤں میں کاٹتی تو جھٹ ایڑی بٹھا لیا کرتے تھے اور اسی سبب سے سیر کے وقت گرد اُڑ اُڑ کر چندلیوں پر پڑ جایا کرتی تھی جس کو لوگ اپنی پگڑیوں وغیرہ سے صاف کر دیا کرتے تھے۔ (سیرۃ المہدی)

مٹی اور مٹھائی

''پیشاب کرنے کی وجہ سے اکثر جیب میں استنجاء کے لئے ڈھیلے رکھتے تھے اور شیرینی سے غیر معمولی رغبت کی وجہ سے گڑ کے ڈھیلے بھی اس جیب میں رکھ لیا کرتے تھے''۔

(مرزا صاحب کے حالات از معراج الدین عمر قادیانی شامل براہین احمدیہ ص: ۶۷ ج: ۱)

گویا مرزا صاحب اس حالت سے بھی آگے نکل گئے تھے جہاں اچھے برے کی تمیز ختم ہو جاتی ہے، مٹی اور مٹھائی کا امتیاز مٹ جاتا ہے گویا ان کے ذہن و دماغ نے صحیح کام کرنا بالکل چھوڑ دیا تھا اور طرفہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کو بھولنے کا مرض بہت زیادہ تھا حتی کہ شکر کی جگہ نمک استعمال کر گئے اس لئے اگر مٹی کے بجائے مٹھائی سے استنجاء کر لیا ہو اور مٹھائی کے بجائے مٹی کے ڈھیلے چٹ کر گئے ہوں تو کوئی مستبعد نہیں ہے۔

الٹی جرابیں

''ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) علیہ السلام اپنی جسمانی عادات میں ایسے سادہ تھے کہ بعض دفعہ جب حضور جراب پہنتے تھے تو بے توجہی کے عالم میں اس کی ایڑی پاؤں کے تلے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کی طرف ہو جاتی تھی اور بارہا ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوا تھا اور بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لئے گرگابی ہدیۃً لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے تھے

اور بایاں دائیں میں۔

چنانچہ اسی تکلیف کی وجہ سے آپ دیسی جوتے پہنتے تھے اسی طرح کھانا کھانے کا یہ حال تھا کہ خود فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں تو اس وقت پتہ لگتا ہے کہ کیا کھا رہے ہیں کہ جب کھاتے کھاتے کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آجاتا ہے"۔ (سیرۃ المہدی ص:۵۸ حصہ دوم)

شکر کے بجائے نمک

"بیان کیا مجھ سے میری والدہ نے کہ ایک دفعہ حضرت (مرزا) صاحب سناتے تھے کہ جب میں بچہ ہوتا تھا تو ایک دفعہ کچھ بچوں نے مجھے کہا کہ جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ، میں گھر میں آیا اور بغیر کسی سے پوچھے ایک برتن میں سے سفید بورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی بس پھر کیا تھا میرا دم رُک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی کیونکہ معلوم ہوا کہ جسے میں نے سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا وہ بورا نہ تھا بلکہ پسا ہوا نمک تھا"۔ (سیرۃ المہدی حصہ اول ص:۲۲۶ روایت ۲۴۴، از مرزا بشیر قادیانی)

واسکٹ اور بٹن

"چونکہ حضور (قادیانی) کی توجہ دنیاوی امور کی طرف نہیں ہوا کرتی تھی اس لئے آپ کی واسکٹ کے بٹن ہمیشہ اپنے چاکوں سے جدا ہی رہتے تھے اور اسی سے وجہ آپ اکثر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سے شکایت فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے بٹن تو بڑی جلدی ٹوٹ جایا کرتے ہیں"۔ (سیرۃ المہدی حصہ دوم ص:۱۲۸ روایت ۲۴۴)

تیل لگانے کا انداز

شیخ صاحب یا دیگر احباب اچھے اچھے کپڑے کے کوٹ بنوا کر لایا کرتے تھے، حضور کبھی تیل سر مبارک میں لگاتے تو تیل والا ہاتھ سر مبارک اور داڑھی مبارک سے ہوتا ہوا بعض اوقات سینہ تک چلا جاتا جس سے قیمتی کوٹ پر دھبے پڑ جاتے"۔ (المنبر ص:۱۵ بحوالہ الحکم ج ۳۸، ۲۱ فروری ۱۹۳۵ء)

دو دو جرابیں

"جرابیں آپ سردیوں میں استعمال فرماتے اور ان پر مسح فرماتے بعض اوقات زیادہ سردی میں دو دو جرابیں اوپر تلے چڑھا لیتے مگر بارہا جراب اس طرح پہن لیتے کہ وہ پیر تک ٹھیک نہ چڑھتی کبھی تو سر آگے لگتا رہتا اور کبھی جراب کی ایڑی کی جگہ پیر کی پشت پر آجاتی اور کبھی ایک جراب سیدھی اور دوسری اُلٹی"۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص:۱۲۶ روایت ۲۴۴)

ازار بند میں چابیاں

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ آپ مرزا (غلام قادیانی) معمولی نقدی وغیرہ اپنے رومال میں جو بڑے سائز کا مکمل بنا ہوا تھا باندھ لیا کرتے تھے اور رومال کا دوسرا کنارہ واسکٹ کے ساتھ سلوا لیتے یا کاج میں بند ھوا لیتے اور چابیاں ازار بند کے ساتھ باندھ لیتے جو بوجھ سے بعض اوقات لٹک آتا تھا''۔

''والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ حضرت مسیح (قادیانی) عموماً ریشمی ازار بند استعمال فرماتے تھے کیونکہ آپ کو پیشاب جلدی جلدی آتا تھا، اس لئے ریشمی ازار بند رکھتے تھے تاکہ کھلنے میں آسانی ہو اور گرہ بھی پڑ جائے تو کھولنے میں دقت نہ ہو، سوتی ازار بند میں آپ سے بعض اوقات گرہ پڑ جاتی تھی تو آپ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی''۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص:۱۴۳ روایت ۶۴)

ختم المرسلین

اس نعمت عظیم سے خالی زمانہ تھا
اک آخری نبی کا سوالی زمانہ تھا
اللہ کی رضا تھی، سبھی انبیاء کے بعد
آئے نہ کوئی اور نبی مصطفےٰ کے بعد
جب کل صفات جمع ہوئیں ایک ذات میں
ختم الرسل کو بھیج دیا کائنات میں
کردار میں فرید وہ، اخلاق میں وحید
اب دوسرے نبی کی ضرورت نہ تھی مزید
نورِ مبیں جریدۂ سیرت کا ہر سبق
ہے آخری کتاب الٰہی ورق! ورق!

(سید انوار ظہوری)

خطرناک سازش

مولانا ابراہیم احمد مظاہری صدر مرکزی جمعیۃ علماء برما

اسلام کے سوا ہزار سال کی تاریخ میں اگر سب سے زیادہ کسی فرد یا جماعت نے اس دین الٰہی کو نقصان پہنچایا تو وہ قادیانیوں کی جماعت ہے، اسلام کی پوری تاریخ آپ اٹھا کر دیکھ جائے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ دشمنانِ اسلام نے ہمیشہ اسلام کو تباہ کرنے کیلئے جس قسم کے ہتھیار استعمال کئے ہیں وہ سب کے سب قادیانیوں کے ہتھیار کے سامنے ماند ہیں، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی تحریک کو اسلام کے نام سے شروع کیا اور وہ سب کچھ کر ڈالا جس کو مٹانے کیلئے اسلام آیا ہے یہاں تک کہ انہوں نے ختم نبوت جیسے ایک صریح، واضح اور بدیہی مسئلے کو اس طرح کے فلسفوں میں الجھا دیا کہ اچھے اچھوں کو متشابہ لگ گیا، مرزا صاحب نے اپنی دشمن اسلام تحریک کو سب سے پہلے تبلیغ اسلام کے نام سے شروع کیا پھر مجدد ہونے کا دعوی کیا پھر مہدی موعود، اس کے بعد مسیح موعود اور سب سے آخر میں نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ سب کچھ انہوں نے اسلام کے نام پر کیا تا کہ مسلمانوں کو آسانی سے دھوکہ دیا جا سکے، اس کے لئے انہوں نے دور از کار تاویلیں الفاظ کی موشگافیاں، لفظ اور معنی کا ہیر پھیر اور روایت و درایت کی باریکیاں پیدا کیں تا کہ مسلمانوں کو یہ معلوم ہی نہ ہو سکے کہ دراصل یہ اسلام کو تباہ کرنے اور اسلام سے مسلمانوں کو نکالنے کی یہ تحریک ہے۔

یہ چودہ سو سال میں دشمنان اسلام کو بالکل نہیں سوجھا کہ اسلام کا نام لے کر اسلام ہی کو جڑ و بن سے اکھاڑ دیا جائے، مسیلمہ کذاب سے لے کر محمد علی باب اور بہاء اللہ تک جتنے جھوٹے نبوت کے مدعی پیدا ہوئے ان سب نے اپنے آپ کو نئے مذہب کا بانی اور نئے دین کا داعی قرار دیا اور اپنے فرقے کو اسلام سے الگ ایک فرقہ بتلایا چنانچہ آج بھی بابی اور بہائی تحریک ایک الگ فرقے کی حیثیت سے بعض جگہ موجود ہے لیکن مرزا غلام احمد نے ایسا نہیں کیا بلکہ انہوں نے قادیانیت کو اسلام کی ایک شاخ بتا کر اسلام ہی کا ایک شعبہ قرار دیا حالانکہ

- ☆ ان کا نبی جدا
- ☆ ان کا جبریل الگ
- ☆ ان کا مدینہ قادیان
- ☆ ان کی مسجد اقصیٰ قادیان میں

☆ ان کے ساتھیوں کو اسی طرح صحابی قرار دیا گیا جس طرح محمد ﷺ کے ساتھیوں کو صحابی قرار دیا گیا۔

☆ ان کا قرآن جدا

☆ ان کا کلمہ الگ

☆ اور موجودہ کلمہ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں نعوذ باللہ محمد رسول اللہ سے مراد مرزا صاحب ہیں۔

☆ مرزا صاحب پر ایمان نہ لانے والا کافر اور بددین

☆ جو مرزا صاحب پر ایمان نہیں لایا وہ مردود لعین اور جہنمی۔

☆ مرزا صاحب پر ایمان لانے والوں کے علاوہ دنیا کے تمام مسلمان بیک جنبش قلم کافر۔

وہ تمام اصطلاحات جو قرآن، اسلام، دین اور محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے تھے تمام اصطلاحات مرزا صاحب نے اپنے اوپر چسپاں کئے اور اس طرح اسلام کے نام اور اس کے لیبل کو اپنے لئے استعمال کیا کہ بادی النظر میں آدمی کو یوں معلوم ہوتا ہے کہ قرآن اور اسلام میں رسول اللہ ﷺ کے لئے جتنے اصطلاحات ہیں وہ سب کے سب ان کیلئے ہیں یہ اتنا بڑا فریب اور دجل ہے جس کی مثال اسلامی تاریخ میں نہیں ملتی اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ مرزا صاحب نے مسلمانوں کو اور زیادہ مغالطہ میں رکھنے کیلئے قرآن کریم کا انگریزی میں ترجمہ کرایا اور یورپ میں اپنی نبوت کو پھیلانے کے لئے اسلام کا نام استعمال کیا اور تبلیغ اسلام کا سنٹر کھولا اور دنیا میں مشہور کرایا کہ وہ اور ان کی امت کے لوگ ہی دراصل اسلام کی خدمت کر رہے ہیں اس چیز نے مغالطے میں مزید اضافہ کیا۔

سب سے بڑھ کر اپنی اس تحریک کو پھیلانے کیلئے مرزا صاحب نے انگریزی حکومت کی سرپرستی حاصل کی اس کے زیر حفاظت اور اس کی تلوار کے سائے میں اپنے مذہب کو پھیلایا، برطانوی حکومت کی حمایت اور اس سرپرستی کی وجہ سے بلکہ خود مرزا صاحب کے الفاظ میں "انگریز کا خود کاشتہ پودا" بننے کی وجہ سے اس تحریک کو سرکاری دفتروں اور فوج میں بڑی نشو ونما ملی، خود لندن میں اس تحریک کو بڑی شہ دی گئی اس طرح یہ تحریک اور زیادہ پھیلی، پھر اس کے پیچھے سرمائے کے جال بچھائے گئے، پریس اور لٹریچر کا زور، پبلسٹی اور پروپیگنڈے کی طاقت، ان سب نے مل کر اسلام کی بیخ و بن سے اکھاڑنے کے لئے مرزا صاحب اور ان پر ایمان لانے والوں کو اور زیادہ موقع دیا اس طرح جا بجا اپنی شاخیں قائم کیں اور اس کے بعد وہ اپنے دین کو پھیلانے لگے۔

کوئی قادیانی چاہے وہ لاہوری ہو یا ربوہ والے محمودی قادیانی، جب آپ سے ملیں گے تو آپ سے اسلام کی باتیں کرے گا، اسلام کی خوبیاں، اسلامی تعلیمات کی برتری اور اسلام کے دین کامل ہونے کے اسباب پر وہ روشنی ڈالے گا اور وہ فوراً یہ نہیں بتائے گا کہ مرزا صاحب کی امت میں سے ہے لیکن اس کے بعد آہستہ آہستہ وہ آپ کو بتلائے گا کہ مسلمانوں میں ایک مجدد پیدا ہوا ہے وہ ہمارے امام ہیں، انہوں نے اسلام کی بڑی بڑی

خدمتیں کیں انہوں نے اسلام کو پھیلانے کے لئے بڑی قربانیاں دیں ان کی وجہ سے یورپ میں اسلام پھیل رہا ہے اور انہوں نے اتنی کتابیں لکھیں وغیرہ وغیرہ۔

بعد میں آہستگی سے کہے گا کہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کے تحت ایک نبی ہیں اور اللہ نے ان کو نبی بنایا ہے، اور پھر مرزا صاحب کی نقلی نبوت کے جھوٹے فضائل بیان کرے گا، اس طرح وہ حلق کے نیچے شکر میں لپٹی ہوئی کونین کی گولی ڈالے گا پھر اس کو اچھی طرح رام کرنے کے لئے روپے اور پیسے کا لالچ دے گا اس کے کاروبار کو چلانے کے لئے مالی امداد اور قرضے دے گا اور آہستہ آہستہ جب وہ پوری طرح کنٹرول میں آجائے گا تو اسے مکمل طور پر قادیانی بنادے گا کیونکہ ایک طرف پیسے کی زنجیر، دوسری طرف مالی امداد کی مروت یہ سب ملا کر اس کو قادیانی بنادے گا۔

یہ تو ہوا تصویر کا ایک رخ جس میں اسلام ہی کا نام لے کر وہ تمام کام قادیانی صاحبان کرتے ہیں جس کو مٹانے کے لئے اسلام آیا تھا اور جن پر عمل کرنے کے بعد مسلمان نہیں رہ سکتا اور دوسری طرف اپنے قادیانی بھائیوں سے کہیں گے کہ جو لوگ مرزا صاحب پر ایمان نہیں لائے وہ کافر ہیں ان کے پیچھے نماز مت پڑھو، ان سے شادی بیاہ نہ کرو ان کے قبرستان میں جنازے دفن نہ کرو اور ان کے ساتھ اس قسم کا برتاؤ کرو جس طرح کافروں، مشرکوں اور مرتدوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

دیکھئے! کس قدر خوفناک اور کیسی خطرناک تحریک ہے، ایک طرف اسلام کے نام پر اسلام کو مٹایا جارہا ہے اور دوسری طرف مسلمانوں کو کافر و مرتد قرار دیا جاتا ہے، بتلایئے! ایسی دشمن اسلام اور اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑنے والی تحریک ہزاروں سال کی تاریخ میں کبھی نظر آئی؟ یہ ہوشیاری کسی دشمن اسلام کو بھی نہیں سوجھی، کسی مدعی نبوت کے ذہن میں بھی نہیں آئی کہ ہم اسلام اور محمد رسول اللہ ﷺ سے بغاوت کریں اور اس کا نام بھی اسلام ہی رکھیں یہ جسارت اور یہ دیدہ دلیری آج تک کسی نے نہیں دکھائی جو گزشتہ نصف صدی سے قادیانی صاحبان کررہے ہیں اور جس کی داغ بیل مرزا صاحب نے ڈالی۔

ہمارے ملک میں قادیانیت کی دونوں شاخیں یار بوہ والے محمودی قادیانی اور لاہوری قادیانی، دونوں کام کررہے ہیں اور دونوں کے کام کرنے کا ڈھنگ وہی ہے جو ان کے مرکزوں کا ہے لیکن خدا کے فضل سے یہاں کے مسلمانوں کا احساس بیدار ہے اور بہت حد تک وہ اس تحریک سے واقف ہیں اس لئے قادیانی صاحبان کو خاطر خواہ کامیابی نہیں ہورہی ہے، ہمیں یقین ہے کہ اگر مسلمانوں نے اس تحریک کے نقصانات سے اپنی واقفیت جاری رکھی اور برابر ایسا لٹریچر پڑھتے رہے جس کی وجہ سے قادیانیت کے بارے میں پوری معلومات حاصل ہوں تو ان شاء اللہ امید ہے کہ مسلمان اپنے ایمان کو بچا سکیں گے۔

قادیانیت کے خلاف

علماءِ مظاہر کا جہاد

ناصر الدین مظاہری

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفة من امتی علی الحق ظاهرین لا یضرهم من خالفهم حتی یاتی امر اللہ۔

میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہیگا اور غالب رہیگا اس کے مخالف اسے ضرر نہیں پہنچا سکیں گے (الحدیث)

دنیا میں بہت سے گمراہ اور جھوٹے مدعی گذرے ہیں مگر مسیلمہ کانی مرزا غلام احمد قادیانی جیسا مدعی، کاذب اور مفتری اب تک کوئی نہیں گذرا۔ جو مدعی بھی کھڑا ہوا وہ ایک ہی دعوے کو لے کر کھڑا ہوا مگر مرزا قادیانی کے دعووں کا کوئی حد اور شمار نہیں اس شخص نے اس کثرت کے ساتھ قسم قسم کے مختلف اور متناقض دعوے کئے جن کا احاطہ محال نہیں تو دشوار ضرور ہے۔

دعووں کی کثرت اور تنوع ہی کی وجہ سے مرزائی امت کے فضلاء کو مرزائے قادیان کے اصل دعوے کی تعیین میں اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کہ مرزا صاحب کا ہنوں کے مدعی تھے کوئی کہتا ہے کہ مجدد زماں یا امام دوراں یا مہدی زماں ہونے کے مدعی تھے کوئی کہتا ہے کہ مرزا صاحب شریعت اور مستقل نبی تھے کوئی کہتا ہے کہ وہ غیر تشریعی نبی تھے۔

خدائے علام الغیوب کے علم ازلی میں یہ بات مقرر ہو چکی تھی کہ کچھ رزیل اور خبیث طبائع رسالت و نبوت کا بہروپ اختیار کریں گی اور ختم نبوت جیسے صاف اور صریح مسئلہ کو اپنی طبع زاد تاویلات اور من گھڑت توجیہات سے مشکوک کرنا چاہیں گی اس لئے ضرورت تھی کہ قدرتی طور پر اس کی حفاظت کا ایسا اصول مقرر کر دیا جائے جس سے کھرے کھوٹے اور سچ اور جھوٹ میں آسانی سے امتیاز ہو سکے، چنانچہ قرآن مجید میں من جملہ دیگر معیار وعلامات نبوت کے ایک علامت اور معیار یہ بھی مقرر کیا گیا ہے **ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیه اختلافاً کثیراً** کہ اگر یہ قرآن کسی غیر اللہ کے پاس ہوتا تو لوگ اس میں بڑا اختلاف پاتے، یہ آیت کریمہ صاف بتلا رہی ہے کہ خدا کے کلام اور انبیاء کے الہامی کلام میں نہ اختلاف ہوتا ہے نہ اس میں بے ربط و بے جوڑ باتیں پائی جاتی ہیں اور جس ملک میں اختلاف و انتشار ہو وہ الہامی ہو سکتا ہے اور نہ اس متکلم کا دعویٰ الہام درست ہو سکتا ہے اس قسم کے دعوے مرزائے مسلمانوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے اور یہود و نصاریٰ کو اپنی طرف مائل کرنے کیلئے موسیٰ اور عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا، شیعوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے یہ کہہ دیا کہ میں امام حسینؓ

سے مشابہت رکھتا ہوں اور ہندوؤں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے کرشن ہونے کا اور آریوں کے بادشاہ ہونے کا دعویٰ کیا تا کہ ہر طرف سے شکار مل سکے اور باوجود ان مختلف ومتناقض دعوؤں کے بظاہر مدعی اسلام ہی رہے ۔نتیجہ یہ ہوا کہ یہود ونصاریٰ اور ہندوؤں وآریوں نے ان کو اپنا گرو اور پیشوا نہیں مانا البتہ ناواقف عوام اور بعض تعلیم یافتہ حضرات اس کے فریب میں آگئے اور انہیں کلمہ گو خیال کر کے یہ سمجھنے لگے کہ یہ بھی مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ ہے جو جدید تعلیم یافتہ اکثر دین واسلام اور اس کے اصول سے بے خبر ہوتا ہے اس لئے وہ مدعی کاذب کے مکر وفریب کو نہ سمجھ سکا اور نہیں جان سکا کہ نام اسلام کا ہے اور معنی کفر کے ہیں، ظاہر میں اسلام کا نام لیا مگر در پردہ اصول اسلام میں وہ تحریف کی جس سے اصول اسلام کی حقیقت ہی بدل گئی۔

شریعت کے الفاظ کو برقرار رکھنا اور اس کی حقیقت کو بدل دینا یہی الحاد وزندقہ ہے۔اور زندیق کا حکم بھی مرتد کی طرح ہے بلکہ اس سے بھی سخت، کیونکہ اسلامی نظام حکومت میں یہ دونوں واجب القتل ہیں لیکن مرتد اگر توبہ کرلے تو بالاتفاق قبول ہوگی اور زندیق کی توبہ بھی بعض علماء کے نزدیک قبول نہیں ہوتی۔

مرزا نے اپنے ان دعوؤں پر کوئی دلیل نہیں پیش کی صرف الہام پر اکتفاء کیا، ان بے شمار دعوؤں کی غرض یہ تھی کہ کوئی فضیلت چھوٹنے نہ پائے، مرزا کے ان دعوؤں سے یقین ہوتا ہے کہ وہ اس سے قبل چودہ صدی کے تمام مدعیان نبوت سے کفر ودجل میں سبقت لے گیا ہے۔

مظاہر علوم وقف سہارنپور جس عالم اسلام کی ایک عظیم دینی تعلیمی قومی اور مذہبی دانشگاہ ہے، جہاں سے مختلف ادیان ومذاہب کی سرکوبی کا مثبت کام ہوا ہے، جس کے فضلاء اور فارغین نے کفر والحاد اور لادینیت ولامذہبیت کے خرمن کو قرآنی دلائل وبراہین اور نبوی ہدایات وفرامین کی روشنی میں حرف غلط کی طرح ختم کیا ہے، اسلام کے نام پر اٹھنے والی نام نہاد تنظیموں، اسلامی تعلیمات کو فراغ دینے کے نام پر شیطانی مشن اور تحریک کو عروج دینے والی منصوبہ بندیوں اور اسلام کو کسی بھی طرح نقصان پہنچانے کی کوششوں کو علماء مظاہر علوم اپنی ایمانی فراست وبصیرت سے ادراک واحساس کر کے خم ٹھونک میدان کارزار میں اتر پڑے، حق حق اور حقانیت کی دلدادہ یہ مختصر سی جماعت ملک کے گوشہ گوشہ میں پہنچی، وعظ وتقریر سے مسلمانان عالم کو اسلامی تعلیمات اور عقائد سے آگاہ کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے خطوط اور نقوش کا خوگر بنایا، قرطاس وقلم سے اکابر مظاہر نے وہ کام لیا جو تلواروں کی دھار، نیزوں کی انی، برچھیوں کی کاٹ، تیروں کے وار، بندوقوں کی گولی اور آتشین اسلحوں کی زہرناکی بھی وہ کام نہیں کر سکتی تھی، جرم اور جرائم کو ختم کرنے کیلئے دنیا میں الگ الگ قوانین موجود ہیں، لیکن اسلام نے ہر موقع پر کردار کے غازی اور گفتار کے سپاہی پیدا کئے انھیں اخلاق کی تلوار اور نرمی وشفقت کی گولیاں عطا کیں، محبت اور مؤدت کے ذریعہ اسلام عرب کے ریگستان سے نکل کر عجم

کے لالہ زاروں اور ایشیاء کے مرغزاروں میں چمکا، کفر والحاد کی بساط سمٹتی اور طاغوت کا سر نیچا ہوتا گیا پھر دنیا نے دیکھا کہ اسلام کے سورج کی روشنی، اسلامی تعلیمات کے بادل اور قرآنی ہدایات کی کرنیں پوری دنیا میں چمکنے لگیں۔ یہ سب کیوں ہوا؟ کسی جبر اور تشدد کے بغیر، کسی قہر وغضب کے بغیر، کسی زبردستی اور اکراہ کے بغیر اسلام اپنی پوری قوت وطاقت کے ساتھ کیوں پھیلا؟

وجہ صاف ظاہر ہے کہ دنیا اب بھی حق کی تلاش میں سرگرداں ہے، بھٹکے ہوئے آہو کو حرم محترم کی تلاش وجستجو ہے، اسلامی تعلیمات کی پیاسی ایک بڑی دنیا کے گلے اب بھی نمی اور تری کو ترستے ہیں، آسمان ہدایت کے بادل اب بھی خرمن کفر وضلالت پر برسنے کو تیار ہیں بس ضرورت ہے مخلص قائدین کی، سیادت اور قیادت کرنیوالی اس جماعت کی جو حق کا آوازہ بلند کرنے کے لئے آگے بڑھے، کسی مفاد کے بغیر، کسی منفعت اور ذاتی ضرورت کی تکمیل کے بغیر، کسی مجبوری اور جبر کے بغیر دل کے ہاتھوں اپنے ضمیر کی آواز پر اٹھ کھڑے ہونے کی پھر دیکھئے اسلام کو جو شوکت ماضی میں حاصل تھی وہی شوکت واپس آسکتی ہے، اسلام جس قوت کے ساتھ دنیا میں پہلے پھیلنا شروع ہوا تھا اسی رفتار سے اب بھی پھیلنا شروع ہو جائے گا۔

مظاہر علوم سہارنپور نے صرف س وتدریس کے لئے مدرسین ہی پیدا نہیں کئے بلکہ اسلامی تعلیمات کے خلاف اٹھنے والی آوازوں کا مقابلہ کرنے اور اسلام پر اعتراض کرنے والوں کو دندان شکن جواب دینے والی ایک ٹیم بھی پیدا کی، فتنۂ قادیانیت کے آغاز سے ہی علماء مظاہر علوم نے اس کے خلاف قلمی ولسانی جہاد جاری کیا ہوا ہے، اس سلسلہ میں کام ثبت ہوا اور لوگوں کو تسلی کا بھرپور سامان فراہم کر سکے اس کے لئے ایک مستقل انجمن امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے نام نامی سے منسوب کرتے ہوئے "ہدایت الرشید" کے نام سے میں قائم ہوئی، اس انجمن کے اولین مقاصد میں مدرسہ مظاہر علوم (وقف) کے زیر اہتمام بہت سی جگہوں پر قادیانیوں سے مناظرے ہوئے، مدلل اور ٹھوس کتابیں قادیانیت کی تردید میں لکھی گئیں، چنانچہ شیخ محمد یعقوب صاحب پٹیالوی نے ایک رسالہ "عشرہ کاملہ" قادیانیوں کے عقائد باطلہ کی تردید میں لکھا، مرزا آنجہانی کے دعوؤں اور عقیدوں کو خود ان کے کلام سے اور ان کی کتابوں سے رد کیا ہے، جس پر فخر المحدثین رأس المناظرین حضرت اقدس مولانا خلیل احمد نور اللہ مرقدہٗ ناظم اعلیٰ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور نے تقریظ ثبت فرماتے ہوئے کہا کہ مجھ کو اس کتاب میں قادیانی مذہب کے ابطال میں اسی اسی انداز کی خوشبو آتی ہے جو حضرت شاہ عبد العزیزؒ نے تحفہ اثنا عشریہ میں روافض کے مذہب کی تردید میں اختیار فرمایا، اس رسالہ کے متعلق میرا خیال ہے کہ مرزائی علماء اس کتاب کے جواب سے انشاء اللہ کبھی عہدہ برنہیں ہوسکیں گے۔

چنانچہ بحمد اللہ ایسا ہی ہوا کہ اس کتاب کے جواب پر اس زمانہ ۱۳۴۲ھ میں ایک ہزار روپیہ انعام تھا اس

وضاحت کے ساتھ کہ خواہ کوئی ایک صاحب جواب لکھے یا پوری جماعت مل کر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا مزید یہ کہ کبھی بھی لکھ دیں، امید ہے کہ ہمارے بعد کوئی اور بندہ اس انعام کا کفیل ہو جائے گا مگر الحمد للہ آج تک اس کتاب کا کوئی جواب نہیں لکھ سکا۔

اسی کے ساتھ انجمن ہدایت الرشید کے مبلغ ومناظر جناب مولانا نور محمد صاحب ٹانڈویؒ نے اپنی مایہ ناز کتابوں ''اختلافات مرزا'' ''کفریات مرزا'' و ''کذبات مرزا'' میں منشی غلام احمد قادیانی علیہ ما علیہ کے متعارض ومتناقض اقوال اس کے کذبیہ عقائد اور شرکیہ خیالات اور رنگ برنگ کے اعجازی اور سفید جھوٹ جمع کر کے قرآن وحدیث کی روشنی میں ان کی خانہ ساز نبوت بلکہ انسانیت کو پیوند زمین کر دیا ہے۔

اب پھر یہ فتنہ انگڑائی لے رہا ہے جس کے مقابلہ کے لئے علماء مظاہر سینہ سپر ہیں اور ادارہ ''آئینہ مظاہر علوم (وقف) موقعہ بموقعہ حضرات اکابر علماء کے افادات کی روشنی میں حسب ضرورت اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے قلمی جہاد جاری رکھے گا ان شاء اللہ..... امید کہ عوام وخواص اس فتنہ سے ہوشیار رہیں گے اور سادہ لوح غیر تعلیم یافتہ طبقہ کو اس فتنہ کے نقصانات سے باخبر کریں گے وما علینا الا البلاغ

مہدیٔ برحق

سب اپنے بنائے ہوئے زنداں میں ہیں محبوس
خاور کے ثوابت ہوں کہ افرنگ کے سیار
پیران کلیسا ہوں کہ شیخان حرم ہوں
نے جدت گفتار ہے، نے جدت کردار
ہیں اہل سیاست کے وہی کہنہ خم و پیچ
شاعر اسی افلاس تخیل میں گرفتار
دنیا کو ہے اس مہدیٔ برحق کی ضرورت
ہو جس کی نگہ زلزلہ عالم افکار

(شاعر مشرق علامہ اقبالؒ)

ختم نبوت

کے موضوع پر علماء دین کی مفید کتابیں

جمع وترتیب: مولانا محمد عارف مظاہری ندوی

ختم نبوت: اسلام کا ایسا صریح اور بنیادی عقیدہ ہے جس پر تقریباً تمام مسالک ومکاتب متفق نظر آتے ہیں چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کے غلط افکار وعقائد کی قلمی وتحریری مخالفت صرف علماء دیوبند ہی نہیں کر رہے ہیں بلکہ اس میدان میں الحمدللہ مودودی جماعت، علماء اہل حدیث اور رضاخانی ذمہ داران بھی علماء دیوبند کے شانہ بشانہ نظر آتے ہیں، جناب مولانا محمد عارف مظاہری ندوی نے مختلف کتابوں، کتب خانوں، ویب سائٹوں اور علماء سے رجوع کر کے "ختم نبوت" کے موضوع پر لکھی جانے والی کتابیں اور ان کے مصنفین کے اسماء گرامی جمع کر دئے ہیں، اب مذکورہ کتابوں تک رسائی اور ان سے استفادہ کرنا علماء وطلبہ کے لئے مزید آسان ہو جائے گا۔ (ن،م)

تحفۂ قادیانیت (۱۸ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
احتساب قادیانیت (جلد اول)	حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
احتساب قادیانیت (جلد ثانی)	حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ
احتساب قادیانیت (جلد ثالث)	حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری
احتساب قادیانیت (جلد رابع)	حضرت مولانا تھانوی وحضرت کشمیری
احتساب قادیانیت (جلد خامس)	حضرت مولانا محمد علی مونگیری
احتساب قادیانیت (جلد سادس)	حضرت قاری سلیمان یوسف چشتی
احتساب قادیانیت (جلد سابع)	حضرت مولانا محمد علی مونگیری
احتساب قادیانیت (جلد ثامن)	حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری
احتساب قادیانیت (جلد تاسع)	حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری
احتساب قادیانیت (جلد عشرہ)	حضرت مولانا مرتضےٰ حسن چاندپوری
احتساب قادیانیت (جلد احدی عشرہ)	حضرت بابو پیر بخشؒ
احتساب قادیانیت (جلد اثنا عشرہ)	حضرت بابو پیر بخشؒ
احتساب قادیانیت (جلد ثلثۃ عشرہ)	حضرت مفتی شفیع سیوہاروی
احتساب قادیانیت (جلد اربعۃ عشرہ)	نظام الدینؒ
قادیانی شبہات کے جواب (ختم نبوت)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب

قادیانی شبہات کے جواب (حیات عیسیٰ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب
تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب
تحریک ختم نبوت (۱۹۵۳ء)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب
تحریک ختم نبوت (۱۹۷۴ء) اول	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب
تحریک ختم نبوت (۱۹۷۴ء) قومی اسمبلی کارروائی	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب
تحریک ختم نبوت (۱۹۷۴ء) سوم	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب
آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب
قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنی
رئیس قادیان	حضرت مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری
مقدمہ قادیانی مذہب	ڈاکٹر غلام جیلانی برق
۲۲ جھوٹے نبی	نثار احمد خان فگی
قادیانیت مطالعہ و جائزہ	حضرت مولانا سید ابوالحسن ندوی
خاتم النبیین	حضرت علامہ انور شاہ کشمیری
سیف چشتیائی	حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی
ختم نبوت کامل	حضرت مفتی محمد شفیع
محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پاکٹ بک	حضرت مولانا عبداللہ معمار
رد قادیانیت کے زریں اصول	حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی
توضیح المرام فی نزول المسیح علیہ السلام	حضرت مولانا سرفراز خان صفدر
علامات قیامت اور نزول مسیح علیہ السلام	حضرت مفتی محمد شفیع
الخلیفۃ المہدی فی الاحادیث الصحیحہ	حضرت مولانا حسین احمد مدنی
الامام المہدی رضوان اللہ علیہ	حضرت مولانا سید بدر عالم میرٹھی
اسلام میں امام مہدی کا تصور	حضرت مولانا محمد ظفر اقبال
رفع و نزول مسیح علیہ السلام	حضرت مولانا عبداللطیف مسعود
ختم نبوت کامل	حضرت مولانا سرفراز خان صفدر
عقیدت الامت فی ختم النبوت	حضرت علامہ خالد محمود
تجربہ قادیانیت	حضرت حافظ محمد اقبال رنگونی
اہم پیشین گوئیاں	حضرت حافظ محمد اقبال رنگونی
تحفظ ناموس رسالت اور گستاخ رسول کی سزا	حضرت ساجد اعوان
کادیانیت کا سیاسی تجزیہ	صاحب زادہ طارق محمود
تحریک احمدیت	بشیر احمد
کذبات مرزا	حکیم محمود ظفر
شہر سدوم	شفیق مرزا

احمقوں کی جنت	جی آر اعوان
اندر کی باتیں	عبدالباسط
مجموعہ رسائل	حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن
چھوٹا منہ بڑی بات	حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن
تحریک ختم نبوت	آغا شورش کاشمیری
آسان راستہ	حضرت علامہ خالد محمود
توہین رسالت اور اس کی سزا	محمود اشرف عثمانی
قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں	عرفان محمود برق
مرزائیت اور اسلام	علامہ احسان الٰہی ظہیر
قادیانی مسئلہ	سید ابوالاعلیٰ مودودی
حیات مسیح علیہ السلام	سید شجاعت علی شاہ
معرفت اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم	محمد متین خالد
ثبوت حاضر ہیں	محمد متین خالد
پندرہ روزہ ردقادیانیت کورس	حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی
قادیانیت اس بازار میں	محمد متین خالد
تحفظ ختم نبوت	محمد طاہر عبدالرزاق
قومی ڈائجسٹ (قادیانیت نمبر)	مجیب الرحمٰن شامی
قادیانیت سے اسلام تک	محمد متین خالد
قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم	محمد متین خالد
عدالتی فیصلے (قادیانیت کے خلاف)	محمد متین خالد
قادیانیت ہماری نظر میں	محمد متین خالد
شہیدان ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم	محمد متین خالد
علامہ اقبال اور فتنہ قادیانیت	محمد متین خالد
قادیانیت کش	محمد طاہر عبدالرزاق
مرگ مرزائیت	محمد طاہر عبدالرزاق
قادیانیت شکن	محمد طاہر عبدالرزاق
دجال قادیان	محمد طاہر عبدالرزاق
فتنہ قادیانیت کو پہچانئے	محمد طاہر عبدالرزاق
قادیانی افسانے	محمد طاہر عبدالرزاق
معاصرہ قادیانیت	محمد طاہر عبدالرزاق
نغمات ختم نبوت	محمد طاہر عبدالرزاق
شعور ختم نبوت اور قادیانیت شناسی	محمد طاہر عبدالرزاق

تحریک ختم نبوت کی یادیں	محمد طاہر عبدالرزاق
کاروان تحریک ختم نبوت کے چند نقوش	محمد طاہر عبدالرزاق
شمع ختم نبوت کے پروانوں کی باتیں	محمد طاہر عبدالرزاق
مجاہدین ختم نبوت کی داستانیں	محمد طاہر عبدالرزاق
ناموس محمد کے پاسبان	محمد طاہر عبدالرزاق
جنہیں ختم نبوت سے عشق تھا	محمد طاہر عبدالرزاق
دفاع ختم نبوت	محمد طاہر عبدالرزاق
ختم نبوت کے محافظ	محمد طاہر عبدالرزاق
شاہراہ عشق کے مسافر	محمد طاہر عبدالرزاق
قادیانیت کے تعاقب میں	محمد طاہر عبدالرزاق
جہاد ختم نبوت کے جانثار	محمد طاہر عبدالرزاق
قادیانیت کی پہچان	مولانا روح الامین
اظہار البطلان لدعوی مسیح قادیان	حضرت مولانا حبیب احمد کیرانویؒ
آئینہ کمالات مرزا	حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ
اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف	حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ
حقیقت مرزا	حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ
ختم نبوت	حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ
دعاوی مرزا	حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ
مولانا نانوتویؒ پر مرزائیوں کا الزام	حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ
مرزائی نبوت کا خاتمہ	حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ
ملفوظات مرزا	حضرت مولانا نور محمد نانوتویؒ
کرشن قادیانی	حضرت مولانا نور محمد نانوتویؒ
کفریات مرزا	حضرت مولانا نور محمد نانوتویؒ
کذبات مرزا	حضرت مولانا نور محمد نانوتویؒ
اختلافات مرزا (متعارضات مرزا)	حضرت مولانا نور محمد نانوتویؒ
امراض مرزا	حضرت مولانا نور محمد نانوتویؒ
القادیانیۃ ماضی (عربی)	حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہریؒ
ختم نبوت	حضرت مولانا حبیب الرحمٰن خیر آبادی
رد قادیانیت	حضرت مولانا محمد موسیٰ رنگونی
دفع الالحاد عن حکم الارتداد	شائع کردہ انجمن ہدایت الرشید سہارنپور
ارتداد اور مسلمانوں کا فرض	شائع کردہ انجمن ہدایت الرشید سہارنپور
ہندوستان کے دو مجددوں کی شیریں کلامی	شائع کردہ انجمن ہدایت الرشید سہارنپور

قادیانی کیوں مسلمان نہیں؟	حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ
مائی القادیانیۃ	سید ابوالاعلیٰ مودودی
قادیانیت کو پہچانیے	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
تفاسیر قرآن اور مرزائی شبہات	مولانا شاہ عالم گورکھپوری
دعاوی مرزا	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ
چودھویں صدی کا مسیح	مظہر حسن
معیار المسیح	مولانا سید ابواحمد رحمانی
پہلی آسمانی شہادت	مولانا سید ابواحمد رحمانی
دوسری آسمانی شہادت	مولانا سید ابواحمد رحمانی
حقیقت المسیح	مولانا سید ابواحمد رحمانی
الفاظ ماجدیہ	مولانا سید ابواحمد رحمانی
دوستانہ نصیحت	مولانا علاؤالدین احمد
تنزیہہ ربانی	مولوی ابواحمد رحمانی
صحیفۂ رحمانیہ	مولانا عبدالعزیز مونگیریؒ
فتح ربانی	(گفتگو مولانا ثناءاللہ و غلام رسول)
فاتح قادیانی (مباحثہ)	مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ
عقائد مرزا	مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ
کلمۂ فضل رحمانی	قاضی فضل احمد
صحیفۂ محبوبیہ	مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ
کاویۃ علی القادیۃ	مولانا محمد عالم
مسیح موعود کی پہچان	مفتی محمد شفیعؒ
التصریح بما تواتر فی نزول المسیح	علامہ انور شاہ کشمیریؒ
فیصلہ مرزا	مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ
علم کلام مرزا	مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ
کائنات مرزا	ڈاکٹر عبدالوہاب خان
قادیانی خطرہ	ابونذیر سہارنپوری
فیصلہ قرآنی	مولانا محمد یسینؒ
نجاسات مرزا	مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ
بہاءاللہ اور مرزا	مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ
کلمۃ اللہ فی حیات روح اللہ	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ
عقیدۃ الاسلام فی حیات عیسیٰ علیہ السلام	علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ
سودائے مرزا	محمد علی

آئینۂ قادیانی	محمد عبدالرحمن جمالپوری
اسلام اور مرزائیت	مولانا عتیق الرحمن آروی
قادیانی ترجمہ قرآن کی تاویلات باطلہ کا نمونہ	غلام حیدر
آئینۂ مرزا	عبدالحی کوہاٹ
قادیانیت	مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ
حافظ الایمان از فتنۂ قادیان	بابو پیر بخشؒ
کرشن قادیانی	بابو پیر بخشؒ
معیار عقائد قادیانی	بابو پیر بخشؒ
تحقیق صحیح	بابو پیر بخشؒ
معیار صداقت	مولانا ابو احمد رحمانی
تجلی آسمانی بر سر دجال قادیانی	مولانا ابوالحسن
صاعقہ آسمانی بر فتنۂ قادیانی	حکیم محمد یعسوب مونگیری
مرزا مسیح دجال کا سربستہ راز	مولانا ملک نظیر احسن بہاری
خاتم النبیین	مولانا محمد عظیم
خاتم النبیین	احمد میاں سہارنپوری
رد قادیانی	مولانا محمد ابوالقاسم
مراق مرزا	مولانا محمد ثناء اللہ امرتسری
ختم نبوت نمبر (خصوصی شمارہ) رنگون	ترتیب: عبدالرحمن یعقوب باوا
قادیانی حساب	پروفیسر محمد الیاس برنی
حالات مرزا	بابو محمد اسحٰق امرتسری
ترک مرزائیت	مولانا لال حسین اخترؔ
قادیانی فتنہ اور ملت اسلامیہ کا موقف	مفتی محمد تقی عثمانی
قادیانی شبہات کے جوابات	مولانا اللہ وسایا

آئندہ سطور میں صفحات کی کمی کے باعث صرف کتابوں کے ناموں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

اشد العذاب علی مسیلمۃ پنجاب (دین مرزا کفر خالص)	جھوٹا مہدی
برق اسلام	فتویٰ علماء ہندوستان
فیصلہ آسمانی	اغلاط ماجدیہ
حقانیت الایمان	عصاء موسیٰ
الہامات مرزا	النبوۃ فی الاسلام
القول الصحیح فی مکائید المسیح	ہفوات مرزا
الذکر الحکیم عرف کالہ دجال	موازنہ الحقائق
مسیح کاذب	مباحثہ حقانی

بشمۂ ہدایت
قادیانی مغالطے
روداد مباحثہ رمحون
حضرت امام مہدی کا ظہور ابھی نہیں ہوا
حیات المسیح لمتن القرآن والحدیث الصحیح
الکلیۃ المہدی فی الاحادیث الصحیحۃ
ظہور مہدی نزول عیسیٰ
محاضرۂ علمیہ
آخری نبی
لاہوری اور قادیانی مرزائی دونوں کافر ہیں
قادیانی جنازہ
قادیانیوں کے بارے میں وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ
قادیان سے اسرائیل تک
ختم نبوت
اسلام اور قادیانیت کا تقابلی جائزہ
نزل عیسیٰ
مرزا قادیانی کے بیس جھوٹ
مسیح موعود کی پہچان
قادیانیت پر غور کرنے کا سیدھا راستہ
فلسفہ ختم نبوت
ختم نبوت و بزرگان امت
قادیانی مردہ
گالیاں کون دیتا ہے؟
قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق
مرزا طاہر کے جواب میں.....
قادیانی مسائل
نزول عیسیٰ اور مسیح کی شناخت
فتاویٰ و فیصلے

مرزا غلام احمد قادیانی: باطل نظریات، ناپاک سازشیں
مرزائیت اور عدالتی فیصلے
مرزا قادیانی کا مقدمہ عقل و انصاف کی عدالت میں
ذرا غور کریں
تحیۃ الاسلام فی حیات عیسیٰ علیہ السلام
دجالی فتنہ کی تفصیلات
نزول مسیح اور قیامت
حضرت مسیح علیہ السلام مرزا قادیانی کی نظر میں
قادیانی سازشوں کا نوٹس لیجئے
نزول عیسیٰ چند شبہات کا جواب
کلمہ طیبہ کی توہین
الہامی گرگٹ
القادیانیۃ دراسات و تحلیل
قادیانی غیر مسلم کیوں؟
مسک الختام فی ختم النبوۃ و تکمیل الاسلام
مرزائی غیر مسلم کیوں
اسلام اور قادیانیت کا تقابلی مطالعہ
اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف
تناقضات مرزا
تحقیق الکفر والایمان
مسلکہ ختم نبوت اور قادیانی دھوکے
قادیانی ذہنیہ
مرزائی اور تعمیر مسجد
آخری اتمام حجت
قادیانی فیصلہ و قادیانی تحریریں
قادیانیوں کو دعوت اسلام
مرزا قادیانی کا مختصر تعارف
کفریہ عقائد

نعت پاک سرورِ کائنات

عارف عبدالغفور عارف رنگون

مثال ان کی زمانہ تا قیامت لا نہیں سکتا
نبی کی سیرت وصورت کو کوئی پا نہیں سکتا
محمدؐ کے سوا کوئی نبی اب آ نہیں سکتا
کوئی "الیوم اکملت" پہ حجت لا نہیں سکتا
ٹھکانا اس کا دوزخ ہے محمدؐ کا جو منکر ہے
وہ بدبخت ازل ہرگز شفاعت پا نہیں سکتا
نبوت ختم کردی سید کونین پر رب نے
کوئی اب اور پیغام نبوت لا نہیں سکتا
میرے دل میں ہے روشن شمع عشقِ احمدِ مرسل
ضلالت کا اندھیرا اس پر ہرگز چھا نہیں سکتا
وہ سردار دو عالم بھی امام انبیاء بھی ہیں
جو رتبہ آپؐ نے پایا ہے کوئی پا نہیں سکتا
مریضِ عشق احمدؐ ہوں معالج ہو مسیحا بھی
بجز دیدار حضرتؐ کے میں صحت پا نہیں سکتا
مجھے بھی یا محمدؐ مصطفےٰ حکم حضوری ہو
تصدق جان ودل میرے کہ اندر آ نہیں سکتا
یہ سر جائے تو جائے عشقِ احمد میں مگر عارفؔ
خدا شاہد میرے سر سے یہ سودا جا نہیں سکتا

اسلام اور قادیانیت

شاعر اسلام جناب ابراہیم اسمٰعیل صاحب

کبھی ''اسلام ''کفر قادیانیت'' نہیں ہوتا
کبھی لفظِ ضیاء ہم معنیٔ ظلمت نہیں ہوتا

کبھی صدق وصفا وعلم و عرفاں آفریں دیں کے
برابر مذہبِ کذاب بے وقعت نہیں ہوتا

کبھی اعجازِ خورشیدِ حقیقت کی ضیاؤں سے
مقابل سحر ماہِ نخشبِ صنعت نہیں ہوتا

کہاں وعظِ نبوت اورکہاں بکواس مرزا کی
مقالِ مرسلاں ہذیانِ پر وحشت نہیں ہوتا

بچو اس سے مسلمانو! وہ داعی ہے جہنم کا
کبھی جھوٹا پیمبر داعیٔ جنت نہیں ہوتا

کہاں شق القمر ہے اورکہاں صفت مقنع[1] کی
جہاں میں اختراع کفر باعظمت نہیں ہوتا

نہیں ہے قادیانیت کبھی اسلام کے معنی
کبھی مفہومِ مسلم قادیانیت نہیں ہوتا

---

[1] :۔ ابن مقنع نے مصنوعی چاند بنایا تھا۔